مختصر تاریخ اہل ہند

پہلا باب

ملک کا بیان

ہند کہاں واقع ہے اور اوسکا طول و عرض کتنا ہے

ہند ایک وسیع ملک مثلث کی شکل براعظم ایشیا کے وسط سے جنوب
کی طرف سمندر مین کچھہ دور تک پھیلا ہوا ہے اوسکی شمالی حد سلسلۂ کوہ ہمالیہ ہے
اور مغرب کی جانب بحر عرب اور مشرق کی طرف خلیج بنگالہ موجزن ہین
اگرچہ وہ ہر سہ طرف سے قدرتی حدود یعنی پہاڑ اور سمندر سے محفوظ ہے تاہم اوسکے
شمال کے مشرقی اور مغربی گوشون مین دو راستے ہین جنمین ہوکر ایشیا کے
اور ملکون سے آمد و رفت ہو سکتی ہے اوسکے شمال کے شرقی گوشہ مین ملک برہما
جسمین بدھ مذہب کے لوگ آباد ہین اور افغانستان اور بلوچستان
کی اسلامی ریاستین اوسکے شمال کے مغربی گوشہ مین واقع ہین اور ان اطراف

سے یعنی شمال و مشرق اور شمال و مغرب کے گوشون کی راہ سے دوالیس
مختلف قسم کے لوگ ہند مین داخل ہوئے ہین ہند کا طول خط عرض شمالی کے
آٹھ درجہ سے چھتیس درجہ تک ہی بلکہ یون کہا چاہیئے کہ منطقہ محروقہ کے
نہایت گرم ملکون سے منطقہ معتدلہ کے اندر کی جانب دو ر تک پھیلا ہوا ہی۔
اوسکا دار الخلافت کلکتہ اٹھاسی درجہ خط طول مشرقی پر واقع ہی پس جس وقت
یہان چھ بجے سورج غروب ہوتا ہی انگلستان مین دوپہر ہوتا ہی۔ ہند کا
طول شمال سے جنوب تک ۱۹۰۰ میل ہی اور مشرق سے مغرب تک زیادہ
سے زیادہ عرض بھی اسیقدر ہی مگر اوسکی شکل راس کماری کی جانب جو
ہند کا جنوبی سرا ہی گاؤدم ہوتی چلی گئی ہی اس وسیع اور بڑی سلطنت پر دولت
انگلیشیہ نے وہ ملک جو خلیج بنگالہ کے مشرقی کنارہ پر جانب شرق کے
مین واقع ہی برٹش برہما کے لقب سے اضافہ کیا ہی کل ملک
مین جسکا بیان مسطور ہوا قریب پندرہ لاکھ میل مربع زمین ہی اور ساڑھے
پچیس کرور باشندے بستے ہین پس اس حساب سے ہند کا رقبہ
رشیا کو علحدہ کرکے یورپ کے رقبہ کے مساوی اور اوسکی
آبادی یورپ سے زیادہ ہی ۵

ہند کے ملکی قدرتی حصے

اس وسیع اور عظیم الشان سلطنت مین ہر قسم کی فضا اور آب و ہوا پائی جاتی ہی
اور دنیا کے نہایت بلند پہاڑون سے لیکر وسیع ڈیلٹا تک جو سمندر

چند انچ سمندر کی سطح سے اونچے ہین دیکھنے مین آتے ہین۔ قدرتی اشیا اوسمین کثرت سے پیدا ہوتی ہین اور کیا منطقہ محرقہ کے خونخوار درندے اور گنجان جنگل اور کیا برفستان کے چھوٹے ٹیمور کے جانور جنکے لیے پہاڑی آدمی پھندے لگاتے ہین اور کیا اناج کے پھیڑے پودے سب پائے جاتے ہین۔ اگر اس کل منظر پر ایک غبارے مین سے نظر کیجائے تو خطہ ہند مین قدرتی حصون مین صاف صاف منقسم معلوم ہوگا اول حصہ مین کوہ ہمالیہ شامل ہے اور شمال کی طرف مثل دیوار کے ایشیا اور ہند کے درمیان حائل ہے دوسرا حصہ کوہستان کے نشیب سے جنوب کی سمت پھیلا ہوا ہے اور اوسمین وہ کل سرزمین جو کوہ ہمالیہ کے عظیم دریاؤن سے سیراب ہوتی ہے داخل ہے۔ تیسرا حصہ دریاؤن کے میدان کی جنوبی حد سے اوپر کے جانب ڈھالو ہوتا گیا ہے اور ایک سطح مرتفع مثلث کی شکل بنگیا ہے جسپر پہاڑون کی چوٹیان جابجا نظر آتی ہین اور اس حصہ مین ہند کا نصف جنوبی حصہ شامل ہے۔

حصہ اول یعنی ہمالیہ کا بیان

ان حصون مین سے اول حصہ مین ہمالیہ اور اوسکی شاخین جو جنوب کی طرف چلی گئی ہین داخل ہین۔ ہمالیہ جسکے معنی سنسکرت مین برفستان کے ہین دو کوہی دیوارین ہین جو عنقریب مشرق سے مغرب تک مثل خطوط متوازیہ کے کھنچی ہوئی ہین اور درمیان مین ایک نشیب یا گھاٹی ہے۔ ان

دیوارون مین سے جنوبی دیوار جو ہند کے میدانون کی شمالی حد پر واقع ہی
اوسکی عمودی بلندی بیس ہزار فٹ سے زائد یعنی چار میل ہی اوسکی سب سے
اونچی چوٹی کوہ ایورسٹ ۲۹۰۰۲ فٹ بلند اور دنیا کے سب پہاڑون کی
چوٹیون سے اونچی ہی اس سلسلہ کا اوتار شمال کی طرف مثل سیڑھیون کے
ہی اور یہہ نشیب تخمیناً ۱۳۰۰۰ فٹ سمندر سے بلند ہی نشیب کی پشت پر اندرونی
سلسلہ کوہ ہمالیہ مانند ایک عظیم کوہی دیوار کے برف سے ڈھکا نظر آتا ہی اس
دوسری دیوار کے اوس پار وہ گھاٹیان واقع ہین جو اندس اور ستلج و برہمپترا
دریاؤن کے پانیون کا ظرف ہین ان گھاٹیون کے شمال کو تبت کا
میدان مرتفع جو سمندر سے ۱۶۰۰۰ فٹ بلند ہی شروع ہوتا ہی اسطرح پر سلسلہ
کوہ ہمالیہ ہند اور باقی ماندہ ایشیا کے درمیان حائل ہی اوسکی چوٹیان
تبت اور ہند کے درمیان ہمیشہ برف سے ڈھکی رہتی ہین اور نہایت
وسیع گلیشیر جنمین سے ایک کی لنبائی ساٹھ میل ہی اپنے برف کے تودون کو
آہستہ آہستہ گھاٹی کے نشیب مین ہالیکے قصبون اور میدان ملک کے
بعض مقام ایسے ہین کہ اونمین انسان کا گذر ممکن نہین اور نہ کسی طرف سے
لشکر عبور کر سکتا ہی البتہ بیوپاریون کے مردانہ گروہ بھیڑون کی کھالین پہنے
ہوئے اون کے دستون مین جو کہ ۱۸۰۰۰ فٹ بلند ہین بمشکل تمام ان دشوار گذار
راہون کو طے کرتے ہین بار برداری کے جانورون کی ہڈیان جو اوس راہ
مین پڑی ملتی ہین اس امر کی گویا شاہد ہین کہ اونکا گذر اوسطرف ہوا تھا —

[illegible]

پہاڑی سُرا گائین جنگلی گھنی دُم کی یورپ مین لیس بناتے ہین اونسے ہمالیہ مین باربرداری کا کام لیا جاتا ہی اور وہ اپنی پیٹھ پر بوجھ لادے ہوئے بڑے صبر او مشقت سے اونچے سے اونچے درّون پر چڑھتی ہین بھیڑون پر بھی سوہاگے کے بورے لادکر میدان کے بازارون مین لیجاتے ہین او چندے قیام کے بعد جب اونکی اُون تراش لیجاتی ہی اونپر نمک لادکر اندرونی پہاڑون کو واپس لاتے ہین ؀

کوہ ہمالیہ کی شاخونکا بیان

سلسلہ کوہ ہمالیہ نہ صرف مثل ایک دوہری دیوار کے ہند کی شمالی حد پر واقع ہی بلکہ دونون سرون پر اسکی شاخین جنوب کی طرف جاتی ہین جن سے شمال و مشرق اور شمال و مغرب کی حدین محفوظ ہین شمال و مشرق کی جانب یہہ شاخین کوہ ناگا او پٹکوئی کہلاتی ہین اونکے اسطرف برٹش ضلاع کے شائستہ باشندے اور اودہر شمالی برہما کی وحشی قومین آباد ہین مگر اس حد فاصل مین عین اوس کونے پر جہان وہ ہمالیہ سے نکلکر جنوب کی طرف جاتی ہی ایک شگاف ہی جسمین سے دریاے برہم پتر بڑے زور و شور سے آسام کی گھاٹی کی راہ لیتا ہی۔ دوسری طرف یعنی ہند کی شمال و مغربی حد پر یہہ پہاڑی شاخین ہمالیہ سے برٹش انڈیا کے کنارے کنارے برابر سمندر تک جاتی ہین او جسقدر جنوب کی طرف بڑھتی جاتی ہین کوہ سپید

کوہ سلیمان اور کوہ ہالا کے نام سے مشہور ہین ان پہاڑون کی چوٹیان ۱۱۰۰۰ فٹ سے زیادہ بلند ہین اور اِس سلسلہ پہاڑ کے بیچ اوس گوشہ مین جہان وہ ہمالیہ سے جنوب کی طرف مڑتا ہی ایک شگاف واقع ہی جسکو درہ خیبر کہتے ہین اوسکے نزدیک ہوکر دریاے کابل ہند کی طرف آتا ہی درہ خیبر اور درہ کُرم جو اوسکے ذرا جنوب کو ہی اور درہ گگاری جو ڈیرہ اسمعیل خان کے قریب ہی اور مشہور درہ بولان جو آگے بڑھکر جنوب مین ہی ہند اور افغانستان کے گویا دروازے ہین ؛؛

کوہ ہمالیہ سے جو پانی حاصل ہوتا ہی

سلسلہ کوہ ہمالیہ کی ناہموار بلندی سے نہ صرف دشمنون کی یورش رکتی ہی بلکہ وہ اہل ہند کے لیئے خوراک اور دولت کا ایک ذریعہ ہی کیونکہ یہان گرم جنوبی میدانون کے لیئے پانی کا ایک ذخیرہ جمع ہوتا ہی اوسکی صورت یہہ کہ گرمی کے موسم مین سمندرون سے جو فاصلہ پر منطقہ حارہ مین واقع ہین ابخرے کثرت سے اوٹھتے ہین اور موسمی ہوا جو جنوب سے جون کے مہینے مین چلنا شروع ہوتی ہی انکو شمال کی طرف اوڑا لیجاتی ہی یہہ ہوا ابخرات کے انبار کثیر کو تمام ہند مین کسی طرح پر پہنچاتی ہی کبھی وہ بادلون کی صورت مین ہلکے اور سبک ادھر اودھر اوڑے پھرتے ہین اور اس کیفیت کی تشبیہ کسی ہند کے شاعر نے سپید پرندون کے پروازسے دی ہی کبھی آندھی اور پانی کے طوفان کے

ذریعہ سے یہہ امر وقوع مین آتا ہی اور جسطرف سے یہہ طوفان گذرتا ہی جنگل اور
گاؤن اوجڑے ہوے اور کشتزار پانی سے لبریز نظر آتے ہین - جو بخارات
کہ اثناے راہ مین مینہہ ہوکر نہین گرتے وہ انجام کار ہمالیہ کی بلندی سے
ٹکر کھاتے ہین اور آگے شمال کی جانب زیادہ بڑھنا منقطع ہوجاتا ہی اور یاتو
مینہہ کی صورت مین ہمالیہ کی شمالی ڈھال پر گرتے ہین ورنہ اندرونی بلندیون
پر برف کی شکل مین پڑے رہتے ہین اور چونکہ بخارات کا نہایت قلیل حصہ
اوسپار پہنچتا ہی لہذا یہہ کیفیت پیدا ہوتی ہی کہ اگرچہ ہمالیہ کے جنوبی طرف
اس کثرت سے مینہہ برستا ہی کہ دنیا مین اور کسی جگہہ نہین برستا اور ندی
نالون مین ہوکر بہنے کے دریاؤن کو جاتا ہی تاہم ملک تبت کے وسیع میدان
مین جو شمال کو واقع ہی پانی کی اوسی قلت ہوتی ہی چیراپونجی مین جہان سمی
ہوا اول آسام کے پہاڑون سے رکتی ہی ہر سال ۵۲۳ انچ مینہہ گرتا ہی -
ایک سال یعنی سنہ ۱۸۶۱ع مین کہتے ہین کہ ۹۰۵ انچ پانی پڑا جسمین سے
۳۶۶ انچ صرف جون کے مہینے مین برسا - اس حساب سے جبکہ
لندن مین سالانہ بارش دو فٹ ہوتی ہی اور ہند کے میدانون
مین ایک سے چار فٹ تک چیراپونجی مین معمولی بارش تیس فٹ ہوتی ہی
اور اس قدر پانی مین بڑے سے بڑا جنگی جہاز تیر سکتا ہی اور
ایک سال ۷۵ فٹ پانی گرا جو ایک سہ منزلہ مکان کے غرقاب کرنے
کے لئے کافی ووافی ہی ؛

ہمالیہ کی پیداوار و مناظر

سخت بارش کی وجہ سے جسکا اوپر بیان ہوا ہمالیہ کے جنوب کی طرف
کی ڈھالو سطح خوب زرخیز ہو جاتی ہی ہمالیہ کے اوپر کا حصہ نباتات سے برہنہ
اور بھورے رنگ کا ہی مگر جہان کہین جڑ پکڑنے کو ذرا بھی مٹی ملتی ہی وہان درختونکا
بن نمودار ہوتا ہی نم زمین جو نشیب مین ہی اور جسکو ترائی کہتے ہین ایک
گنجان جنگل سے معمور ہی اور یہ جگہہ بخار کا گویا گھر ہی اور اوسمین صرف چند
غیر تربیت یافتہ قومین اور جنگلی جانور بستے ہین - بانس اور پہاڑی پودون
کی جھاڑیون سے ہمالیہ کے مشرقی سلسلے آراستہ ہین - موسم بہار
مین سدا گلاب کے درختون سے جو یہان بڑے قد و قامت کے ہوتے ہین
قطعے کے قطعے سرخ اور گلابی نظر آتے رہین اور ہمالیہ کے کشیدہ قامت
سرو کے جھنڈ اوس منظر کا لطف دوبالا کرتے ہین درختون کی شاخین تک
نرم گھاس اور نازک پہاڑی پودون اور پھولون کی بیل سے ڈھکی ہوئی ہین -
موسم خزان مین سرخ کنگنی کے کھیت سنہرے کھیت پہاڑیون کی اطراف کو
اپنی شوخ رنگتون کی بیلون سے زیبایش دیتے ہین ہمالیہ کی پیداوار مین
خاصکر لٹھے اور کوئلے قابل فروخت اشیا ہین - جو اور دیگر اناج بھی تنگ
اور گرم گھاٹیون اور اونچے اونچے کھیتون مین جو کمال محنت اور مشقت سے پہاڑون
کے کنارہ پر بنائی گئی ہین پیدا ہوتے ہین اور آلو اور دیگر ترکاریان اور شہد بھی

حاصل ہوتا ہے۔ قطار کے قطار لدے ہوئے ٹٹو اور خچر اون تنگ راستون
مین جو عین پہاڑ کی عمودی بلندی مین کاٹے گئے ہین دیکھنے مین آتے ہین
خچر والے اور اونکی جفاکش عورتین صنوبر کے تنے اور اناج کے مخروطی ٹوکرے
سر پر رکھے ہوئے ساتھ ساتھ ہوتی ہین۔

بنون کی بربادی

جنگلون کی بربادی وہ سبب سے زیادہ ہوئی ایک لکڑی کی گرانی کی وجہ
سے پہاڑون پر درختون کے بن کے بن کاٹ ڈالے گئے ہین یہانتک
کہ ڈھالو سطحین نباتات سے ایسی صاف ہوگئی ہین کہ مینہ کا پانی اوپر قیام
نہین کرتا اور نئے جنگل پیدا نہین ہو سکتے۔ دوسرے آلو جو اول انگلستان
سے لایا گیا تھا اور بھی زیادہ شہتیرون کے قابل درختون کی بربادی کا باعث
ہوا ہے کیونکہ پہاڑ کے رہنے والے آلو کی کاشت کے لئے زمین اسطرح صاف
کرتے ہین کہ بڑے درختون کے گرد آگ جلاتے ہین اور پہاڑ کی اوتار پر
چبوترے بنا دیتے ہین۔ چند سال کے عرصے مین چھال اور پتے شاخون سے
گر پڑتے ہین اور بن کے درخت برہنہ کھڑے رہ جاتے ہین۔ بعض درخت
مثل سورماؤن کے جو میدان جنگ مین کام آئے ہون زمین پر پڑے سڑتے
ہین بعض کھڑے تو ہین مگر پتون اور شاخون پر پتے کا نام نہین۔ آخر کار جس
مقام پر کبھی وقت مین درختون کا بن تھا وہان آلو کے کھیتون کی ناگوار سبزی
نظر آتی ہے۔ چند غیر تربیت یافتہ پہاڑی قومین کاشت کے ایسے طریقے عمل

مین لاتے ہین جو اور بھی زیادہ مضر ہین یعنی ہل اور مویشی کے نہونے کی وجہ سے وہ جنگل کو جلا دیتے ہین اور اراضی متواتر فصلون کی کاشت کے باعث جو کشتی کے ذریعہ سے عمل مین آتی ہی ضعیف ہوجاتی ہی اور دو ایک برس کے عرصے مین یہہ سب لوگ جنگل کے دوسرے حصے مین جا بستے ہین اور اسیطرح اوسکو بھی صاف اور ویران کرکے چھوڑ جاتے ہین۔

کیفیت اون دریاونکی جو ہمالیہ سے نکلتے ہین

کوہ ہمالیہ کی یہہ ایک خاص صفت ہی کہ اوسکے شمالی اور جنوبی نشیبون کی بارش کا پانی کل سمٹکر ہند کے میدانون کو جاتا ہی کیونکہ جیسا بیان ہوچکا ہی اوسکی دوہری دیوار کے پرے ایک عمیق گھاٹی ہی۔ بارش کا پانی جو اونکی بلندی کے باہر بھی نکلجاتا ہی تو اندرونی یعنی شمالی سلسلہ سے ٹکر کھاکر پیچھے کی گھاٹی مین سمٹکر چلا جاتا ہی۔ ہند کے تین بڑے دریاؤن مین سے دو یعنی انڈس اور برہم پتر کا مخرج وہی گھاٹی ہی جو ہمالیہ کی دوہری دیوار کے شمال کو واقع ہی اور جنوبی نشیب کا پانی تیسرے دریا یعنی گنگا مین سمٹکر جاتا ہی۔

دریاے انڈس اور ستلج

انڈس معہ اپنے بڑے معاون ستلج کے اور برہم پتر ایک دوسرے کے نزدیک اون ویران گھاٹیون سے صادر ہوتے ہین جن گھاٹیون اور ملک ہند کے درمیان ایسے پہاڑ حائل ہین جنکی بلندی پندرہ ہزار فٹ ہی انڈس اور

ستلج اول مغرب کی طرف بہتے ہین بعدازان ہمالیہ کی شگافون
کی راہ سے جنوب کو پھر کر پنجاب کی چھوٹی ندیون سے مل گئے ہین اور پھر سب
ایک دھارا ہوکر ۱۰۰۰ میل کی مسافت کے بعد بحر ہند مین گرتے ہین۔

برہم پتر

برخلاف اون دریاؤن کے جنکا ذکر اوپر ہوا برہم پتر جہان تک اوسکو آسام
کے شمال و مشرق کے گوشہ مین پہاڑ کی شگافون مین ہوکر نکاس کا راستہ
نہین ملا ہمالیہ کے پیچھے مشرق کی جانب بہتا ہی بعدازان اوسکی دھار مغرب کو
کترا گئی ہی اور پھر جب تک کہ خلیج بنگالہ سے جا نہین ملتی جنوب کی طرف بہتی
ہی۔ اوسکی لنبائی مثل انڈس کے ۱۸۰۰ میل ہی۔ پس حالانکہ انڈس اور
برہم پتر کا منبع ایک دوسرے کے نزدیک ہمالیہ کے پیچھے ہی اور جسطرح
طول بھی مساوی ہی اونکے دہانے ۱۵۰۰ میل کے فاصلہ پر ہند کے مشرق
اور مغرب کو واقع ہین۔ پہاڑون کی شگافون مین ہوکر باہر نکلنے کے پیشتر یہ دونون
دریا ایک فاصلہ تک اوس گھاٹی مین جو پہاڑ کی دوہری دیوار کے درمیان واقع ہی
پوشیدہ بہتے ہین اور ہند کے میدانون مین ہمالیہ کے شمالی اوتار کا پانی
کھینچ لاتے ہین۔ سچ تو یہ ہی کہ ہنوز برہم پتر کے منبع کا صحت کے ساتھ پتا
نہین لگا ہمالیہ کی دیوار کے پیچھے ہزار میل تک وہ سانپو کے نام سے
مشہور ہی اور جب پہاڑون سے نکلکر ہند کو آتا ہی اوسوقت یہ عالیشان دریا
اپنے سنسکرت نام برہم پتر (یعنی برہما کا پوت) سے موسوم ہوتا ہی۔ ہمالیہ کے

جنوبی ڈھالون کا پانی گنگا اور اسکی بڑی خراجگذار جمنا میں آتا ہی ان دونون دریاؤن کا
پانی سمندر کے قریب برہمپتر کی دھار سے جا ملتا ہی اور ۱۵۰۰ میل کے
بہاؤ کے بعد یہہ دونون خلیج بنگالہ مین بیشمار شاخین ہوکر داخل ہوتے ہین۔

۱
دوسرا حصہ
دریا کے میدان

ہند کو تین قدرتی حصون مین تقسیم کیا ہی انمین سے یہہ دوسرے حصے مین
وہ وسیع میدان ہین جو ہمالیہ کے دریاؤن سے سیراب ہوتے ہین یہہ میدان
خلیج بنگالہ سے بحر ہند تک یعنی مشرق سے مغرب تک پھیلے ہوے ہین اور
انمین سلطنت ہند کے نہایت زرخیز اور آباد صوبے داخل ہین زمانۂ سلف
سے یہہ صورت رہی کہ شمال و مشرق اور شمال و مغرب کی راہون سے غنیم
ایک دوسرے کے بعد داخل ہوتے اور دریاؤن کے کنارے کنارے آگے
بڑھے اور پہلے آنیوالون کو دکھن کے جنوب کو سمندر کی طرف ہٹا دیا اسوقت
قریبًا پندرہ کروڑ باشندے ان دریا کے میدانون اور کنارون پر اون صوبون
مین بستے ہین جو بنگالہ اور آسام اور اودھ اور ممالک مغربی و شمالی
اور پنجاب اور سندھ اور راجپوتانہ اور دیگر دیسی ریاستین کہلاتی ہین۔
اس وسیع ملک کے مشرق اور مغرب کی جانب برہمپتر اور اٹک ہمالیہ
سے پانی پہنچاتے ہین اور گنگا اور اسکی خراجگذار دریا اندرونی ملک کو

سیراب کرتے ہین ۔ انڈس دریا ہمالیہ سے ایسا سیدھا جنوب کو جاتا ہی
کہ پنجاب کی پانچ دھارون سے ملنے کے بعد اوسمین کوئی اور ذرا جگہدار
ندیان نہین گرتی ہین اور اوسکے بائین طرف سے راجپوتانہ کا بیابان شروع ہوتا ہی ریگستان
میدان مذکور کی مشرقی حد پر برہم پتر آسام کی گھاٹی مین ہوکر جو بہت کم آباد
ہی گذرتا ہی اور صرف بہاؤ کے آخر حصے مین جسکہ وہ گنگا کے قریب پہنچتا ہی
اوسکے کنارے پر آبادی کی کثرت پائی جاتی ہی مگر گنگا اور جمنا قریب ہزار
میل تک ہمالیہ کے برابر خطوط متوازیہ مین بہتی ہین اور بہت سی ندیان ہمالیہ
سے اونمین گرتی ہین درحقیقت یہہ دونون دریا شمالی ہند کے بڑے حصے
کے لئے سقے کا کام دیتے ہین اور لوگ ان فیض کے چشمون کی بابت اونکے
کھیتون کو زرخیزی بخشتے ہین تعظیم اور تکریم کرتے ہین اور اسکے مصادر
جو پہاڑون مین ہین متبرک سمجھے جاتے ہین اور ہر سال ہزارون جاتری الہ آباد
کو جو ان دریاؤن کے وصل کا مقام ہے جاتے ہین اور جزیرہ ساگر مین جہان
یہہ دونون دریا ملکر سمندر مین پہلے گرتے تھے ایک انبوہ کثیر فرائض مذہبی ادا
کرنے کو ماہ جنوری مین جمع ہوتا ہی جیتے جی گنگا مائی مین نہانے سے گناہ
دور ہوتے ہین اور مرنے کے بعد ہر ایک ہندو اسبات کی امید رکھتا ہی کہ اوسکی
راکھ گنگا کے پانی کے ذریعہ سے سمندر کو پہنچے ۔ اس دریا کے کنارے
بڑے بڑے شہر مثل کلکتہ پٹنہ بنارس کے واقع ہین ۔ آگرہ اور دہلی
جمنا پر ہین اور الہ آباد ایسے مقام پر آباد ہی جہان یہہ دونون دھارین ملتی ہین ۔

دریا کس کام مین آتے ہین

ہند کے میدانون کی کیفیت معلوم کرنے کے لیئے ضرور ہی کہ ان جمیع
عظیم دریاؤن کا عمل بخوبی سمجھا جاوے کیونکہ دریا اول تو زمین پیدا کرتے ہین
بعدہ اوسکی زرخیزی کا باعث ہوتے ہین اور انجام کار ایک جگہہ کی پیداوار کو
دوسری جگہہ پہنچاتے ہین اکثر مقامون مین میدان کوہ آتش فشان کی قوت
سے اوپر اوبھر آتے ہین یا کسی قدیم زمانے مین قبل انسان کے وجود کے
جبکہ کل زمین پانی سے ڈھکی تھی بتدریج پیدا ہوئے ہین مگر بعض جگہون مین
وہ اوس مٹی اور ریت وغیرہ سے جو دریا پہاڑون سے لاتے ہین بنے ہین
اور اس زمانے مین بھی یہہ قدیم طریقہ زمین کے آہستہ آہستہ بننے کا
دیکھنے مین آسکتا ہی ہمالیہ سے لیکر سمندر تک ملک بنگالہ کے دریاؤن کی
جیسی کہ گنگا ہی دو مختلف حیثیتین ہوتی ہین پہلی حیثیت یہہ ہی کہ وہ گھاٹیون
کے نشیبون مین بہتی ہی اور ہر چہار طرف سے ملکون کا پانی اور مٹی اوسمین بذریعہ
خراجگذار ندیون کے جمع ہوتا ہی اور وہ ایک روز افزون طاقت کے ساتھہ زور
وشور سے آگے بڑھتی ہی اور مٹی وغیرہ کو اپنے ساتھہ بہا لیجاتی ہی مگر جبکہ گنگا
ملک بنگالہ کے وسط مین پہنچتی ہی تب اوسکی دوسری حیثیت شروع ہوتی ہی
اور میدان کی ہمواری کی وجہہ سے دریا کی تیز رفتاری مین فرق آجاتا ہی اور ایک
دھار کی بجای کئی دھارین ہوجاتی ہین اور ایسی کیفیت پیدا ہوتی ہی جیسے
چھٹتے فوارہ پر اونگلی رکھنے یا پانی کا بھرا مٹکا پھٹ جانے سے ظہور مین آتی ہی

اوران نئی دھارون مین سے بھی اور شاخین ہینے بائین کو پیدا ہو جاتی ہین —

ملک بنگالہ کا ڈلٹا

وہ سرزمین جوان شاخون سے جنکا اوپر ذکر ہوا گھری ہوئی ہے بنگالہ کا ڈلٹا کہلاتی ہے متعدد دھارین مثل جال کے اس وسیع اور ہموار ملک مین آہستہ آہستہ گذرتی ہین اور اونکی رفتار کم ہو جانے سے جو ریت اور مٹی اصل دھار شمالی ہند سے لائی تھی وہ اوسکو آگے نہین لیجا سکتین لہذا وہ اس انبار کو اپنے آبدان یا کنارون پر ڈال دیتی ہین اور اس سے بادام کی شکل کے ٹاپو پیدا ہو جاتے ہین اور رفتہ رفتہ یہہ آبدان گردنواح کی زمین سے بلند ہو جاتے ہین اسطرح پر ڈلٹا کے دریا بتدریج اپنے آبدانون کو بلند کرکے ایک طرح کی اونچی ہموار نہرین بناتے ہین جنکا پانی برسات کے موسم مین طغیانی کے باعث اپنے آبدانون سے باہر نکل جاتا ہے اور ریت وغیرہ ادھر اودھر کی نیچی جگہون مین بھر جاتی ہے پس ملک بنگالہ مین ہزارون میل ہے جن پر ہر سال گرمیون مین بے دامون دریاؤن کے ذریعہ سے ہمالیہ کی آئی ہوئی مٹی کی تہہ چڑھ جاتی ہے اسقدرتی طریقہ سے زمین بارآور ہو جاتی ہے اور متواتر عمدہ فصلین اوسمین پیدا ہوتی ہین —

دریا کے زمین بنانے کا بیان

جسقدر دریا ڈلٹا مین آگے بڑھتے ہین اونکی رفتار زیادہ تر سست ہوتی جاتی ہے اور اونکے آبدان اردگرد کی زمین سے اور بھی زیادہ اونچے ہو جاتے

ہین چنانچہ ہر نہر کے دونون جانب نشیب ہوتا ہی پس ڈلٹا کی سب سے
نیچی سطح وہ ہوتی ہی جو دھارون کے بیچا بیچ مین واقع ہو دھار کا فاضل پانی
ان نشیبون مین جاکر اونکو بتدریج اپنی ریت سے بہرا کر دیتا ہی - دریا سے پانی جو
نشیبون مین جاتا ہی اوسکا رنگ مٹی اور ریت کی کثرت سے گاہے مائل بزردی
ہوتا ہی مگر بعد چند روز کے جبکہ سیلاب اوتر جاتا ہی تو یہہ پانی نشیب سے پہر
نہرون کو واپس آتا ہی اوسوقت اوسکا رنگ زیادہ صاف ہوتا ہی اس لیے
کہ ریت وغیرہ نیچے بیٹھ جاتی ہی جس سے نشیب رفتہ رفتہ بہرجاتے ہین اور
اسطرح نئی زمین پیدا ہوتی ہی —

دریا کے کشادہ دہانے

آخر کیفیت ہندستہ کے دریا کی یہہ ہوتی ہی کہ ڈلٹا کے سرے پر سوائے
جنگل اور دلدل کے اور کچھہ نظر نہین آتا اس ویرانہ مین جہان کی ہوا نہایت ناقص
ہی کل نہرین سمندر مین گرتی ہین - اور اس مقام پر نئی زمین پیدا ہونی کی کیفیت کھل
جاتی ہی سمندر آخرکار دھارون کا سدراہ ہوتا ہی اور انکی باقی ماندہ ریت وغیرہ
بیٹھہ جاتی ہی اور پانی کی سطح کے اوپر خدار پشتون کی صورت مین نظر آتی ہی سمندر کی
لہرین بھی دریا کے پانی سے گوندہ گئی ہین اور ریت کے انبار کو جو اوناسے راہ مین روکنا لیے
لائی تھین ڈال دیتی ہین اسطرح پر جبکہ دریا کے ملبے سے کنارہ سمندر کی جانب
رفتہ رفتہ بڑھتا جاتا ہی سمندر کی لہرون کی لائی ہوئی ریت سے دریا کے دہانے پر
ٹاپو نمودار ہوتے ہین اور اسطرح زمین بننے کا دوہرا طریقہ جاری رہتا ہی —

دریاؤں کا آبپاشی اور آمد و رفت کا وسائل ہونا

بیان مذکورۂ بالا سے واضح ہے کہ بعض بڑے بڑے دریا جو
اپنے ہمراہ اور حاشیوں سے گر نشیب میں بہتے ہیں تہ نشین ہو جانے سے نئی
زمین پیدا کرتے ہیں بلکہ اونکے دہانوں پر بھی لیتے اور ریتی کے
ٹیلے سے نمودار ہوتے ہیں اور اس طرح سے گویا سمندر ہٹتا جاتا ہے اور ڈیلٹا کی
زمین طیار ہوتی اور آگے بڑھتی جاتی ہے نئی زمین جو طریقہ مذکور سے باعانت
دریاؤں کے پیدا ہوتی ہے اونمیں سے کسی ذریعہ سے زرخیز بھی ہوتی ہے کیونکہ دریا
نیچے کے حصے میں طغیانی کی وجہ سے قدرتی آبپاشی اور زرخیزی دونوں
کا فائدہ حاصل ہوتا ہے اور اوپر کے حصے میں انسان نہریں بنا کر کھیتوں کو
سیراب کرتے ہیں۔ علاوہ بریں دریا گرد نواح کی پیداوار کے شہروں اور
بندروں میں پہنچانے کے لئے گویا صرف شاہراہ کا کام دیتے ہیں غرضکہ
ان دریاؤں کو صوبہ بنگالہ کے قالب میں رگہائے جان کی مثال قیاس
کرنا چاہیئے۔

تباہی جو دریا سے عائد ہوتی ہے

کبھی ایسا ہوتا ہے کہ دریاؤں کی بڑی قوت بڑی خرابی عظیم کا باعث ہوتی ہے
اکثر ہر سال سیلاب آتے ہیں اور مویشی اور اناج کے ذخیرہ اور غربا کے مکان

بہا لیجاتے ہین اور بار ہا دیکھنے مین آتا ہی کہ کرٹ کے باسے چھپرون پر مضطرب
حال بیٹھے ہوئے بہے چلے جاتے ہین - دریا کے اول حصے مین جہان
نہرون کے ذریعہ سے کھیتون مین پانی دیا جاتا ہی تری کے باعث بخار
کی کثرت ہوتی ہی اور بعض مقام کہار کی وجہہ سے جسکو ریہہ کہتے ہین بنجر
ہو جاتے ہین آگے بڑھکر یہہ کیفیت ہوتی ہی کہ ندیان اپنے آبدان چھوڑکر
نئی راہ کی تلاش مین میلون کے فاصلے تک پیچ و تاب کھاتی چلی جاتی
ہین - اس انقلاب کے زمانے مین جو اراضی اور گانون اونکی راہ مین
پڑتے ہین سب غرقاب ہو جاتے ہین اور کبھی ایسا ہوتا ہی کہ ملک بنگالہ کا
زمیندار ناچار کھڑا دیکھتا ہی کہ اوسکا علاقہ ایک عمیق اور چوڑے دریا کی راہ مین
آگیا اِن تبدیلیون کے باعث گاہے ایسا ہوتا ہی کہ ایک کی ملک دوسرے
کی طرف منتقل ہو جاتی ہی خزان کے موسم مین یہہ بڑی بڑی دھارین
قریہ اور کھیتون کو جو اونکے کنارے پر ہوتے ہین نیچے نیچے کاٹ کر
بہا لیجاتی ہین اور ایسا بھی ہوتا ہی کہ اونکے آبدان ریت سے اگندہ
ہو جاتے ہین اور شہر جنکی تجارت کسی زمانے مین مشہور تھی کنارون پہ
ویران پڑے رہجاتے ہین

شمالی میدانون کی فصلین اور موسم

بنگالہ مین اکثر دو فصلین اور بعضی حصون مین تین تین بھی ہرسال ہوتی ہین

اور بعض ضلعوں میں اس عرصے میں اون کھیتوں میں وہ فصلیں بوئی جاتی ہیں موسم بہار میں مٹر اور فصل خریف سے مختلف اناج اور تخم روغنی اور پھلیاں پیدا ہوتی ہیں چاول کی پہلی فصل ستمبر میں اور سال کی بڑی فصل نومبر میں کاٹی جاتی ہے اور اسی وقت میں اور اناج بھی پیدا ہوتا ہے اور پیشتر اسکے کہ آخر سال کا غلہ جمع ہو ربیع کی کاشت کے لیے زمین تیار کرنے کا وقت آجاتا ہے پس کسان کو فرصت نہیں ملتی سوا اسکے کہ چند ہفتوں کے جو سخت گرمیوں کے ایام ہوتے ہیں اور کسی کو آسائش و آرام کا نام نہیں ملتا اور درحقیقت یہ دن بھی بارش کے انتظار میں کٹتے ہیں اس حال کی خشک ہیں یا اون کی وادی میں دونوں کناروں سے زمین پانی اونچی ہوتی چلی گئی ہے اور بہت زرخیز ہی یہاں جا بجا عمدہ درخت نظر آتے اور گاؤں آباد ہیں۔ موسم بہار میں آم کے پھول کی خوشبو سے ہوا معطر رہتی ہے اور یہ پھل گرمیوں میں کثرت سے پیدا ہوتا ہے سایہ دار برگد اور سلسل جیسے گھنے لمبے ہوتے اور شاندار پیپل گہرے سبز کا چھتر لگاتے اور جنگلی کھجور کے برگ و پیڑ اگر بڑے بڑے سرخ پھولوں سے مزین اور بلند قامت تمر ہندی اطلس سبز کا شامیانہ تانے اور جنوبی قوت نامیہ سے مالا مال کشتزاروں میں ہر جا سبزہ لہلہاتے ہیں اور جوں جوں دریا سمندر کے قریب آتے جاتے ہیں تاڑ کے درختوں کی کثرت ہوتی جاتی ہے۔

دریا کی وادی سے ملک کا وہ قطعہ مراد ہے جس میں وہ دریا گذرتا ہے اور جس کا پانی اس دریا میں ملتا ہے وادی کا وہ حصہ جو دریا کے منبع کی طرف ہوتا ہے وہ وادی بالا ہے اور جو دہانہ کی طرف وہ وادی زیرین کہلاتا ہے ۱۲

ڈلٹا کی پیداوار

ڈلٹا کی ہموار سطح پر اکثر تو وہان کے کھیت بانس کی سبز جھاڑیون اور ناریل اور سپاری اور خرمے کے درختون سے گھرے ہوئے نظر آتے ہین بہت بہت آباد قطعہ بادی النظر مین گانون اور بستی سے خالی معلوم ہوتا ہی کیونکہ ہر ایک گانو کیلے اور دیگر ثمردار درختون کے کنجون سے چھپا ہوا ہی۔ جس قدر دریا کے دہانے کی طرف بڑھو پیداوار بھی تبدیل ہوتی جاتی ہی۔ شمال مین گیہون اور جو اور دیگر اناج مثل جوار باجرہ کے پیدا ہوتے ہین عوام الناس کی گذر جوار باجرہ پر ہوتی ہی چاول سرا زمین مین پیدا ہوتے ہین اور امیرون کے صرف مین آتے ہین مگر برعکس اسکے ڈلٹا مین چاول کثرت سے ہوتا ہی اور ادنی و اعلی سب کی غذا ہی۔ اور بنگالہ کے کسان چاولون کے پچاس اقسام سے واقف اور نام بتا سکتے ہین۔ شمال اور جنوب دونون مین گنا اور تخم روغنی و سرسون اور تمباکو اور نیل اور مختلف عمدہ مصالحہ اور رنگ پیدا ہوتے ہین چاے کی کاشت اکثر پہاڑون کے سلسلہ پر جو میدانون کے دامن مین واقع ہی ہوتی ہی خصوصا آسام مین۔ پوست گنگا کے وسط یعنی بنارس اور پٹنہ کے گرد و نواح مین پیدا ہوتا ہی۔ شہتوت جس پر ریشم کے کیڑے پلتے ہین بنگالہ کے جنوب مین پیدا ہوتا ہی۔ جوٹ مخصوص ڈلٹا کی زمین مین پایا جاتا ہی کیونکہ اگر کبھی

اراضی جو دریاؤن کے سیلاب سے سیراب نہین ہوتی اُسکی کاشت کیجاوے تو وقت ضائع ہوجانے کی وجہ سے وہ اراضی کسی آبپاشی کی کاشت کے لیے محض نکمی ہوجاتی ہے جنگلون مین بھی قیمتی لاکھ اور اوس ریشم کی کوسا یا جسکو ٹسر کہتے ہین دستیاب ہوتی ہین الغرض دریا کے میدانون کی اکثر پیداوار کا ذکر کرنا ناظرین کو تکلیف دینا ہے حق تو یہہ ہے کہ ہر قسم کی نباتی پیداوار جو انسان کے کھانے یا پہننے کے کام مین آسکتی ہے یا جسکی غیر ملکون سے تجارت ہوسکتی ہے وہ سب بکثرت تمام پائی جاتی ہین ۔

تیسرا حصہ

جنوبی سطح مرتفع

چونکہ شمالی ہند اور ہمالیہ کے خاص حالات اور اون میدانون کی کیفیت جو اوسکے دامن مین واقع ہین مختصر طور سے بیان ہو چکے لہذا اب ہند کے تیسرے حصے یعنی اوس سطح مرتفع کا حال جو مثلث کی شکل جزیرہ نما کا نصف جنوبی حصہ ہے بیان کیا جاتا ہے اس قطعہ زمین مین جو قدیم زمانے مین دکھن کے نام سے مشہور تھا ممالک متوسط مدراس بمبئی میسور اور نظام حیدرآباد اور سندھیا اور ہلکر کی عملداریان اور دیگر باجگذار ریاستین شامل ہین ۔ گنگا کے میدانات کے جنوبی کنارے سے اس قطعہ کا ڈھال شروع ہوا ہے اور دریاے چنبل

سمجھے جاتے ہین اوسکے مشرقی اور مغربی سرے پر ہین اور ان کے درمیان مین کئی اور پہاڑون کے سلسلے اٹھہ سو میل تک چلے گئے ہین مغربی سرے پر آبو کا پہاڑ جو عمدہ جین مندرون کے لیئے مشہور ہے راجپوتانہ کے میدان سے ۵۶۵۰ فٹ کی بلندی پر مثل جزیرہ کے اوبھرا نظر آتا ہے — ارولی اور بندھیاچل اور ستپڑا اور کیمور کے سلسلے اور کئی اور بلند قطعے زمین کے آڑے آڑے مشرق کی جانب گنگا کے میدان تک جاتے ہین اور اس مقام پر راجمحل کی پہاڑیون کے نام سے مشہور ہین مشرقی سرے پر کوہ پارسناتھ جسکو فرایض مذہبی کے لحاظ سے قوم جین متبرک جانتی ہے گنگا کے میدانون کی سطح سے ۴۴۰۰ فٹ بلند ہے —

جنوبی زمین مرتفع کا منظر

ان مختلف سلسلے پہاڑون کو جنکا ذکر ہوا وسطی زمین مرتفع کی گویا شمالی دیوار یا پشتہ کہنا چاہیئے پہاڑ اور جنگل جنمین ہو کر فوج کا آنا جانا اور سڑک نکالنی مشکل ہے زمانہ گذشتہ مین شمالی اور جنوبی ہند کے درمیان حد فاصل تھی اور اونکی وجہ سے دونون خطون کی ایک سلطنت ہونے مین چند در چند وقتین مانع تھین — اس میدان مرتفع مین جو مثلث کی صورت ہے چٹانون کے مین پہاڑون کے سلسلے اور چوٹیان اور جا بجا وادی مزروعہ اور میدان پائے

جاتے ہین اور اوسکی مشرقی اور مغربی طرفین گھاٹ کے نام سے
مشہور ہین اور لفظ گھاٹ دریا کے کنارے کی سیڑھیون اور پہاڑون کی گذرگاہ کے
لیئے بھی مستعمل ہوتا ہی **مشرقی گھاٹ** ہند کے مشرق کی جانب سلسلہ وار
نہین ہی بلکہ اوسکی شاخین شکستہ ہین اور بعض مقام پر زمین کیطرف زیادہ ہٹے ہوئے
ہین حتی کہ اونکے اور سمندر کے مابین وسیع میدان چھوٹ گئے ہین —
مغربی گھاٹ بمبئی احاطہ کے لیئے گویا ایک سمندری پشتہ ہین اور
اونکے اور بحر ہند کے درمیان ایک تنگ زمین دھنسی واقع ہی ایک مقام
اونکی عمودی بلندی اور اس زمین درحقیقت مثل عظیم الشان سیڑھیون کے
معلوم ہوتی ہین جو سمندر سے گویا اوپر چڑھنے کے لیئے بنائی گئی ہون
مشرقی اور مغربی گھاٹ اس کماری کے نزدیک ملکر ایک زاویہ
بناتے ہین اس طرح پر زمین مرتفع کے ہر سہ اطراف اوپر سے ہوجاتے ہین یا ن
اندرونی اونچا میدان اسٹولائن یعنی اوس بلندی سے جہان
پانی تقسیم ہوجاتا ہی بہت نیچا ہی اور اوسکی معمولی بلندی دو ہزار سے لیکر
تین ہزار فٹ تک ہی اور شاید ہی کہین زیادہ ہو — نہایت مشہور بلندیان
نیلگری یعنی نیلگون پہاڑ کہلاتے ہین اور انھین پر اوٹی کی منڈ
جہان گورنمنٹ مدراس کا صدر مقام ایام گرما مین منتقل ہوجاتا ہی واقع ہی یہ جگہ
سمندر کی سطح سے ... فٹ بلند ہی سب سے اونچی چوٹی دوادبیٹا
میسور کے جنوبی سرے پر سمندر کی سطح سے ۸۷۶۰ فٹ بلند ہی —

جنوبی سطح مرتفع کے دریا

اس بلند اور وسیع قطعہ زمین کا پانی خاص کر مشرق کے کنارے
کی طرف جاتا ہے مگر بندھیاچل کے شمالی نشیب کا پانی [illegible] گنگا کو آتا
ہے دریائے نربدا اور ستپڑا کے جنوبی دامن کے برابر بہتا ہے اور اس طرف
کے نشیب کا پانی سیدھا مغرب کی جانب لیجا کے خلیج کھمبات میں
ڈالتا ہے دریائے تاپتی ذرہ جنوب کو مزید اس کے ہم پہلو رواں ہے
اور ستپڑا کی پہاڑیوں کا پانی اسی خلیج کو لیجاتا ہے مگر اس مقام سے
جنوب کی طرف بمبئی کے کنارے اور اندرونی سطح مرتفع کے پانیوں
کے مابین مغربی گھاٹ کا سلسلہ حائل ہے لہذا بارش کا پانی اس قطعہ
ہند کو طے کرتا ہوا سیدھا مشرق کی راہ لیتا ہے اور اثنائے راہ میں
پہاڑیوں کے گرد گھومتا اور وادیوں کے درمیان ہو کر شور سے گزرتا ہے
حتی کہ جو پانی سمندری ہوا بمبئی کی طرف سے لاکر مغربی گھاٹ پر
برساجاتی ہے انجام کار خلیج بنگالہ میں پہنچ جاتا ہے اس طرح تین بڑے
دریا مہاندی اور اس کے جنوب میں گوداوری کرشنا اور کاویری بمبئی کے
کنارے کے پہاڑوں سے جاری ہوتے ہیں اور سطح مرتفع کے کل سطح
کو طے کر کے ہند کے مشرقی کناروں پر سمندر سے جا ملتے ہیں ۔

جنوبی سطح مرتفع دکن

قدیم شاعر سنسکرت زبان کے جنوبی سطح مرتفع کی نسبت بیان کرتے ہیں کہ وہ
بنون سے ڈھکا تھا اور اس زمانے میں بھی سال اور آبنوس اور شیشم اور ٹیک
یعنی ساگون اور دیگر قسم کے بڑے درخت کثرت سے ہوتے ہیں اور خودرو
دونوں گھاٹ عمدہ نباتات سے جہاں کہیں پودوں کو ذرا بھی جڑ پکڑنے کو
جگہ ملی ہے معمور ہیں مگر افزونی زراعت کی وجہ سے جنگل صاف ہوتے ہوتے
فقط پہاڑوں پر رہ گئے ہیں گیہوں اور فصل خریف کے دیگر اناج اور تمباکو اور
روئی اور گنا اور جھیلوں کے نشیب کل سرزمین میں بوئے جاتے ہیں
جنوبی ہند کی کالی مٹی زرخیزی کے لیے ضرب المثل ہے اور نشیبوں میں
جو گھاٹوں اور سمندر کے درمیان واقع ہیں مثل بنگالہ کی زمین کے گیہوں اور
چاول وغیرہ کی متواتر فصلیں پیدا ہوتی ہیں مگر تاہم سطح مرتفع پر خشک سالی اکثر
ہوتی رہتی ہے لہذا وہاں کے باشندوں نے طرح طرح کے طریقہ آبپاشی ایجاد
کیے ہیں بعض ضلعوں میں کنوؤں کے ذریعہ سے بعض میں تالابوں
یا ساختہ جھیلوں سے جو گھاٹیوں کے سرے پر پشتہ باندھ کے بنائی
گئی ہیں آبپاشی ہوتی ہے۔ اس طرح پر بارش کا پانی جو شمال و جنوب کی ہوا سے
برستا ہے جمع رہتا ہے اور سال بھر کام میں آتا ہے۔ یہاں عام الناس کی گذر چھوٹے
اناج مثل جوار باجرہ وغیرہ پر ہوتی ہے زیادہ قیمتی پیداوار تجارتی اشیا ہیں یعنی گیہوں روئی ہیں

سطح مرتفع کی معدنیات

ہند کی عمدہ معدنیات بھی سطح مرتفع اور اوسکی پہاڑیون سے حاصل ہوتی ہین اور سطح مرتفع کے شمال مشرقی کنارے پر ملک بنگالہ مین اور نیز ممالک متوسط کی اودیسہ مین ہزارہا خلقت پتھر کا کوئلہ نکالنے مین مصروف ہی اور امید پڑتی ہی کہ لوہے کی بھی دھات اور لیم اسٹون کی کانون مین بھی عنقریب کاروبار جاری ہو تانبا اور اور دھاتین کم مقدار مین ملتی ہین ۔ گولکنڈا کی زمین زمانہ سلف مین ہیرے کے لیے مشہور تھی اور بہت سے دریاؤن مین ریت دھونے سے سونا اب بھی دستیاب ہوتا ہی اور اب صوبہ مدراس اور میسور مین بذریعہ علمی ترکیب کے کانون سے سونا نکالنے کی فکر ہو رہی ہی ۔

برٹش برہما

اراوتی دریا کا ڈلٹا اور اوسکی وادی زیرین اور وہ قطعہ جو متصل خلیج بنگالہ کے مشرقی کنارے پر واقع ہی برٹش برہما مین داخل ہین جسے سرکار انگلشیہ نے ہند کی سلطنت مین شامل کرلیا ہی اور یہہ ملک شمال سے جنوب تک اس طرح واقع ہی کہ اراوتی مشرق اور سمندر مغرب کی جانب ہین اور عین درمیان مین ہو کر ایک بلند سلسلہ پہاڑ کا مثل ریڑھ کی ہڈی کے گذرتا ہی یہہ سلسلہ جو یوما کے نام سے مشہور ہی گھنے جنگلون سے ڈھکا ہی اور اراوتی کی وادی کو کنارے کی زمین سے علحدہ کرتا ہی اراوتی دریا کے ذریعہ سے ٹیک یا ساگون کی لکڑی برہما کی خودمختار سلطنت

جو شمال مین واقع ہی بکثرت آتی ہی سمندر کے کنارون پر ہزارون کھاڑیان ہین اور کل ہموار زمین خواہ سمندر کے کنارے کی اور خواہ اراوتی کی وادی کی ایک وسیع دھان کا کھیت نظر آتی ہی۔ یہان ایک عمدہ قسم کی تنباکو پیدا ہوتی ہی جسکے چھوٹے چھوٹے چروٹ بناکر برہما کے عورت مرد عموماً پیتے ہین۔ صوبہ اراکان اور پیگو مین جو اراوتی کی وادی اور سمندر کے کنارے پر واقع ہین معدنی تیل کے چشمے پائے جاتے ہین۔ صوبہ تناسرم مین جو اراوتی کی وادی کے جنوب مین سمندر کے کنارے پر ایک تنگ حاشیہ سا ہی ٹین اور لوہے کی کانین کثرت سے ہین اور ملک سویڈن کی عمدہ سے عمدہ ٹین اور لوہے سے ہرگز عمدگی مین کم نہین علاوہ برین نہایت خالص لیم اسٹون اور سونا اور تانبا بھی کم مقدار مین پایا جاتا ہی۔ چاول اور شہتیر برہما کی خاص تجارتی جنس ہین اور چاول ہی سب لوگونکی غذا ہی ❊

دوسرا باب

اہل ہند کا مختصر بیان

ہند مین دو قسم کی عملداریان ہین اول صوبجات گورنمنٹ انگلشیہ دوم ہندوستانی ریاستین کل آبادی ہند کی سنہ ۱۸۸۱ء مین ساڑھے پچیس کروڑ تھی اور یہہ تعداد بنسبت آبادی زمانہ فروغ سلطنت روم دوچند سے زیادہ ہی لیکن دولت انگلشیہ نے رعیتون سے بڑھکر ہندوستانی سردارون کے حقوق کا لحاظ رکھا ہی جو اپنے ملک کا انتظام فہم اور فراست سے کرتے ہین۔

اس زمانے مین بھی ہند کا ایک ثلث رقبہ جسمین ساڑھے پانچ کروڑ یعنی
ہند کی کل آبادی کی ایک چوتھائی رعایا بستی ہے ہندوستانی سردارون
کے زیر حکومت ہے جس برٹش عملداری مین ہند کا رقبہ دو ثلث آبادی
مین حصے سے زیادہ یعنی اونیس کروڑ لوٹے لاکھ شامل ہے۔

ہندوستانی ریاستین

ہندوستانی سردارانہ ریاستون کا انتظام برٹش رزیڈنٹ کی مدد اور مشورہ
سے کرتے ہین اور رزیڈنٹ وائسرائے کی طرف سے اونکے دربارون
مین متعین کیے جاتے ہین بعض ان مین سے مثل خودمختار سردارون کے ہین اور
بعض کو کم اختیارات حاصل ہین خلاصہ یہہ کہ باجگزار سردارون کی تعداد کثیر ہے
اور یہہ اپنی ریاست کی آمدنی کے سیاہ و سپید کرنے اور فوج رکھنے کے
مختار ہین بعض اعلے درجے کے سردار اپنی رعایا پر موت کی سزا دینے کا اختیار
رکھتے ہین مگر ہر ایک کے اختیارات عہد و پیمان کی رو سے محدود ہین
اور اطاعت سرکار انگلشیہ کی سب پر واجب ہے۔ دولت انگلشیہ جو سب
پر فرمانروا ہے اس امر کو جائز نہین رکھتی کہ اونکی باجگزار ریاستین ایک دوسرے
پر فوج کشی کرین یا غیر ریاستون سے عہد و پیمان عمل مین لاوین۔ بد انتظامی کی
کی حالت مین وہ سرزنش اور مداخلت کرتی ہے اور جب مناسب معلوم ہوتا ہے تو ظالم
اور جابر کو ریاست سے علیحدہ بھی کر دیتی ہے اور ضعیف کی حفاظت کرتی ہے اور
سب جہت کا دباؤ ڈالتی ہے کہ باامن و امان ہین۔

برٹش صوبے

برٹش عملداری بارہ صوبون مین منقسم ہے اور ہر ایک کا حاکم یا گورنر جدا ہے مگر وہ سب گورنمنٹ عالیہ ہند کے یعنی گورنر جنرل باجلاس کونسل کے ماتحت ہین گورنر جنرل کو خطاب وائسرائے کا بھی حاصل ہے۔ گورنمنٹ عالیہ جاڑے مین بمقام کلکتہ اور گرمیون مین بمقام شملہ جو ۷۰۰۰ فٹ ہمالیہ کی بلندی پر واقع ہے قیام فرماتی ہے۔ وائسرائے ہند اور احاطہ مدراس اور بمبئی کے گورنرون کا تقرر خاص انگلستان مین ملکہ معظمہ قیصر ہند کے حضور سے ہوتا ہے اور باقی ماندہ صوبجات کے افسران کلان بلحاظ لیاقت اور حسن خدمت کے حسب تجویز وائسرائے ملازمان سول سروس مین سے منتخب کیے جاتے ہین مگر لفٹنٹ گورنر کا تقرر سکرٹری آف اسٹیٹ یعنی وزیر اعظم ہند کی منظوری سے ہوا کرتا ہے۔

رقبہ اور آبادی

ذیل کے نقشون سے برٹش ہند کے بارہ صوبون کا رقبہ اور آبادی اور نیز باجگذار ریاستون کا رقبہ اور آبادی جو بارہ حصون مین ترتیب دی گئی ہین معلوم ہوگی

برٹش ہند کے بارہ صوبے ۱۸۸۱ء

نام صوبجات انمین دیسی ریاستین یا ریاستین جو اونکے متعلق ہین شامل نہین ہین	رقبہ میل مربع	شمار آبادی ۱۸۸۱ء	آبادی فی میل مربع
احاطہ مدراس	۱۳۹۶۹۸	۳۱۱۷۰۶۳۱	۲۲۳

نام صوبجات اراضی ہندوستانی ریاستین جو انسے متعلق ہین شامل نہین ہین	رقبہ میل مربع	میزان آبادی سنہ ۱۸۸۱ء	آبادی فی میل مربع
۲ احاطہ بمبئی	۱۲۴۱۲۲	۱۶۴۵۴۴۱۴	۱۳۲
۳ صوبہ بنگالہ	۱۴۳۹۰۲	۶۶۶۹۱۴۵۶	۴۰۷
۴ صوبہ پنجاب	۱۰۷۹۸۹	۱۸۸۵۰۴۳۷	۱۷۵
۵ ممالک مغربی وشمالی ۶ چیف کمشنری ملک اودھ	۱۰۶۱۰۴	۴۴۱۰۷۸۶۹	۴۱۶
۷ چیف کمشنری ممالک متوسطہ	۸۴۴۴۵	۹۸۳۸۷۹۱	۱۱۶
۸ چیف کمشنری برٹش برہما	۸۷۲۲۰	۳۷۳۶۷۷۱	۴۳
۹ چیف کمشنری ملک آسام	۴۶۳۴۱	۴۸۸۱۴۲۶	۱۰۵
۱۰ کمشنری صوبہ برار*	۱۷۷۱۱	۲۶۷۲۶۷۳	۱۵۱
۱۱ کمشنری قسمت اجمیر	۲۷۱۰	۴۶۰۷۲۲	۱۷۰
۱۲ کمشنری قسمت کورگ	۱۵۸۳	۱۷۸۳۰۲	۱۱۳
برٹش ہند کی میزان کل	۸۸۱۸۲۵	۱۹۹۰۴۳۴۹۲	۲۲۶

* ملک برار مین چھہ اضلاع مفوضہ شامل ہین۔ یہہ اضلاع نظام حیدرآباد نے سرکار انگلشیہ کو واسطے رفع اخراجات فوج حیدرآباد کنٹنجنٹ کے جسکا رکھنا اونپر بموجب عہد و پیمان کے واجب تھا اور نیز دیگر [illegible] کے عوض مین حوالہ کر دیئے تھے ۱۲

ہند کی باجگزار ریاستیں جن کو بارہ حصوں میں تقسیم کیا ہے سنہ ۱۸۸۱ع

نام ریاست	میزان رقبہ میل مربع	میزان آبادی سنہ ۱۸۸۱ عیسوی	آبادی فی میل مربع
۱ راجپوتانہ	۱۲۹۷۵۰	۱۰۲۶۸۳۹۲	۷۹
۲ حیدرآباد (نظام کی عملداری)	۷۱۷۷۱	۹۸۴۵۵۹۴	۱۳۷
۳ سندھیا کی عملداری اور ریاستہائے متعلقہ ممالک متوسطہ	۸۹۰۹۸	۹۲۶۱۹۰۷	۱۰۳
۴ بڑودہ	۸۵۷۰	۲۱۸۵۰۰۵	۲۵۵
۵ میسور	۲۴۷۲۳	۴۱۸۶۱۸۸	۱۷۰
۶ مینپور	۷۵۸۴	۱۲۶۰۰۰	۱۶
۷ ہندوستانی ریاستیں جو گورنمنٹ بمبئی کی ماتحت ہیں	۷۲۳۵۰	۶۹۴۱۲۴۹	۹۶
۸ ہندوستانی ریاستیں جو گورنمنٹ مدراس کی ماتحت ہیں	۹۴۰۶	۳۳۴۸۱۹۶	۳۵۹
۹ ہندوستانی ریاستیں جو گورنمنٹ بنگالہ کی ماتحت ہیں	۳۷۹۸۸	۲۸۴۵۴۰۵	۷۵
۱۰ ہندوستانی ریاستیں جو گورنمنٹ پنجاب کی ماتحت ہیں	۳۵۸۱۷	۳۸۶۱۶۸۳	۱۰۷
۱۱ ہندوستانی ریاستیں جو گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی کی ماتحت ہیں	۵۱۲۵	۷۴۱۷۵۰	۱۴۵
۱۲ ہندوستانی ریاستیں جو گورنمنٹ ممالک متوسطہ کی ماتحت ہیں	۲۸۸۳۴	۱۷۰۹۷۲۰	۵۹
باجگزار ریاستوں کی میزان	۵۲۱۱۱۶	۵۵۳۵۱۰۸۹	۱۰۶

اگر تعداد مسطورۂ بالا مین فرانسیسی اور انگریزی عملداریان شامل کیجائین تو کل ہند کی میزان حاصل ہوتی ہے

کل ہند معہ برٹش برہما سنہ ۱۸۸۱ء

	رقبہ میل مربع	آبادی	آبادی فی میل مربع
برٹش ہند	۸۸۱۸۴۵	۱۹۹۰۴۳۴۹۲	۲۲۶
ہندکی باجگذار ریاستین	۵۲۱۱۱۶	۵۵۳۵۱۰۸۹	۱۰۶
انگریزی آبادیان	۱۰۸۶	۳۰۷۷۱۲	مخصوص قصبے
فرانسیسی آبادیان	۱۷۸	۲۷۱۴۶۰	
میزان کل ہند معہ برٹش برہما	۱۴۰۴۲۲۵	۲۵۵۰۶۳۷۵۴	۱۸۲

آبادی کی کثرت

برٹش ہند کی آبادی نہایت گنجان ہے اور اوسکے بعض حصون مین لوگ اس کثرت سے رہتے ہین کہ باشندونکو بدقت تمام کاشت کے لیے اراضی میسر ہوتی ہے برٹش صوبون مین فی میل مربع براوسط درجہ دوسو چھبیس (۲۲۶) آدمیونکی قوت بسری ہوتی ہے اور ہندوستانی ریاستون مین بدرجۂ اوسط فی میل مربع ایک سو چھ آدمی پرورش پاتے ہین جو نصف سے کم ہین اگر برہما اور آسام [illegible] ہندکی

۲۵۴

آبادی اوسط درجہ دوسو چون فی میل مربع ہوتی ہے پس اس حساب سے معلوم
ہوتا ہے کہ برٹش ہند ہندوستانی باشندون کی نسبت قریب ڈھائی گنا
زیادہ آبادی ہے اس آبادی کی کثرت اوس وقت خوب ذہن نشین ہوتی ہے جبکہ دریافت
ہوتا ہے کہ سنہ ۱۸۷۱ع مین فرانس کی آبادی فی میل مربع ایک سو اسی تھی اور
انگلستان مین جہان آدمی نہایت گنجان بستے ہین جس تمام فی میل مربع
دوسو سے زیادہ آبادی کی نوبت پہونچ جاتی ہے وہان کی خلقت کاروبار
زراعت ترک کرکے کارخانجات دستکاری یا کان یا دیگر صنعت کی طرف
رجوع ہوتی ہے +

ہند مین بڑے شہر کم ہین

برعکس انگلستان کے ہند مین بڑے شہر بہت کم ہین سنہ ۱۸۷۱ع مین
انگلستان اور ویلس مین قریب نصف خلقت کے ایسے شہرون مین بستی
تھی جنکی مردم شماری بیس ہزار سے زیادہ تھی اور برٹش ہند مین کل آبادی
کا صرف بیسوان حصہ ایسے شہرون مین بستا ہے اس نظر سے تقریبا تمام ہند
ایک زراعتی ملک ہے اور اکثر بستیان جنکو شہر کہتے ہین صرف ایک مجمع
موضعون کا ہین جہان سے مویشی کھیتون کو لیجاتے ہین اور جوتنے
بونے کا کام جاری رہتا ہے

اضلاع جنمین ہندؤن کی کثرت ہے

یہی وجہ ہے کہ ہند مین کسان کثرت سے آباد ہین جہان کہین ان کا شمار

فی ایکڑ ایک یا فی میل مربع چھہ سو چالیس آدمی سے زیادہ ہی وہان اسقدر غلہ
پیدا کرنا جو سب کی پرورش کیواسطے کافی ہو بہت دشوار ہوتا ہی سوا اون
مقامون کے جہان آبپاشی کے وسائل موجود ہین یا شہر کے قریب جو ہین
واقع ہین اور باوجود اسکے لاکھو کسان ہین جنکے حصے مین حساب کی رو سے
وقت بسری کے لیئے فی کس آدھا ایکڑ پڑتا ہی ایسے ضلعون مین اگر بارش
حد سے کم ہوئی تو خلقت سخت مصیبت مین مبتلا ہوتی ہی اور جو خدانخواستہ
سوکھا پڑا تو ہزارون خدا کے بندے قحط سے مر جاتے ہین —

کم آباد ضلعے

پس جیسے کہ بعض مقامون مین آبادی کی کثرت اور اراضی کی قلت ہی
ویسی ہی بعض جگہون مین اسکے برعکس حال ہی کہ وسیع اور زرخیز قطعے زمین کے
بلا کاشت پڑے ہین — انگلستان مین یہہ قاعدہ ہی کہ جہان کہین
آبادی کی کثرت حد سے گذر جاتی ہی وہانکے باشندے ترک وطن کرکے کم آباد حصو
مین چلے جاتے ہین — مگر ہندوستان کے کسان اپنے موروثی کھیتون کی جدائی ہرگز گوارا نہین
کر سکتے اور اپنی کاشت کی خفیف اراضی کو اپنی اولاد پر تقسیم کر دیتے ہین اور مطلق
لحاظ نہین کرتے کہ آیا اوس قطعہ مین ایسے بڑے کنبے کی پرورش ممکن ہی
یا نہین — اگر یہانکے کاشتکار یہہ طریقہ اختیار کرین کہ جسطرف اراضی افتادہ بکثرت
ہی اودھر نقل سکونت کر جائین تو اسمین شک نہین کہ انکی اوقات بسری بآسانی ہونے لگے
اور قحط کی مصیبت بآسانی ٹل جایا کرے جتنا گورنمنٹ کی کوشش بلیغ سے ممکن نہین ہے

کاشتکاران غیر قائمی

بہت سے کوہستانی اور سرحدی ضلعون مین اراضی اس کثرت سے ہی کہ اوس سے کچھہ لگان حاصل نہین ہوتا پہاڑ کے رہنے والے چند سال تک کسی زرخیز مقام پر بود و باش اختیار کر کے وہان کا جنگل صاف کرتے ہین مگر جب اراضی مین متواتر کاشت سے کس نہین رہتا تو وہ اوسے چھوڑ کر چلے جاتے ہین اور وہان پھر جنگل جم آتا ہی ایسے ضلعون پر لگان نہین لیا جاتا بلکہ ان خانہ بدوش کسانون کا ہر خاندان سردار کو جسکی پناہ مین وہ رہتے ہین فی آدمی کچھہ محصول دیتا ہی جیون جیون باشندون کی کثرت زیادہ ہوتی جاتی ہی اس غیر معین طریقہ کے بجاے باقاعدہ قیام کے ساتھہ کاشتکاری کی صورت پیدا ہو جاتی ہی برٹش برہما کے ملک مین یہہ دونون طریقے دیکھنے مین آتے ہین مگر ہندوستان کے نہایت آباد ضلعون مین خانہ بدوش کاشتکارون کا فرقہ معدوم ہو گیا ہی اور کسانون کے خاندان پشتہا پشت تک ایسی قطعہ مین پیوستہ رہتے ہین —

اضافہ لگان

صرف سو برس کا عرصہ ہوا کہ بنگالہ مین اراضی کے مقابلہ مین کاشتکار بہت کم تھے اور اس غرض سے کہ اسامیان آکر اونکی ملک مین بسین زمیندار اونکو اراضی کم لگان پر دیتے تھے لیکن فی زمانا کاشتکار اسقدر زیادہ ہو گئے ہین کہ بعض ضلعون مین اونکو حد سے زیادہ لگان دینے مین دریغ نہین ہوتا لہذا سرکار کو ضرورت پڑی کہ ایسے قواعد جاری کرے جو لگان کے بہت زیادہ بڑھنے کے مانع ہون ان

قوانین مین کاشتکارون کے حقوق اراضی کا جو اونکی کاشت مین عرصہ دراز سے ہی بہت لحاظ رکھا گیا ہی اور ایسے موروثی کاشتکارون سے شرح مجوزہ بندوبست سے زیادہ لگان نہین لیا جا سکتا۔

غلامی کا موقوف ہونا

زمانہ سلف مین آدمیون کی کمی کی وجہہ سے زمیندار کی نظرون مین کاشتکارونکی بڑی قدر تھی ہندستان مین بہت جگہہ یہہ قاعدہ تھا کہ جب کوئی کسان کسی گانوٴن مین جا بستا تو پھر وہان سے جانے نہین پاتا تھا پہاڑی اضلاع مین جہان غیر معین طریقہ کاشتکاری کا ہنوز جاری ہی کوئی خاندان علاقہ چھوڑکر جا نہین سکتا کیونکہ ہر خاندان وہانکے سردار کو فی آدمی کچھہ محصول دیتا ہی اور سردار اسقدر آمدنی کا نقصان گوارا نہین کرسکتا۔ بعض صوبون مین انگریزون کے آنے پر یہہ کیفیت تھی کہ ادنی درجہ کے کسان اراضی سے مثل غلامون کے متعلق سمجھے جاتے تھے اور جسوقت برٹش افسرون نے بنگالہ کے جنوب اور مشرق مین قصد کیا کہ دیہات کے غلام رہا کردیئے جائین تو قریب تھا کہ غدر ہو جاوے — قدیم غلامونکی اولاد اس زمانہ مین بھی موجود ہی مگر وہ اب آزاد ہین —

اہل ہند چار فرقون مین منقسم ہین

یورپ کے مصنفین ہند کی آبادی کو دو قومون یعنی ہندو اور مسلمان

میں تقسیم کرتے آئے ہیں مگر غور کرنے سے دریافت ہوتا ہے کہ ہند میں چار قسم کے لوگ ہیں یعنی اول وہ فرقے جو آریا نسل سے نہیں ہیں جنکو کبھی اصلی باشندے بھی کہتے ہیں اور جنکا شمار برٹش صوبوں میں قریب ایک کروڑ اسّی لاکھ کے ہے دوم آریا یا سنسکرت بولنے والے نسل کی اولاد جنکو اب برہمن اور راجپوت کہتے ہیں اور جنکا شمار قریب ایک کروڑ ستر لاکھ کے ہے سوم مخلوط النسل آبادی کا بڑا حصہ جو ہندو کے نام سے کہلاتا ہے اور آریا نسل سے اور خاص کر ان نسلوں سے جو آریا نہیں تھے پیدا ہوا ہے اور جنکا شمار قریب بارہ کروڑ چالیس لاکھ کے ہے چہارم اہل اسلام جو ہند میں سنہ ۱۰۰۰ء سے آنا شروع ہوئے اور اب قریب چار کروڑ دس لاکھ کے شمار میں ہیں یہ سب ملاکے برٹش عملداری کی انیس کروڑ نوے لاکھ آبادی ہوتی ہے ہند کی باجگذار ریاستوں کی ساڑھے پانچ کروڑ آبادی کی نسبت بھی انقسام مذکورہ بالا صادق آتا ہے مگر ہم ہر فریق کے شمار سے واقف نہیں ہیں ــ

تواریخی زمانہ سے پہلے کی خاص نسلیں

بیان مسطور سے ظاہر ہے کہ ہند کی آبادی کے خاص عناصر آریا و غیر آریا نسلیں ہیں اول ان قدیم باشندوں کا حال دریافت کرنا لازم ہے کیونکہ تاریخ سلطنت کا صرف اسقدر حال دریافت ہوتا ہے کہ وہ نسلیں

ملک کے قبضے کے لیے جھگڑتی تھیں ایک اون مین سے صاف
رنگ کے لوگ تھے جو شمال اور مغرب کے درون سے داخل ہوئے
تھے اور اپنے تئین آریا یعنے شریف النسل کہتے تھے اونکی زبان
عمدہ تھی اور قادر اور مہربان دیوتاؤن کی پرستش کرتے تھے ہند
کے برہمن اور راجپوت بہی آریا ہین دوسری نسل جو اونکی نسبت ہر طرح ادنی
ہوئی تھی مدت مدید سے ملک مین بستی تھی اونکو نو واردون نے یا تو
پہاڑون پر ہنکا دیا ورنہ اپنا غلام بنا لیا — ان دونون نسلونکی اولاد جو بہی کسی قدر
خالص ہین اونکا شمار عنقریب مساوی ہے درمیانی فرقے جو خاصکر غیر پیوستہ
یافتہ قومون سے پیدا ہوئے ہین یہی فی زمانا ہند کی آبادی کا بڑا حصہ
ہین — آگے چلکر ایک تیسری نسل یعنی سیتھین کا ذکر کیا جائیگا جنکا
سن عیسوی کے شروع مین ہند کے معاملات ملکی پر بہت اثر پڑا — اہل
اسلام اسکے ایک ہزار سال کے بعد آئے —

تیسرا باب

غیر آریا یعنی اصلی باشندے

ہند کے نہایت قدیم باشندون کے چند فرقے تھے اور کوئی
خاص نام نہونے کے باعث اونکو غیر آریا یا اصلی باشندے کہتے ہین
اونکے زمانے کے کوئی نوشتے موجود نہین بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہے

سلیمن

کہ وہ حروف اور نیز کسی طرح کی علامتون کے استعمال سے ناواقف
تھے جو دستکاریان اونکی ہم تک پہونچی ہین وہ صرف ناتراشیدہ پتھر کے
حلقے اور بٹیان اور تختے ہین جنکے نیچے وہ اپنے مردون کو قدیم اہل
یورپ کے دستور کے موافق دفنایا کرتے تھے اور اون چیزون سے
جو اون قبرون سے نکلی ہین دریافت ہوتا ہی کہ کسی دور و دراز زمانے
مین جو تحقیق صحیح صحیح طور سے معین نہین ہو سکتا یہ لوگ سخت مٹی کے
ہلکے اور خوش قطع ہنڈیا اور برتن بنانا جانتے تھے اور لوہے کے
ہتھیارون سے لڑتے اور تانبے اور سونے کے زیور پہنتے تھے
اور ان سے بھی قدیم تر اشیا کے ذریعہ سے جو دستیاب ہوئی ہین
پایۂ ثبوت کو پہونچتا ہی کہ یہ لوگ جو برتن بنایا کرتے تھے ابتدائی نسلون
کے سلسلے کی ایک کڑی ہین ان سے بھی پیشتر ہند مین ایک قوم بستی
تھی جو دھات سے ناواقف تھی اور شکار کھیلنے اور لڑنے کے واسطے
تیر اور دیگر اوزار چقماق پتھر کے مثل اون کے جو شمالی یورپ مین پائے جاتے
ہین بڑی صفائی اور حکمت سے بنائی تھی اور اسے بھی پہلے زیادہ
غیر تربیت یافتہ لوگ گذرے ہین جنکی لیسٹ کی چھریان و چقماق پتھر
کے ناتراشیدہ ہتھیار مدراس کی گھاٹی مین سے ملتے ہین بس جاننا
چاہیئے کہ جنکو ہم اصلی باشندے کہتے ہین اور جو آریا نسل کے نووارد و
سے پامال ہوے اور انکا زمانہ اون ماقبلون کے بعد ہوا ہی جو دھات

اور سیتھیدر کے زمانے کے نام سے تعبیر کیے گئے ہین ٭

اصلی ہندو نگابیان جیسا کچھ آریون نے کیا ہے

قطعہ ہند آریا کے زمانے کے فرقون کو دسیو یعنی دشمن یا داس یعنی غلام کہتے تھے آریا شمال کے سرد ملکون سے ہندوستان آئے اور انکو اپنے صاف رنگ پر بڑا فخر تھا سنسکرت زبان مین رنگت کو ورن کہتے ہین اور اس لفظ کے معنی رفتہ رفتہ نسل یا ذات کے ہو گئے کم سے کم تین یا شاید چار ہزار سال کا عرصہ ہوا کہ آریا شاعرون نے وید تصنیف کیے اور ان مین اپنے روشن دیوتاؤن کی تعریف کی ہے کہ انھون نے داسون کو قتل کیا اور آریا رنگ کی حفاظت کی اور سیاہ فامون کو آریا کا مطیع کیا وہ اپنے غضبناک دیوتاؤن کا ذکر یون کرتے ہین کہ وہ مثل ہزار سانڈون کے حملہ کر کے سیاہ فامون کو پریشان کرتے ہین علاوہ اسکے آریا جنکے نقشے خوبصورت تھے اصلی ہندون کی چپٹی منگولیون کی سی صورت سے نفرت کرتے تھے ایک وید کا شاعر آریا کو نکٹا یا چپٹی ناک والے کہتا ہے دوسرا اپنے خوبصورت ناک والے دیوتاؤن کا ذکر کرتا ہے وید کے زمانے کے کم سے کم ایک ہزار سال بعد سکندر اعظم کے سپاہیون نے بھی جب کہ وہ ہند کی مہم پر گئے تھے ایشیا کے ایک مشہور اریا قوم کی چپٹی ناک کا بیان کیا ہے یہ تو ہے کہ وید کے بھجنون مین شدت سے قومون

کی نسبت تحقیر کے الفاظ کثرت سے آئے ہیں مثلاً یہہ کہ قربانیوں میں خلل ڈالنے والے گوشت خوار کچا کھانے والے مطلق اللسان قربانی نہ کرنے والے جو دیوتا اور رسوم مذہبی نہیں رکھتے۔ جیوں جیوں زمانہ گذرا اور ان غیر تربیت یافتہ فرقوں نے جنگلوں میں پناہ لی تو اونکی زشت روئی کے بیان میں زیادہ ترقی ہوئی یہانتک کہ آریا شاعروں اور پجاریوں نے راکشس اور دیو کے الفاظ انھیں کی نسبت استعمال کئے ہیں۔ جس طرح سے کہ قدیم جرمن زبان کا لفظ جسکے معنی دشمن کے ہیں انگریزی میں شیطان کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے اسی طرح دسیو یعنی دشمن جو اونکی نسل کا نام تھا رفتہ رفتہ بھوت یا پریت کے معنی میں مستعمل ہونے لگا۔

غیر آریا فرقے جو زیادہ تربیت یافتہ تھے

بہرحال کل غیر آریا وحشی ہرگز نہونگے کیونکہ دسیو یعنی غیر آریا کے صاحب دول ہونے کا ذکر آیا ہے اور وید کے بھجنوں میں اونکی سات گڑھیوں اور لوٹے قلعوں کا بیان ہوا ہے بعد گذرنے ایک زمانہ کے آریوں نے غیر آریا فرقوں سے رابطہ اتحاد پیدا کیا اور بعض قومی ملکوں پر غیر آریا سلطنت بھی کرتے تھے اور مذہبی رسوم اور حیات آئندہ کی تمنا سے بھی یہہ لوگ معرا نہ

کیونکہ ایک قدیم سنسکرت کتاب مین اونکی نسبت لکھا ہی کہ وہ اپنے
پجاریون کی لاشون کو تحفہ تحائف اور عمدہ پوشاک اور زیور سے
اس امید پر آراستہ کرتے تھے کہ اونکو عقبی کی نعمت حاصل ہوگی
اور پیتل اور تانبے اور سونے کے ٹکڑے جو آج کل اونکے پتھر کے
سیاہ مقبرون کے کھودنے پر برآمد ہوتے ہین اوسی زیور سے
ہین سنسکرت نظم رزمیہ یعنی رامائن جسمین آریا کا جنوبی ہند پر یورش
کرنے کا بیان ہی اوس مین ایک غیر آریا سردار اپنی قوم کی تعریف
اس طرح کرتا ہی کہ اونکی تیز رفتاری خوفناک ہی وہ جنگ مین زیر ہونا نہین
جانتے اور رنگ مین مثل سیاہ بادلون کے ہین ۔

غیر آریا کی موجودہ حالت

اب ان قدیم قومون کی فی زمانہ حالت پر غور کرنا چاہیئے ۔ جب سے
وہ آریا حملہ آورون کی یورش سے ہند کے میدانون سے ہٹا دیئے گئے
ہین وہ مثل معدوم شدہ جانورون کے پنجرون کے جو کوہستان مین دبے
پڑے ہون پہاڑون کے درمیان پوشیدہ رہے ہین ۔ ملک ہند
گویا ایک عظیم عجائب خانہ ہی جسمین بنی آدم کی نسلین ادنی سے اعلی
حالت شائستگی تک دیکھی جاتی اور مطالعہ مین آسکتی ہین ۔ یہہ معدنی پتھر کے
ہڈیون کے نمونے نہین بلکہ زندہ فرقے ہین اور ہر فرقہ علیحدہ قاعدہ اور عجیب و غریب مذہب کا پابند ہی

جزائر انڈمن کے رہنے والے

نوع انسان مین انڈمن کے دور اُفتادہ جزائر کے رہنے والے یعنی خلیج بنگالہ کے جزائر یا اُن بس ناتربیت یافتہ ہین عربستان اور یورپ کے قدیم سیاحون نے اونکو مردم خوار لکھا ہے اور اونکی صورت کتّے کی سی بیان کی ہے برٹش افسرون نے جو سنہ ۱۸۵۸ع مین آبادی قائم کرنے کی نیت سے جزائر مذکور کو بھیجے گئے تھے اونکو آدم خور اور بہت زیادہ ہتھیارون کو اپنے جسم گیرو سے پوتتے اور اگر کوئی عزیز مرجاتا تو سیاہ مٹی لیپ کر ماتم کرتے تھے اور خوشی یا دوستی کے اظہار کیواسطے رونے کی سی آواز نکالتے تھے اور چونکہ پیدا ہونے سے پیشتر اونکے نام رکھے جاتے تھے لہذا نامون مین تذکیر و تانیث کی تمیز نہ تھی اور معبود کے بارے مین اونکا تصور یہہ تھا کہ کوئی ناپاک روح ہے جو بیماری پھیلاتی ہے پس پانچ سال تک یہہ کیفیت رہی کہ جب کبھی انگریز طریقہ موانست برتا چاہتے تب وہ تیرون کی بوچھار کرتے مگر افسرون نے چند جھونپڑے آبادی کے قریب ڈالے تاکہ وہ آکر اونمین پناہ لین اور دوا اور خوراک سے اونکی خبرگیری کیجاوے اسطرح رفتہ رفتہ وہ سہولت پر آگئے —

مدراس کے پہاڑی فرقے

اناملیا نام پہاڑون مین جو مدراس کے جنوب مغرب مین واقع ہین

بہت سے غیر آریا فرقون نے پناہ لی ہی - پلیار جنکے بال لٹکنے اور
صورتین وحشیانہ ہین اور کھیتون کو بیچتے ہین جنگل کی پیداوار اور چوہو
اور دیگر چھوٹے چھوٹے جانورون پر جو ہاتھ آجاوین زندگی بسر کرتے ہین
- ایک اور فرقہ ہی جسکو مندا اور سے کہتے ہین اونکی بود و باش کی کوئی
جگہ معین نہین مگر اندرونی پہاڑیون مین اپنی مویشی کو لیئے آوارہ پھرتے
ہین اور غارون مین اور پتون کے چھپرون مین رہتے ہین اور سال
سے زیادہ کسی ایک جگہ مین کم رہتے ہین - اور فرقہ کدیر یعنی
والیان کوہ جو بستہ قد اور فربہ لب ہین کسی اعلیٰ تر نسل کا بقیہ ہین اونکی
گذران شکار پر ہی اور جنگل کے دیگر وحشیانہ باشندون پر اونکا کونہ
رعب بھی ہی ان پہاڑیون مین پتھر کی عمارتین جنکو کستوا این یا
دولمین کہتے ہین اور جو قدیم غیر آریا قومین اپنے مردون کی قبرون
پر تعمیر کرتی تھین کثرت سے ہین جنوب و مغرب کے پہاڑی فرقون
مین جنکو نیر کہتے ہین ہنوز یہہ طریقہ جاری ہی کہ ایک عورت کے کئی
شوہر ہوتے ہین اور ملکیت مرد کی اولاد کو نہین بلکہ اوسکی بہن کے
بچون کو پہونچتی ہی یہی قاعدہ ہمالیہ کی غیر آریا فرقون مین جو ہند کے
دوسرے سرے پر رہتے ہین جاری ہی -

ممالک متوسطہ کی غیر آریا قومین

ممالک متوسطہ کی آبادی کا بڑا حصہ غیر آریا نسل کے لوگ ہین اور بعض

مقاموں میں نصف باشندے یہی ہیں — گونڈ کے فرقے نے جو بہت مشہور ہے تہذیب میں ترقی کی ہے مگر زیادہ وحشی فرقے ہنوز جنگلوں میں رہتے اور شکار پر جیتے ہیں بعضوں کی نسبت سننے میں آیا ہے کہ عرصہ چند سال کا گذرا کہ وہ اپنے تیروں کی نوک چقماق پتھر کی بناتے تھے — اونکی کمان کھینچنے کو بڑی طاقت چاہیے وہ اوسکو پیر میں لگا کے چلّے کو دونوں ہاتھوں سے کھینچتے ہیں اور اونکا تیر صاف ہرن کے جسم کے پار نکل جاتا ہے — ایک اور قوم ماری کہلاتی ہے جو اجنبی کی صورت دیکھتے ہی اپنے گھاس کے جھونپڑے چھوڑکر بھاگ جاتے ہیں — سال میں ایک دفعہ وہاں کے راجا کا قاصد اونسے خراج لینے آتا ہے اس خراج میں جنگل کی پیداوار خاص کر شامل ہوتی ہے مگر قاصد اونکے جھونپڑوں کے اندر نہیں جاتا بلکہ باہر سے ایک ڈھول بجا کر چھپ رہتا ہے ماری پیچھے سے نکلتے ہیں اور جو کچھہ دینا ہوتا ہے کسی مقرر جگہہ پر رکھکر پھر روپوش ہو جاتے ہیں —

اڑیسہ کے پتے پوش

اڑیسہ کی باجگذار ریاست ہند کے شمال و مشرق کو واقع ہے یہاں ایک عجیب فرقہ بستا ہے جو شمار میں دس ہزار اور جوانگ یا پتوا یعنی پتے پوش کہلاتا ہے چند روز ہوے کہ اونکی عورتیں برہنہ رہتیں اور

صرف والون کی چند لڑیان اپنی کمر مین باندھتی تھین اور آگے پیچھے پتون کے گچھے لٹکاتی تھین وہان کے برٹش افسر نے سنہ ۱۸۷۱ع مین کل فرقے کو طلب کیا اور بعد گفتگو کرنے کے عورتون کے استعمال کے لیئے کپڑے کے پارچے دیئے بعد ازان سب کپڑے پہنے ہوئے ایک ایک کر کے افسر کے سامنے سے گذرے اور آداب بجا لائے اور انجامکار اونھون نے پتون کے گچھون کو جنکے سوا سابق مین اونکے تن پر کچھ نہ تھا ایک بڑے انبار مین جمع کر کے آگ لگا دی —

ہمالیہ کے فرقے

ہند کی شمالی سرحد پر کوہ ہمالیہ کی نشیب اور شاخین غیر آریا کی بہت سی مختلف ناتربیت یافتہ فرقون سے آباد ہین ملک آسام کے بعض پہاڑی آدمی فاصلہ یا دوری کے اظہار کے لیئے کوئی لفظ مثل میل یا کوس وغیرہ کے نہین رکھتے بلکہ بعد مسافت کا اندازہ اس طرح کرتے ہین کہ راہ مین کتنے پان چبانے مین آئے یا کس قدر تنباکو کھائی گئی اونکو محنت سے نفرت ہی اور اکثر لاغر پست قد سیاہ فام اور تند خو ہوتے ہین لگلے وقتون مین وہ آسام کی وادی مین قریون کی لوٹ پر اوقات بسری کرتے تھے مگر سرکار انگلشیہ نے اونسے ایک طرح کا پولس قائم کیا ہی تاکہ اوس سرحد پر امن رکھین اور اسکے عوض مین اونکو

سالانہ کچھہ کپڑے کسی بچھڑے اور اناج عطا ہوتا ہی — خود اونکے نام اونکی گذشتہ وحشیانہ زندگی پر دلالت کرتے ہین ایک فرقہ اسام کا جو اکاس کہلاتا ہی اوسکے دو حصے ہین جنکے نامون کے لفظی معنی یہہ ہین یعنی ہزار الاؤ کے کھانیوالے اور چور جو کپاس کے کھیتون مین گھات مین بیٹھتے ہین —

غیر آریا فرقے جو زیادہ مہذب ہین

حالات مسطورۂ بالا سے واضح ہی کہ اصلی باشندون کے اکثر فرقے تہذیب انسانی کی اوسی ابتدائی حالت مین ہین جو ویدکے شعرا نے تین ہزار سال ہوئے اونسے منسوب کی تھی مگر بعض ایسے ہین جنھون نے بہت ترقی کی ہی اور اونکی جماعتون مین اعلی درجہ کی تہذیب کی علامتین پائی جاتی ہین یہہ مہذب فرقے مثل غیر مہذب فرقون کے ہند کے طول وعرض مین جہان تہان پھیلے ہوئے ہین — اس مقام پر صرف دو فرقون یعنی سنتھال اور کھاند کا نہایت مختصر بیان کیا جائیگا —

سنتھال کا بیان

سنتھال اون پہاڑیون مین رہتے ہین جو ملک بنگالہ مین گنگا کے وادی سے جا ملی ہین وہ میدان کے رہنے والون سے علیحدہ اپنے

گانون مین رہتے ہین اور شمار مین قریب دس لاکھ کے ہین اگرچہ اونکو
جنگل کے شکار کرنے والے فرقون کے طریقے ہنوز ترک نہین کیے
ہین تاہم وہ ہل کے استعمال سے واقف ہین اور اب کشتکاری کے
پیشے مین مشاق ہوگئے ہین ہر قریہ اپنے اپنے مقدم کے ماتحت ہے
اور مقدم گانون کے بانی کی اولاد سے ہوتا ہے اور اوسکی مدد کے
لیے ایک نائب اور ایک چوکیدار ہوتا ہے گانون کے لڑکون کے
افسر علحدہ ہوتے ہین اور ہر ایک اپنے سردار اور اوسکے نائب کے
جبتک کہ اوسکا بیاہ نہو زیر حکومت رہتا ہے سنتھالون مین نہ یون طریقہ
ذات کے اختلاف کا مثل اہل ہنود کے نہین ہے اور اپنے سات فرقون
کو ایک مورث اعلی کے سات بیٹون کی اولاد سے بتاتے ہین گانون
کے کل لوگ کھانے پینے شکار کھیلنے اور پوجا مین شریک ہوتے ہین
اور رشتہ قومی اسقدر قوی ہے کہ سواے فرقے سے نکالدینے کے
سنتھالون کے درمیان کوئی اور سزا نہ تھی سخت جرم کے مرتکب کا
اگ نہ پانی گانون مین بند کر دیا جاتا تھا اور وہ جنگل مین تنہا نکال دیا جاتا حقہ
تھا خفیف جرائم قوم کے ساتھہ علانیہ مصالحت ہو جانے پر معاف
کیے جاتے تھے مگر اس صورت مین ضرور تھا کہ مجرم اپنے فرقے
کی دعوت کرے اور چاول کی شراب کثرت سے مہیا کرے —

سنتھالون کی رسمیات

سنتھالون کے درمیان بچپن مین بیاہ دینے کا رواج نہین ہے بلکہ وہ پندرہ سولہ برس کی عمر مین جبکہ خود پسند کرنے کی تمیز حاصل ہوتی ہے بیاہ کرتے ہین شادی کی رسمین ادا ہونے کے بعد لڑکی کے عزیز جلتے انگارے گھر کی اوکھلی مین کوٹ کے پانی سے بجھا دیتے ہین اور یہہ لڑکی کے موجودہ تعلقات منقطع ہونے کی علامت ہے - یہہ لوگ اپنی عورتون کا بہت خیال رکھتے ہین اور سوا اسکے بے اولاد ہونے کے کسی اور صورت مین ایک کے جیتے جی دوسری عورت نہین کرتے سنتھال اپنے مردون کو جلاتے ہین اور کھوپری کے تین ٹکڑے دامودر ندی مین جسکو وہ متبرک جانتے ہین بہا دیتے ہین -

سنتھالون کا مذہب

پس جبکہ ایسے حامی اور مددگار اور ظاہر الشان و شوکت سے کے دیوتاؤن سے جنکی پرستش وید کے رشی کرتے تھے سنتھال محض بے خبر ہین تو ایسا معبود جو قادر مطلق اور رحیم و کریم اور بنی انسان کا حافظ اور ناصر ہو انکے ذہن مین کب آسکتا ہے اہل اسلام اور قوم ہنود نے ان لوگون کو صید کی طرح تعاقب کرکے صحرا گزین کر دیا پس انکے خیال مین نہین آتا

کہ کوئی ایسا بھی ہی کہ قوت اور زور مین ہمسے بڑھکر ہو اور ہمارے
ستانے کا ارادہ نہ کرے چنانچہ ایک مرتبہ کوئی خوش تقریر پادری
اپنے مسیحی خدا کا ذکر کر رہا تھا کہ ایک سنتھال بیساختہ کہنے لگا کہ ارے
دیوتا یا وہ زبردست مجھے نگل جائیگا۔ اونکے گمان مین تمام روے زمین کی
شیاطین خیل ہین جنکی ایذا رسانی سے محفوظ رہنے کے لیے بکریے
اور مرغ اور مرغی سکے نیچے چڑھایا کرتے ہین علاوہ برین بزرگون کی
روحین ندی اور جنگل کے بھوت پلید کوون کے آسیب پہاڑون کے
دیو اور ہزارہا دیگر جنات وغیرہ جو نظر سے غائب رہتے ہین ان سب کا
راضی رکھنا ضروریات سے ہی اونکا عقیدہ ہی کہ یہہ خبیث اکثر گانون
کے پرانے ساکھو کے درختون مین قیام رکھتے ہین بعض قریون کے مثال
باشندے ہر درخت کے چارون طرف ناچتے ہین کہ کہین ایسا نہو کہ
کہ جس درخت مین اونکے خاص گانون کا دیوتا سکونت رکھتا ہو
فروگذاشت ہو جائے۔

سنتھالون کا مختصر بیان

گذشتہ صدی کے آخر تک سنتھال ارد گرد کے ملک مین ہرنی سے
قوت بسری کرتے تھے مگر برٹش عہد مین اونھون نے کاشتکاری کا
پیشہ اختیار کیا اور سنہ ۱۸۳۲ء مین انگریزی افسرون نے پتھرون کے ستون
بطور حدود بندی اس غرض سے نصب کیے کہ ان مین اور ترائی کے باشندون

مین دھرے مینڈے کی نزاع نہو مگر اس عرصے مین بیوپاری یہان آ داخل ہوئے اور یہہ سادہ لوح پہاڑیے اونکے سود کے جال مین پھنس گئے اور چونکہ رشتہ داری کی الفت قوی تھی اپنے عزیز و اقارب کو چھوڑ کے غریب الوطن ہوجانا گوارا نہ کر سکے اور رفتہ رفتہ ان ہندو سود خوارون کے بالکل غلام ہوگئے اور انجام کار یہہ نوبت پہنچی کہ بالعوض قرضہ کے قرضخواہ اونکی فصل کی پیداوار لے لیتے اور اونکے لڑکے بالون سے کام لیتے اور بمشکل تمام پیٹ بھر روٹی دیتے تھے۔ اگر کوئی شخص مرجاتا تو یہہ قرضہ جس سے عمر بھر چھٹکارا ممکن نتھا اوسکی اولاد کے سر پڑتا تھا کیونکہ اونکی غیرت مقتضی اسکی نہین تھی کہ باپ کا قرضہ بیٹا نہ ادا کرے پس ایسا ہوا کہ سنہ ۸[illegible]ء مین تین گانون کے باشندے جنھون نے جنگل کاٹ کے اراضی صاف کی تھی مایوس ہوکر جنگل کو نکل بھاگے اور سنہ ۱۸۵۵ء مین تیس ہزار سنتھال اپنی تیر و کمان لے کلکتہ کو روانہ ہوئے کہ گورنر جنرل صاحب کو اپنی حقیقت حال سے ماہر کرین ابتداے سفر مین تو اونکے درمیان انتظام رہا مگر چونکہ فاصلہ بعید اور کھانے کو پاس نتھا لہذا بھوک کے مارے چوریان کرنے لگے اسپر پولیس کا مقابلہ ہوا غرض ایک ہفتہ کے اندر سب کے سب برملا باغی ہوگئے اس بغاوت کے رفع کرنے مین افسوسناک کشت و خون ہوا انجام کار اونکی تکالیف کی اچھی طرح تحقیقات کی گئی اور ایک سادہ طریقہ انتظام کا ایک برٹش افسر کی نگرانی مین اونکے

واسطے تجویز ہوا اب وہ خوشحال ہین مگر اونکے مزاج مین ایسی وحشت اور وسواس ہی کہ نئی بات سے اندیشہ ناک ہوتے ہین چنانچہ بعضون نے سنہ ۱۸۸۱ع کی مردم شماری رد کرنے کو ہتھیار اوٹھالیے تھے۔

کھاندون کا بیان

اڑیسہ کے کنارے پر ایک بلند سلسلہ کوہ بن سے ڈھکا ہوا ہی اوسپر ایک فرقہ جسکو کھاند (یعنی پہاڑ کے رہنے والے) کہتے ہین آباد ہی اونکا شمار قریب ایک لاکھ آدمیون کے ہی انتظام ملکی کے بارے مین اونکے خیال بالکل قدیم زمانے کے سے ہین ہر خاندان مین باپ سردار ہوتا ہی اوسکے جیتے جی جوان لڑکون کی جدی پونجی نہین ہوتی بلکہ ایک ہی گھر مین مع بیوی بچون کے رہتے ہین اور کھانا گھر کی بڑی بوڑھی پکاتی ہی جسکو سب ایک ساتھ ملکر کھاتے ہین فرقے کا سردار اکثر تو موروثی اور بزرگ خاندان کا بڑا بیٹا ہوتا ہی اور درصورت اوسکے صاحب لیاقت نہونے کے چچا یا چھوٹا بھائی مقرر ہوتا ہی مگر وہ فرقے کے بزرگون کی بغیر صلاح کوئی کام نہین کرتا۔

کھاندون کی لڑائیون اور سزاؤن کا بیان

جبتک کہ انگریزون نے سنہ ۱۸۳۵ع مین بہتر قوانین جاری نہین کیے

تھے کھاندون کے درمیان خون کے جرم کی سزا اس طرح ہوتی تھی کہ مقتول کے عزیزون پر واجب ہوتا تھا کہ قاتل کو قتل کرین یا بطریق خونبہا کے اناج و مویشی لیوین اگر کوئی شخص کسی کے ہاتھہ سے زخمی ہوتا تو ایذا رسان پر ضرر رسیدہ کی پرورش تا حصول صحت لازم آتی تھی مال مسروقہ یا تو واپس کیا جاتا تھا ورنہ اوسکی قیمت دیجاتی تھی اور اگر کسی پر دوبارہ چوری کی علت ثابت ہو جاتی تو وہ شخص قوم سے خارج کر دیا جاتا اس سے بڑھکر سزا اونکے درمیان نہ تھی اور آپس کی نزاع فریقین کے باہم لڑ لینے سے یا دو مسلح گروہون کی خونخوار جنگ و جدل سے یا کھولتے تیل مین ہاتھہ ڈالنے اور گرم لوہے کے چھونے سے یا چیونٹیون کی بل کی مٹی پر یا شیر کے پنجہ یا گوہ کی کھال پر بہ سنجیدگی تمام قسم کھانے سے تصفیہ پاتی تھی — اگر کوئی شخص لاولد مر جاتا تو گانون کے خاص لوگ اوسکی اراضی کو آپس مین تقسیم کر لیتے کیونکہ عورت زمین پر قابض ہونے کی مجاز نہ تھی اور نہ کوئی ایسا فرد مجاز تھا جو اپنی قوت بازو سے اوسکی حفاظت کرنیکے لائق نہو —

کھاندون کی کاشتکاری

کھاندون کے جوتنے بونے کے طریقے کی نسبت یہہ کہہ سکتے ہین کہ وہ غیر آریون کے جاہل فرقون کے خانہ بدوش طریقے اور ہندوؤن

کے معین طریقے کاشت کے ہین ہین ہی نہ تو وہ یہہ کرتے ہین کہ مثل جاہل غیر آریون کے ایک قطعہ جنگل کو جلا کر صاف کیا اور چند فصلین حاصل کرنے کے بعد چھوڑ کر چلے گئے اور دوسرا قطعہ جا صاف کیا اور نہ وہ مثل ہندوں کے پشت در پشت ایک ہی قطعہ اراضی کو جوتا بویا کرتے ہین بلکہ اونکا قاعدہ یہہ ہی کہ جب معلوم ہوا کہ زمین کی طاقت کم ہو چلی تب اوسکو چھوڑ دیتے ہین اور اونکی بعض آبادیون مین یہہ قاعدہ تھا کہ چھ سال کے بعد جگہہ منتقل کی جاتی تھی۔

کھاندون مین بیاہ کا طریقہ

ان لوگون مین بیاہنے کا دستور یہہ ہی کہ ضیافت مین سے دولہن کو جبرا لے بھاگتے ہین بعد ازان لڑکے کا باپ لڑکی کی قیمت دیتا ہی بیشتر طاقت ور لڑکی جو لڑکے سے چند برس بڑی ہو پسند کی جاتی ہی اس طرح پر تیرہ چودھا برس کی عمر مین لڑکی کا اور دس گیارہ برس کی عمر مین لڑکے کا بیاہ ہو جاتا ہی دولہن اپنی سسرال مین جبتک کہ اوسکا کمسن خاوند جوان نہو بطور ٹہلنی کے رہتی ہی اکثر اوقات بیوی کا خاوند پر بہت داب ہوتا ہی اور وہ بیوی کے جیتے جی اوسکی بلا مرضی دوسری عورت نہین کر سکتا

کھاندمو ضعون کے خدمتگار و نکا بیان

سوائے زراعت اور سپہگری کے کل پیشے کھاندون مین معیوب

سمجھے جاتے ہین اور ہر موضع مین کچھہ گھر نیچ قوم کے ہوتے ہین جو اراضی
رکھنے اور لڑائی پر جانے اور پوجا مین شریک ہونے کے مجاز نہین
ہوتے یہہ بیچارے گانون مین ہر طرح کا ناپاک اور ذلیل کام کرتے ہین
اور چمار ہے لوہار کمہار چرواہے کلار انھین لوگون مین سے نسلاً بعد
نسلاً چلے آتے ہین اگرچہ کھاندو اونسے مہربانی سے پیش آتے ہین اور
ہر ضیافت سے اونکو بھی حصہ ملتا ہی مگر اونکا مرتبہ باعتبار ذات کے کبھی
نہین بڑھتا بلکہ ذلیل کے ذلیل رہتے ہین اگر کوئی کھاندو اونکا پیشہ اختیار
کرلیتا ہی تو نہایت ذلیل سمجھا جاتا ہی اور کھاندو اونکا پکایا ہوا کھانا نہین
کھاتے۔ اونکی نسبت یہہ گمان ہی کہ وہ ایک کمتر نسل کے باقیماندہ لوگ
ہین جو کھاندون کی آمد سے پیشتر پہاڑیون پر قابض تھے جبکہ کھاندون
نے آریون کی یورش سے میدانون کو چھوڑ کر اس نواح مین پناہ لی

کھاندون کا انسانکی قربانی کرنا

کھاندون کے بھی مثل سنتھالون کے متعدد دیوتا ہین یعنے
قوم کے دیوتا اور فرقے کے دیوتا اور خاندان کے دیوتا اور علاوہ
برین ہزارہا شیاطین اور خبیث ارواح ہین مگر پرتھوی کا دیوتا اونکا
مہادیو ہی جسکو آفرینش کی ایک مجسم قوت تصور کرتے ہین سال مین
دو مرتبہ یعنے تخم ریزی اور فصل کاٹنے کے زمانے مین اور خاص کر مصیبت

کے وقت پرتھوی کے دیوتا کے لیئے انسان کی قربانی چڑھائی جاتی تھی۔ پس میدان سے کسی کو ترغیب دیکر بھینٹ چڑھانے کے لیئے لانے کی خدمت اون ذلیل فرقون کے جو کھاند کے موضعون سے متعلق تھے سپرد تھی صرف برہمنون اور کھاند کے فرقے کا آدمی بھینٹ نہین چڑھایا جاتا تھا ایک قدیم قاعدے کے موافق ضرور تھا کہ قربانی کی قیمت دیجاوے جب وہ شخص جو بھینٹ کے لیئے تجویز ہوا گانون مین آتا تو قربانی کے دن تک اوسکی ہر خاندان مین بڑی خاطر تواضع ہوتی اور اچھے سے اچھے کھانے کھلائے جاتے بعدہ اوسکو پرتھوی کے دیوتا پر بھینٹ چڑھاتے اور کھاند وقت جانکنی کے اوسکے کان مین چلا چلا کے کہتے تمھکو قیمت دیکر خریدا ہے پس ہمپر گناہ عائد نہین ہوتا اسکے بعد قربانی کا گوشت اور خون موضع کی اراضی مین جابجا تقسیم کر دیا جاتا تھا۔

کھاندون کی حالت برٹش عہد مین

۱۸۳۵ء مین کھاند سرکار برٹش کے احاطہ حکومت مین آئے اور انسان کی قربانیان موقوف ہوئین انکی پہاڑیون مین ہو کر راستے بنے اور میلے مقرر ہوئے۔ برٹش حکام حتی المقدور اونکے دستورون مین مداخلت نہین کرتے ہین اور فی زمانہ کھاند کی قوم خوشحال ہے اور امن و امان سے رہتی ہے۔

غیر آریون کی تین نسلین

اب یہہ امر دریافت طلب ہی کہ یہہ قدیم اور تواریخی زمانے سے بیشتر کے باشندے جنکو آریون نے وقت یورش کے عصر تین ہزار سال سے زیادہ گذرا کہ زمین پر قابض پایا تھا اور جو ہنوز ہند مین جا بجا دیکھنے مین آتے ہین کون ہین۔ اونکے تحریری حالات موجود نہین اور اونکی زبانی روایتون سے بہت کم حال دریافت ہوتا ہی مگر اونکی بولی سے ایسا دریافت ہوتا ہی کہ وہ تین مختلف نسلون سے ہین۔ اول تبتی برہما کے فرقے جو گوشہ شمال اور مشرق سے داخل ہوے اور ہنوز ہمالیہ کے پہلودن پر مقیم ہین دوم کولاری اور ایسا معلوم ہوتا ہی کہ یہہ بھی شمال و مشرق کے درون سے بنگالہ مین آئے یہہ خاص کر اوس سلسلہ کوہ پر جو جنوبی ہند کے میدان مرتفع کے شمال و مشرق کو واقع ہی بستے ہین سوم دراوڑی جو پنجاب مین شاید شمال و مغرب کے درون سے داخل ہوئے اور اب سطح مرتفع کے جنوبی حصے مین جو ہند کے سرے یعنی راس کماری تک ہی بستے ہین۔

غیر آریا کی خصلتین

اکثر تو یہہ لوگ اپنی بات کے سچے اور نمکحلال اور با مروت ہوتے ہین

بشرطیکہ انکے ساتھ اچھی طرح برتاؤ کیا جاوے پہاڑون کے رہنیوالے سپہگری کی اچھی لیاقت رکھتے ہین بلکہ میدانون کے وہ فرقے جنکا شیوہ دزدی ہی ہے تعلیم پانے سے پولیس کا کام بخوبی انجام دیسکتے ہین اوس سپاہ مین جنکے ذریعہ سے دولت انگلشیہ نے ملک دکھن فتح کیا مدراس کی غیر آریا قومین بھرتی تھین اور بعض اون مین سے پلاسی کی جنگ مین جسکے بعد ملک بنگالہ پر انگریزون کا تسلط ہوا موجود تھے بہادر گورکھے کوہ ہمالیہ کی ایک غیر آریا قوم سے ہین انکی پلٹنین ہند کی فوج مین دلاوری کیلیے مشہور ہین اور چند روز ہوے کہ ان لوگون نے افغانستان کی لڑائی مین بڑی ناموری حاصل کی۔

چوتھا باب

قوم آریا کا ہند مین آنا

آریا نسل کا بیان

نہایت قدیم زمانے ہی سے ایک اعلی درجہ کی قوم شمال مغرب کی جانب سے اصلی باشندون کو زک دیکر ہند مین داخل ہونا شروع ہوئی یہہ قوم آریا کی نسل سے تھی برہمن اور راجپوت اور نیز اکثر اونکی اولاد مین ہین اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ اصل مین وسط ایشیا سے آئی تھی

اور اسی مرکز سے چند شاخین مشرق اور چند مغرب کو روانہ ہوئین اور مغرب کی جانب روانہ ہونیوالون مین سے ایک شاخ نے فارس کی سلطنت کی بنا ڈالی اور دوسری نے ایتھنس اور اسپارٹا کے شہر تعمیر کیے اور قوم یونانی کہلائی تیسری نے ملک اٹالیہ مین سات پہاڑیون پر وہ شہر بنایا جو انجام کار شاہانہ روم کے لقب سے مشہور ہوا - اسی نسل کے ایک گروہ نے تواریخی زمانے کے قبل ولایت اسپین آباد کیا جہان اوسنے چاندی کی کانین کھودین اور جب انگلستان کی طرف نظر کیجاتی ہے تو وہان پر بھی ایک آریا نسل کی آبادی درخت کی ڈالیون کی بنی ہوئی ڈونگیون مین مچھلی پکڑتی پائی ۔ کارنوال مین ٹین کی کانین کھودی گئی ہے علاوہ ان شاخون کے جنکا ذکر ہوا آریا نسل کی شاخین وسط ایشیا کے اصلی مرکز سے جو اونکا قدیمی گھر تھا مشرق کی جانب بھی گئین اور انھین مین سے زبردست گروہ ہمالیہ کے درون مین ہو کر پنجاب مین داخل ہوگئے اور تمام ہند مین بالتخصیص برہمن اور راجپوت کے نام سے پھیل گئے

آریون کا یورپ اور ایشیا کی قدیم قومون کو مغلوب کرنا

آریا قوم کی مشرقی اور نیز مغربی شاخ نے اصلی باشندون کو جو اوس سرزمین پر قابض تھے ماتحت کر لیا اور ہر طرح پر اپنی فضیلت و برتری قائم کی - قدیمی تاریخ اقلیم یورپ کی انھین آریا کی نوآبادیون کا تذکرہ ہے جو حسب ذیل

ملد سٹلمن پر واقع تھین – اور عبارت ماڈرن سولیزیشن یعنی زمانہ حال
کی شایستگی اور تہذیب سے انھین مغربی آریون کی شایستگی اور تہذیب
مراد ہے – اسی طرح سے ہندکی تاریخ بھی فقط آریا لوگون کی مشرقی شاخ
کی جو ہندمین آکر بسی حالات کا نام ہے –

آریون کی اصلی وطن مین جو کیفیت تھی اُسکا بیان

ہمین ان اولوالعزم آریون کے ابتدائے زمانہ کا حال جبکہ وہ وسط ایشیا مین
بود و باش رکھتے تھے کچھ معلوم نہین مگر ہان اس قوم کی بعیدالمفارقت
نسلون یعنی اہل یورپ اور اہل ہند کی زبانون مین ایسے الفاظ مشترک پائے
جاتے ہین جس سے اہل علم یہہ نتیجہ نکالتے ہین کہ یہہ قومین ایشیا کے وسیع
سبزہ زارون مین اپنے مویشی لیئے خانہ بدوش پھرتی تھین اور اناج کی
فصل جمع کرنیکے واسطے گاہے عرصہ دراز تک قیام کرتی تھین – انھون
نے اکثر گھریلو جانور رام کر لیئے تھے اور لوہے کے استعمال سے واقف
تھے اور سینے اور بننے کے فنون سے جانتے تھے کپڑے پہنتے اور
پکا ہوا کھانا کھاتے تھے اور ایسے جفاکش تھے جیسے منطقہ معتدلہ
کے رہنے والے ہوتے ہین – اس نسل کی مشرقی اور مغربی شاخون
مین زمانہ دراز تک اپنے اصلی وطن کی سردی کی یادگاری قائم رہی جیسا
ویسے ظاہر ہوا کہ جب آریا شاہ سند کے گرم ملکون مین وارد ہی عمر کی

دعا مانگتے تو بجائے سو برس کے سو جاڑون کے ملتجی ہوتے تھے

یورپ اور ہند کی باتین محض آریا زبان کی اقسام ہین

یونانیون اور رومیون اور انگریزون اور ہندؤون کے آباو اجداد ایشیا مین ایک ہی جگہ رہتے تھے ایک ہی زبان بولتے اور ایک ہی دیوتاؤن کی پرستش کرتے تھے اگرچہ بادی النظر مین یورپ اور ہند کی زبانون مین بہت بڑا فرق معلوم ہوتا ہی مگر وہ ایک ہی ماخذ یعنی آریا کی زبان سے مشتق ہوئی ہین یہہ بات اون الفاظ کی نسبت جو روزمرہ مستعمل ہوتے ہین خاص کر صادق آتی ہی مثلاً وہ الفاظ جو باپ بھائی بہن اور بیوہ کے واسطے استعمال ہوتے ہین آریا کی اکثر زبانون مین متحد ہین خواہ وہ زبان دریاے گنگ خواہ ٹائبر خواہ ٹیمس کے کنارے بولی جاتی ہو چنانچہ لفظ ڈاٹر (بیٹی) جو قریب ان سب زبانون مین آتا ہی ایک سنسکرت لفظ سے جسکے معنی دودھ دوہنے کے ہین مشتق ہوا ہی گویا اس امر کی یادگار ہی کہ اگلے زمانے مین آریا خاندان مین بیٹی ہی دودھ دوہا کرتی تھی —

یورپ اور ہند کے مذہب ایک ہی اصل سے ہین

یورپ اور ہند کے قدیم مذہبون کا ایک ہی ماخذ ہی کیونکہ

کسی قدر اون قصے کہانیون پر مشتمل ہین جو ان قومون کے آبا و اجداد نے جب وہ ایک ساتھ وسط ایشیا مین رہتے تھے سیکھے ہونگے چند وید کے دیوتا یونانیون اور رومیون کے بھی دیوتا تھے اور ہنوز کلکتہ کے برہمن اور انگلستان کے پراٹسٹنٹ اور یورپ کے کاتھلک پادری معبود حقیقی کی اون نامون سے جو قدیم آریا زبان کے لفظ سے مشتق ہوے پرستش کرتے ہین

ہندی آریون کے سفر کی کیفیت

ہند مین آنیوالے آریون کے اپنے وطن مین رہنے اور وہان سے جنوب و مشرق کی سمت سفر کرنیکا حال وید کے گیتون سے بخوبی منکشف ہوتا ہی اگلے گیتون مین کابل مین دریا سندھ کے شمال تک پہونچنے اور پچھلے دریا گنگا تک وارد ہونے کی خبر دیتے ہین اور مشرق کی جانب درمیانی راہ فتحمندی سے طے کرنیکی کیفیت پانسو گیتون مین مفصل پائی جاتی ہی کہ قدم قدم کا حال معلوم ہو سکتا ہی - خطہ پنجاب جو پانچ عمدہ دریاؤن سے سیراب پایا تو اپنا آبائی طریقہ خانہ بدوش چرواہون کا چھوڑ کر پیشہ زراعت مستقل طور پر اختیار کر لیا - وید کے شعرا نے اون دریاؤن کی بہت تعریف کی ہی جو باعث اس انقلاب کا ہوے تھے اور ایسے انقلاب کو ہر قوم کی ترقی معاشرت کا ایک جزو اعظم قرار دینا بیجا نہین بعض اشلوک

اس مضمون کے ہین کہ ای پانی دینے والی سندھ جسکا نام سپت سندھ
مین ہو رہا ہی ہماری عرض قبول کر اور ہمارے بڑے بڑے کھیتون کو
اپنے پانی سے سینچ دے — کوہ ہمالیہ جسکی شاخون کی راہ سے آریا
ہند مین آئے تھے اور جسکے جنوبی دامن مین عرصہ دراز تک بودوباش
کی تھی اونکی یاد سے فراموش ہوا جیسا وید کے شاعرون نے خالق
کی صفت مین اشارہ کیا ہی کہ تو ای معبود جسکی عظمت کی یخ بستہ پہاڑیان
اور سمندر اور آسمانی دریا گواہی دیتے ہین قابل حمد وثنا ہی — پہر آریے
ہند مین بسے تو مگر اپنا وطن انکو ہمیشہ یاد رہا اونکے دیوتاؤن اور پاک
رشیون کے رہنے کی جگہ اور آدمزادون کو خوش کلامی کی قوت آسمان سے
نازل ہونیکا مقام وہی سرزمین تھی اور اونکے معبودون اور سورماؤن کا
سرگ لوک یعنی بہشت ہمالیہ پربت کی بلند چوٹیان تھین جہان مہربان مزاج
اور دلیر ابد الآباد راحت سے رہتے ہین —

رگ وید کا بیان

اول آریون کی جو ملک پنجاب مین شروع مین آباد ہوے رگ وید
ایک مشہور علمی یادگار ہی ان متبرک بھجنون کی تصنیف کا زمانہ معلوم
نہین مگر ہندوؤن کا بلا کسی ثبوت کے یہہ عقیدہ ہی کہ اوسکا وجود
ازلی ہی یا کم سے کم حضرت عیسی کے زمانے سے تین ہزار سال پہلے کا ہی

یعنی اوسکو مرقوم ہوئے قریب پانچہزار سال کا عرصہ ہوا اہل یورپ کے فاضل علم ہیئت کے حساب کے بموجب بتاتے ہین کہ اوسکی تصنیف سن عیسوی سے تخمیناً چودہ سو برس قبل جاری تھی لیکن اوسی علم کے حساب سے تاریخ کاٹ چھٹ جانا بھی ممکن ہی

صرف اس قدر معلوم ہی کہ ویدکا مذہب بودھ مذہب سے جسکا آغاز حضرت عیسی سے پہلے چھٹی صدی مین ہوا بہت پیشتر جاری تھا رگ وید ایک ہزار سترہ مختصر نظمون کا ایک نہایت قدیم مجموعہ ہی جس مین دس ہزار پانسو اسی اشلوک ہین اور سب کا خطاب دیوتاؤن کی جانب ہی ان مضمونون سے آریون کے حالات دریافت ہوتے ہین کہ دریا انڈس کے کنارے متعدد فرقون مین تقسیم ہوکر کبھی آپس مین برسر جنگ ہوتے اور گاہے باہم متفق ہوکر سیاہ فام اصلی باشندون کا مقابلہ کرتے تھے اوس وقت ذات کا اوس معنی مین کہ من بعد سمجھی گئی نام و نشان بھی نہ تھا — ہر گھرانے مین باپ پوجاری کا کام دیتا تھا — اور اسیطرح سردار بھی اپنے فرقے کا بزرگ اور پوجاری سمجھا جاتا تھا مگر البتہ بڑے تیوہارون مین وہ کسی فاضل کو جو مقدس چڑھاون کی اور ایسے رسوم سے خوب واقف ہو منتخب کرتا تھا تاکہ وہ لوگون کی طرف سے قربانی گذرانے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ بادشاہ خود قوم کے اتفاق رائے سے تجویز ہوتا تھا وشپتی کا شاہی لقب جسکے لغوی معنی والی نو آبادان کے ہین

وہی لفظ ہی جو قدیم فارس کی زبان مین وسپیتی اور لیتھوانیا کی زبان مین وائز بیٹس کرکے وسط یورپ مین ہنوز مستعمل ہی۔ عورتون کی بڑی قدر و منزلت تھی اور بعض نہایت عمدہ بھجن شریف زادیون اور شہزادیون کی تصنیفات سے ہین۔ نکاح متبرک سمجھا جاتا تھا۔ میان اور بیوی کا مرتبہ گھر کے انتظام مین مساوی تھا اور دیوتاؤن کی مناجات مین دونون شریک ہوتے تھے بیواؤن کی اپنے خاوندون کی چتا پر بھسم ہونے کی رسم سے کوئی واقف بھی نہ تھا اور ویدکے وہ اشلوک جنسے برہمنون نے بعدہ تاویل کرکے اس رسم کو جائز ٹھہرایا ہی اوسکے خلاف معنی رکھتے ہین وید کا ایک اشلوک سوگن سے یون خطاب کرتا ہی کہ اے عورت اوٹھ اور دنیا کے بیوپار مین شامل ہو ہمارے پاس آ کیونکہ تو نے زوجیت کے فرائض اپنے خاوند کی نسبت خوب ادا کیئے۔

آریون کی شایستگی معاشرت جیسی کہ وید مین پائی جاتی ہی

ویدکے بیان کے موافق آریا کے فرقون مین لوہار کمہار سنار اور نیز بڑھئی نائی اور دیگر کاریگر بھی تھے وہ جنگ کے رتھون پر سوار ہوکر لڑتے اور کارزار مین گھوڑون سے کام لیتے تھے مگر ہنوز

ہاتی رواج مین نہین تھے۔ اونھون نے زراعت کا پیشہ اختیار کیا تھا اور ہل کے ذریعے سے کھیتون کو جوتتے تھے اور گانون اور قصبون مین رہتے تھے مگر اونھون نے اپنا قدیم طریقہ زیست یعنی گلہ وغیرہ لیئے آوارہ پھرنا ہنوز بالکل ترک نہین کیا تھا بلکہ اوس وقت تک اونکی دولت مویشی تھی اور مویشی ہی بالعوض جرمانے کے دی جاتی تھی اور واضح ہو کہ لاطینی زبان مین زر کے لیئے وہی لفظ مستعمل ہی جسکے اصل مین گلے کے معنی تھے اور جنگ کے لیئے جو لفظ وید مین آئے ہین اون مین سے ایک کے لغوی معنی گایون کی خواہش ہی۔ ویدکے آریون کو مثل اس زمانے کے ہندؤون کے گاے کے گوشت سے پرہیز نہ تھا اور ایک طرح کی شراب جو سوم کے پودے سے بنتی تھی پیتے تھے اور یہی گوشت اور شراب اپنے دیوتاؤن پر چڑھاتے تھے اسی طرح پر جون جون اونکے ہموطنون کے تازہ گروہ آتے گئے آریا کی شہزور قوم شمالی ہند مین مشرق کی طرف پھیلتی گئی اور اصلی سیاہ فام باشندون کو یا تو آگے کو ہنکا دیا ورنہ مطیع کر کے اپنا غلام بنایا۔ اونکے نقل مقام کا یہہ طریق تھا کہ جماعت کی جماعت دریا کی ایک گھاٹی سے دوسری کو جاتی تھی اور ہر صاحبخانہ اپنی بیوی بچون اور مویشی کو ساتھ لیئے ہوئے سپاہی و کسان اور پوجاری کی خدمتین ادا کرتا تھا

ویدکے دیوتا

ان بریافرقون کو اپنے دیوتاؤن پر اور خود اپنے اوپر کمال اعتبار تھا اور مثل دیگر فتحیاب قومون کے اونکا عقیدہ یہہ تھا کہ ہم اور ہمارے دیوتا ملک مفتوحہ کے باشندون اور اونکے ذلیل دیوتاؤن سے کہین افضل ہین در حقیقت ایسی ذات خاص پر ایک اعلی درجہ کا بھروسا ہونا قوم کی ترقی کے لیے موجب تحریک اور اعانت عظیم کا ہی اونکے دیوتا یعنی دیو جسکے لغوی معنی چمکنے والون کے ہین اور سنسکرت مادہ دو سے مشتق ہوا ہی جسکے معنی چمکنے کے ہین عالم حدوث کے قواے عظیم تھے وہ آسمان کی دیوش پتر کے سنسکرت نام سے بحیثیت پدر حقیقی کے پرستش کرتے تھے اور رومیون کے درمیان اوسکا نام وائسپٹر یا جوپٹر اور یونانیون مین زیس تھا اونمین آکاش کی بھی بسبب محیط ہی پرستش ہوتی تھی جسکو سنسکرت مین ورن اور لاطینی مین یورنیس اور یونانی مین اورانوس کہتے ہین —

سب سے زیادہ بھجن اندر یعنی ابر کے دیوتا کی شان مین ہین جو مینہ برساتا ہی جسپر پیداوار کی کثرت اور قلت موقوف ہی اور جون جون ان لوگون کو موسمی بارش کی ضرورت کاشت پیشہ زراعت مین تجربہ ہوا اندر ویدکے دیوتاؤن مین اول شمار کیا گیا اسے اندر دیوتا ترقی کرگی

کو نہین سہو سکتے تو کل مخلوقات پر قوت مین غالب ہی۔ اندر کے بعد
اگ کے دیوتا اگنی (لاٹن اگنس) کا مرتبہ باعتبار بھجنون کے شمار
کے دوم تھا اس لحاظ سے کہ وہ دیوتاؤن مین سب سے صغیر سن
اور دولت کا مالک اور عطا کرنیوالا ہی مارت یعنی طوفان کے دیوتا
جنسے چٹان تھرا اٹھتے ہین اور جو بن کو اجاڑتے ہین اعلی نسب اُرشا
یعنی صبح صادق (یونانی الیوس) مثل نو عروس کے انسان پر جلوہ
ہوتی ہی اور ہر ذی حیات کو کام پر چلنے کے لیے جگاتی ہی اَسوِن
یعنی صبح صادق کے تیز رو سوار جو سورج کی پہلی کرنین ہین اور وہ الیان
نور کہلاتی ہین علاوہ انکے سورج (سوریہ) اور ہوا (وایو) اور
روشن یا جب تنخواہ دن (متر) اور پودے سوم کا منشی عرق
جو چڑھاوے کے کام مین آتا ہی اور ڈھیر بہت سے دیوتاؤن کا ذکر
وید مین آیا ہی جو شمار مین تینتیس ہین جن مین سے گیارہ آسمان پر
اور گیارہ زمین پر اور گیارہ کرۂ ہوا مین باحشمت و جلال رہتے ہین

خدا کی ذات کا تصور جو وید سے پیدا ہوتا ہی

آریا لوگ اپنے منور دیوتاؤن کو اپنا ہمدم و ہمراز سمجھتے تھے
اور اونسے جان و مال کی حفاظت کے لیے ایسی قوی امید کے
ساتھ ملتجی ہوتے تھے کہ مدد ملنے مین ہرگز شک نہین مگر با اینہمہ

کائنات کی صنعت اور پوشیدہ رازون پر اون مین وجد کی کیفیت
پیدا ہوئی تھی اور قدرت کی عظمت اور شان اونکی طبیعت مین ایسی
سمائی ہوئی تھی کہ جب وہ اپنے منتور دیوتاؤن مین سے کسی واحد
کی تعریف کرتے ہین تو ایسے محو ہو جاتے ہین کہ غیر کو فراموش کرکے
اوسی کو برحق اور برتر مانکر پرستش کرتے ہین۔ ایسے اشلوک جنمین
ہر دیوتا واحد مطلق کیطرح بیان کیا گیا ہو بہت سے ہین۔ مثلاً ایک
اشلوک اسطرح پر ہے کہ ای اندر تیرے مرتبہ کو نہ انسان اور نہ دیوتا
پہونچتے ہین۔ ایک اور بھجن مین سوم کو آسمان اور زمین کا بادشاہ
اور سب پر غالب کہا ہے۔ ورن کی نسبت بھی یہہ مرقوم ہے کہ تو
کل آسمان اور زمین کا مالک ہے اور سب انسانون اور دیوتاؤن کا
بادشاہ ہے۔ پس اس لحاظ سے چند صاحبان رشی کی نسبت یہہ کہسکتے
ہین کہ وہ ایک خدا کی پرستش کرتے تھے گو کہ وہ خدا سے واحد [illegible]

وید کا ایک بھجن

ازل مین ایک زرین لڑکے کا ظہور ہوا وہی کل کائنات کا یکتا
مالک ہے اوسی سے آسمان اور زمین قائم ہوئے وہ خدا کون ہے
جسکے لیے ہم اپنی قربانیان گذرانین؟ وہی جو زندگی اور طاقت
بخشتا ہے جسکے احکام کو سب معبود دیوتا اطاعت کرتے ہین حیات ابدی

جسکا عکس اور فنا بے مطلق جسکا سایہ ہی وہ خدا کون ہی جسکو ہم اپنی قربانیان گذرانین —

وہی ہی جو اپنی طاقت کے ذریعہ سے جیتی جاگتی دنیا کا بادشاہ ہی وہ ہی جو انسان اور حیوان دونون پر حکومت کرتا ہی — وہ خدا کون ہی جسکو ہم اپنی قربانیان گذرانین —

وہی ہی جسکے ذریعہ سے آسمان روشن اور زمین مستحکم ہی — وہ جسکے ذریعہ سے آسمان ہی نہین بلکہ فلک الافلاک قائم ہو وہ جسنے روشنی اور ہوا کو پیمانے مین ناپا — وہ خدا کون ہی جسکو ہم اپنی قربانیان گذرانین —

وہی ہی جسنے اپنی قوت سے پانی کے بادلون کے اوپر بھی نظر کی —

وہ جو یکتا سب دیوتاؤن کا خدا ہی — وہ خدا کون ہی جسکے لیئے ہم اپنی قربانیان گذرانین —

مُردون کا جلانا

ہند کے اصلی باشندے اپنے مُردون کو سادے پتھر کے مقبرون کے تلے دفناتے تھے مگر آریا کیا ہند اور کیا یونان اور کیا اٹلی مین چتا پر جلاتے تھے —

چند نہایت عمدہ بھجن مُردون کی الوداع کے ہین — مثلاً سدھار

اون قدیم راہون سے وہان کو سدھار جہان ہمارے آبا سدھارے ہین۔ اوسکے جو قدیم الایام ہین اور نیز ملک الموت سے ملاقات ہوتے اب سبھی نقصون سے علیحدہ ہو اور اپنے گھر کی راہ لے کسی جسم سے متصل ہو اور کسی روشن قالب مین در آ۔ اوسکو اونکے پاس جانے دے جنکے لیئے ابد کی نہرین بہتی ہین۔ اوسکو اونکے پاس جانے دے جنھون نے سماوے کے ذریعہ سے فتح حاصل کی ہی اور اوسپر دھیان لگانے سے جو نظرون سے غائب ہی آسمان پر گئے ہین۔ اوسکو اونکے پاس جانے دے جو میدان جنگ مین مشہور ہین اون سورماؤن پاس جنھون نے اپنی جان اورون کے لیئے فدا کی ہی اونکے پاس جنھون نے اپنا مال غریبون کو بخشا ہی۔ مسئلہ تناسخ سے آریا مطلق بیخبر تھے وہ لوگ جو چتا کے گرد حلقہ باندھکر کھڑے ہوتے تھے کمال یقین سے گاتے تھے کہ اونکا عزیز سدھا ایک آرام اور چین کی حالت کو گیا ہی جہان اوسکے عزیز جو پیشتر گئے ہین اوس سے ملین گے

اتھرو وید جو قریب زمانے کی تصنیف ہی اوسکے ایک بھجن کا مضمون یہہ ہی۔ تو آسمان کو ہمارا رہنما ہو کہ ہم اپنی بیویون اور بچون کے ساتھ ہون آسمان مین جہان ہمارے عزیز جسم کی ناتوانیون سے علیحدہ اور لنگ اور عضو کی کجی سے آزاد ہوکر چین مین رہتے ہین تاکہ وہان ہم اپنے والدین اور بچون کو دیکھین۔ خدا کرے پانی

برسانے والی روحین تجھکو عالم بالا پر لیجاوین اور ہوا مین اپنی تیز رفتاری سے تجھکو ٹھنڈا کرین اور تجھپر اوس چھڑکین - اوسکا ہادی ہوا اور اوسکو لیجا اور ادراک اور حواس سے صحیح و سالم اوسکو راستبازون کے عالم مین پوہنچا - نازائیدہ روح کو اوس تاریک اور ناپیدا کنار گہرائی مین ہوکر جو اوسکے گرد محیط ہی آسمان پر چڑھا لیجا - اوسکے قدمون کو جو گناہ سے آلودہ ہین صاف کر تاکہ وہ پاک قدمون سے عالم بالا کو جاوے تاریکی سے پار ہوکر نازائیدہ روح ادہر اودہر حیرت سے نظر کرتی ہوئی آسمان کو جاوے -

زمانہ قدیم کی تصنیفات متعلق وید

جس طرح زمانہ گذرتا گیا قدیم مجموعہ بھجنون کا یعنی رگ وید کافی متصور ہوا لہذا تین اور عبادت کی کتابین بڑہادی گئین اور اسطرح چار وید جمع ہوئے - لفظ وید اوسی مادہ سے مشتق ہوا ہی جس سے لاطن لفظ ودیری یعنی دیکھنا اور یونانی لفظ فیدو یا آیدا یعنی مین جانتا ہون اور انگریزی لفظ وژدم یا وٹ نکلا ہی -

برہمن اس امر کی تلقین کرتے ہین کہ وید الہام الہی سے ہی اور یہ کہ وہ حرف بحرف خدا کی دانش ہی - پہلا رگ وید یعنی خالص بھجن دوسرا سام وید جو رگ وید کے بھجنون سے

سوم کی قربانی ہین استعمال ہونے کے لئے جمع کیا گیا تیسرا یجر وید جسمین نہ صرف رگ وید کے بھجن ہین بلکہ چند جملہ نثر کے ہین جو سب بھی قربانیون ہین مستعمل ہونے کی نظر سے بنائے گئے اور وہ دو نسخون مین جنکو سیاہ اور سفید یجر کہتے ہین منقسم ہین۔ چوتھا اتھر وید قریب زمانے کے بھجنون سے جو رگ وید کے تتمہ ہین اور دیگر نظمون سے تالیف کیا گیا ہے۔

برہمن کا بیان

چار ویدون مین سے ہر ایک کے ساتھ اور تصنیفات نثر جنکو برہمنہ کہتے ہین اس غرض سے متعلق کی گئین ہین کہ قربانیون کا طریقہ اور پجاریون کی خدمت بیان کرین مثل چار ویدون کے برہمنہ بھی کلام الٰہی سمجھی جاتی ہین۔ ہندوون کے الہامی نوشتے وید اور برہمنہ پر مشتمل ہین اور انکو سرتی یعنی وہ جو خدا سے سنا گیا کہتے ہین۔ پس ویدون کو انکے الہامی زبور اور برہمنہ کو مجموعہ الہیات سمجھنا چاہیئے۔ بعد ازان سوتر یعنی اقوال جو معنی جو قواعد اور رسمیات سے متعلق ہین مشتہر کیے گئے۔ اور ان کے بعد اپنشد جن مین خدا اور روح کا بیان ہے تصنیف ہوئے اور ان یعنی بن کے گوشہ نشینون کے لیئے رسالے۔ اور ایک عہد درا

کے بعد پُران یعنی قدیم روایتین تصنیف ہوئین - مگر یہہ سب جنکا آخر مین ذکر ہوا مثل وید کے الہامی یا سُرتی یعنی وہ جو خدا سے سُنا گیا نہین تصور ہوتی تھین بلکہ صرف متبرک روایتین سمجھی جاتی تھین جنکو سمرتی (یعنی قابل یاد رکھنے کے) کہتے ہین -

چار ذاتون کا قائم ہونا

اس عرصے مین چارون ذاتون کا ظہور ہوا - آریون کی قدیم بستیون مین جو پنجاب کے پانچ دریاؤن کے درمیان واقع تھین یہہ قاعدہ تھا کہ ہر صاحبخانہ کسان اور سپاہی اور پوجاری کا کام دیتا تھا چونکہ رفتہ رفتہ ایسا ہوا کہ بڑی قربانیون کے ادا کے رسم کے واسطے بادشاہ چند ہی خاندان کے لوگون کو جنھون نے خواہ وید تصنیف کیئے تھے یا انکو برزبان یاد کر لیا تھا ہمیشہ منتخب کرتے تھے پس غالبًا اسطرح پر پوجاریون کا ایک علحدہ فرقہ ہوگیا اور جون جون زیادہ ملک پر آریون کا تسلط ہوتا گیا اقبالمند سپاہیون کو اورون کی نسبت زیادہ حصہ اراضی کا ملا جسکی کاشت مغلوب شدہ غیر آریا فرقون سے کراتے تھے اس طرح پر چار ذاتون کی بنا پڑی اول پوجاری یا برہمن - دوسرے سپاہی یا بادشاہ کے رفیق جو اوسکے ہمرکاب لڑتے اور راجپوت یا چھتری

کہلاتے تھے جسکے لغوی معنی شاہی نسل والے ہین تیسرے کاشتکار جو ویش کے قدیم نام سے مشہور تھے۔ لفظ ویش مادہ وش سے ہی اور وید کے زمانے مین قوم کی قوم اس نام سے کہلاتی تھی چوتھے شودر یعنی غیر آریا مفتوح فرقے جو غلام کر لیے گئے تھے پہلے تین ذاتین آریا کی نسل سے تھین اور دویج یعنی دو جنمون کے معزز نام سے مشہور تھین وہ قربانیون مین شریک ہونے کی مجاز سمجھی جاتی تھین اور انھین منتر دیوتاؤن کی پرستش کرنی تھین شودر وید مین سیاہ نسل غلامون کے گروہ کہلاتے ہین اور تاکہ وہ اپنے آریا فتحیابون سے تمیز کیے جاوین اونکے لیے یک جنمہ کا لقب اور دیگر تحقیر کے کلمات لکھے ہین وہ قوم کی مذہبی قربانیون مین یا بعد کی ضیافتون مین شریک ہونے کے مجاز نہ تھے اور نہ وہ اپنی ذلیل حالت سے کسی اعلیٰ تر حالت کو پہنچ سکتے تھے بلکہ اون سے کھیتون مین سخت محنت لیجاتی تھی اور گانون کے باشندون کا کل کمین کام انھین سے متعلق تھا۔

برہمنون کی فضیلت کا قائم ہونا

برہمن یا پوجاری صدر مرتبہ کا دعویٰ رکھتے ہین لیکن ایسا معلوم ہوتا ہی کہ اون مین اور چھتریون مین جو ایک جنگ آور قوم تھی بہت لڑ

تک جھگڑا رہا تب اونکو یہہ منصب زمرتبہ اہل ہند پر نصیب ہوا اور ابتدا
اس تعلیم کے ذریعے سے کہ یہہ مرتبہ اونکو خدا سے عطا ہوا ہی وہ
اوسپر مستقل ہو گئے اونکا دعوی ہی کہ دنیا کی ابتدا مین برہمن خالق
کے منہہ سے اور چھتری اوسکی باہون سے اور ویش اوسکے پیٹ
یا جانگھون سے اور شودر اوسکے پیرون سے نکلے ہین ایک معنی
کرکے تو یہہ افسانہ صحیح معلوم ہوتا ہی کیونکہ برہمن درحقیقت اہل ہند
کی قوت ذہنی تھے اور چھتری اونکے قوت بازو اور ویش پر غلہ پیدا
کرنا موقوف تھا اور شودر اونکے پامال شدہ غلام تھے بہرحال
جب برہمنون کی طاقت مستحکم ہوئی تو اونھون نے اوسکا استعمال
دانشمندی سے کیا ویسے کہ انکے نزدیک اونکو اس امر کا لحاظ تھا
کہ اگر معاملہ دین مین فضیلت چاہیئے تو دنیوی شان و شوکت ترک
کرنا ضرور ہی اور چونکہ وہ پوجاریون کی خدمت کے دعوی دار تھے لہذا
وہ منصب شاہی سے مطلق دست بردار ہوئے اور اپنے تئین قناعت
کی کہ وہ پرم ایشور کی طرف سے قوم کے ہادی اور بادشاہون کے
مشیر ہین لہذا خود بادشاہ نہین ہو سکتے — جیسا کہ شودر پر خدمتگاری
اور ویش پر کاشتکاری اور حرفتگری واجب تھی اسیطرح ملک کے
دشمنون سے مجادلہ کرنا چھتریون کا کام تھا اور قوم کے دیوتاؤن کو
راضی رکھنا برہمن کی خدمت تھی —

برہمن کی زندگی کے مدارج

برہمنون کے لیئے روزمرہ کی خدمت اور دینی رسومات کا ادا
کرنا اور کتابون کا مطالعہ معین تھا بلکہ یون کہا جانا چاہیئے کہ تعلیم
اور تادیب کی نظر سے اونکی زندگی چار درجون مین جو ایک دوسرے
سے از بس مختلف ہین اور جسکا بیان توضیح کے ساتھ ہوا ہے تقسیم
کی گئی تھی - اونکی مذہبی زندگی کی ابتدا پیدائش سے نہین بلکہ اوس
وقت سے شمار کرنا چاہیئے جبکہ وہ ایام طفولیت کے آخر مین جنیو
سے جو دوجنمون کی علامت ہے ممتاز کیئے جاتے تھے - شباب اور شروع
جوانی مین الہامی نوشتون کو کسی بزرگ برہمن کی مدد سے حفظ کرنا
اور پاک اگنی کی حفاظت اور اپنے گرو کی خدمت اونپر واجب ہوتی تھی
عرصہ دراز مین تحصیل علم سے فارغ ہوکر برہمن اپنی زیست کے دوسرے
درجے مین داخل ہوتا اور بیاہ کرکے معاملۂ خانہ داری مین مشغول ہوتا
تھا - جبکہ اوسکو دنیا کے نشیب و فراز کا تجربہ حاصل ہوتا اور لڑکے
بالے بھی اوسکے سن بلوغ کو پہونچ جاتے تب زندگی کے تیسرے
حصے مین جنگل مین گوشہ نشینی اختیار کرتا اور جڑی بوٹی پر گذر کرکے اپنے
مذہبی فرائض زیادہ سختی کے ساتھ ادا کرتا تھا - چوتھا درجہ زہد و
پرہیز اور فقیری مین بسر ہوتا اسوقت برہمن مطلق تارک الدنیا ہوکر وہ باطنی

مرتبہ حاصل کرنے کی کوشش کرتا جس مین جسم کی خواہشون اور دنیا کی راحت و رنج سے مستغنی ہوکر صرف فنا فی اللہ ہونے پر دھیان ہوتا ہے اس حالت مین برہمن وہی کھاتا جو اوسکو بلا مانگے ملتا اور ایک دن سے زیادہ کسی گانون مین نہین رہتا تاکہ ایسا نہو کہ دنیا کی لغویات اوسکے دل مین جگہہ پائین اور باقی زندگی نہ شراب پینا اور نہ عمدہ کھانا کھاتا بلکہ نفس کشی اور سخت پرہیزگاری مین گذرانتا تھا جنگ وجدل سے علیحدہ ہوکر ہمیشہ مطالعہ اور مراقبے مین مستغرق رہتا کیونکہ اوسکا کام عبادت تھا نہ لڑائی ۔ ایک برہمن رشی کا قول ہے یہہ دنیا کیا ہے؟ وہ مثل ایک درخت کی ڈال کے ہے جسپر چڑیا رات کو بسیرا لیتی اور صبح کو اڑجاتی ہے ۔

اس زمانے کے برہمن

بیان مسطورہ بالا سے واضح ہے کہ دنیا کی ابتدائی تواریخ مین برہمن ایک ایسی جماعت کے لوگ تھے جنکا دستور العمل مخصوص نفس کشی اور نفس کی تہذیب کے مقولون پر مشتمل تھا پس فی زمانا کے برہمنون کو عرصہ تین ہزار سال کی موروثی تعلیم اور پرہیزگاری کا نتیجہ سمجھنا چاہیے جس سے ایک خاص قسم کے لوگ پیدا ہوگئے جو گرد و نواح کے باشندون سے صاف تمیز کیے جا سکتے ہین جنکے

وہ لوگ بھی جو چند روز کے لیئے ہند کی سیر کو آتے ہین برہمنون
کو راجپوت یعنی آریا کی جنگ آور نسل سے جو قوی ہیکل اور سانولے
اور آرام طلب ہوتے ہین اور نیز سیاہ فام اور فربہ لب اور چپٹی
ناک والے اشودرون سے جنکے جسم کوتاہ اور سر گول ہوتے ہین صاف
پہچان سکتے ہین برہمن کا ڈیل ڈول ان دونون سے علحدہ ہوتا ہی
اوسکا قد کشیدہ اور جسم چھریرہ ناک اور ہونٹ گویا سانچے مین ڈھلے
ہوئے رنگت صاف پیشانی بلند اور کھوپری گونہ ناریل کی شکل کی
ہوتی ہی۔ بیان مسطورۂ ایسے شخص کی جسکی ذات مرکز تہذیب ہو
تصویر ہی۔ وہ ایک ایسے فرقے کی نظیر ہی جسنے ملک کی حکومت
نہ ہتھیارون کے ذریعے سے بلکہ موروثی تہذیب اور پرہیزگاری کی قوت
سے حاصل کی ہو۔ ہند کی سرزمین مین ایک کے بعد دوسری
نسل آئی اور گئی اور شاہی خاندانون کا عروج اور زوال ہوا
مختلف دین کل ملک مین پھیلے اور پھر معدوم ہوئے مگر برہمنون کی
حکومت مین تواریخی زمانے سے ابتک سر مو فرق نہین آیا اور برہمنون کا
اثر اور داب لوگون پر بیحد ہی اور وہ اونکی اطاعت اور فرمانبرداری
کرتے ہین اور غیر قومون مین بھی برہمن ہند کے باشندون
مین عمدہ سمجھا جاتا ہی۔ حق تو یہہ ہی کہ منفعت جو لوگون کو برہمنون سے
حاصل ہوئی وہی بہت کچھ اونکے صاحب مرتبہ ہو جانے کا باعث ہوئی ہی

اپنے آریا ہم وطنوں کے لیئے اونھوں نے ایک عمدہ زبان اور علم ادب وضع کیا۔ پس برہمن اپنی قوم کے نہ صرف پوجاری اور حکما بلکہ شارع اور فاضل اور شاعر بھی تھے۔ اصلی باشندوں پر جو جنگل اور پہاڑوں مین رہتے تھے برہمنوں کا اثر اور زیادہ نمایاں ہوا کیونکہ ان اگلے زمانے کے غیر مہذب قوموں کو اونھوں نے دیوتاؤن سے اور دھاتون کے استعمال سے آگاہ کیا جن سے وہ پیشتر بیخبر تھے۔

برہمنوں کا علم الہیات

رفتہ رفتہ برہمنون پر یہہ بات ثابت ہوگیئی کہ قدیم دیوتا جنکا ذکر ویدکے بھجنون مین آیا ہے در اصل وجود مطلق نہین بلکہ شاعرانہ افسانے ہین کیونکہ جب اونھون نے امر مذکور پر تامل کیا تو معلوم ہوا کہ سورج اور بخارات آبی اور محیط اکاش اور ہوا اور صبح صادق ہر ایک بذات خود اور جدا جدا آفریدگار عالم ہو نہین سکتا بلکہ سب کا ایک علت اولی سے برآمد ہونا ضرور ہے لیکن چونکہ اونھون نے ویدکے دیوتاؤن کو علانیہ ترک کر کے جاہل فرقون کو بیزار کرنا مصلحت نہ سمجھا لہذا ویدکے منور دیوتا خالق کی قدرت کاملہ کے پاکیزہ مظہر تصور کیئے گئے اور برہمن خوش اسلوبی سے

اونکے لیے قربانیان گذرانتے رہے مگر وسینے سمجھتے اور قوم مین خدا
کی وحدت کی تلقین کرتے تھے۔ عوام الناس بدستور چار ذات
اور چار وید اور متعدد دیوتاؤن کے معتقد رہے مگر برہمنون مین
اعلی درجے کے فکر کرنے والے تسلیم کرتے تھے کہ ابتدا مین
ایک ہی ذات اور ایکہی وید اور ایکہی خدا تھا۔

مسئلہ تثلیث اہل ہنود

قدیم ہنود دیوتاؤن کے خیال سے جو ویدون مین بکثرت ملاحظہ
پائے جاتے ہین خدائے واحد کا تصور پیدا ہوا اور اس تصور نے
تین پاک صورتون مین ظہور پکڑا یعنی برہمہ خالق بشن حافظ
اور شیو فنیست اور نابود اور پھر موجود کرنے والا ان مین سے
ہر ایک کا مصداق وید کے دیوتا پائے جاتے ہین اور وہ ہنوز
اہل ہنود کی تثلیث کے تین اقانیم موجود ہین۔ برہمہ (خالق)
کی جو اس تثلیث کا پہلا اقنوم ہے کبھی پرستش ہوتی تھی
کیونکہ اوسکی ذات کا تصور ازبس ادق ہے بشن جو اس تثلیث کا
اقنوم ثانی ہی زیادہ کارآمد اور حسب دلخواہ دیوتا تھا اور اوسکی نسبت
بیان کیا گیا ہے کہ وہ دس مرتبہ آسمان سے نازل ہوکر زمین پر
بودوباش کی یہ بشن کے دس اوتار کہلاتے ہین شیو جو تثلیث کا

اقنوم ثالث ہی او سکا ظہور نیست او رنابود او ر بحال کر نیوالے کی حیثیت مین ہوا ہی او اس لیئے ایماندار کی نظرون مین موت محض ایک تبدیل حالت اور ایک زندگی جدید مین داخل ہونا معلوم ہوتی ہی یہ تینون اور شیو مر د عورت کی صورت مین فی زمانا اہل ہنود کے معبود ہین

برہمنون کا علم حکمت

برہمنون نے جسطرح پر کہ مذکور ہوا اہل ہند کے لیئے ایک دین قائم کیا بعد ازان اونھون نے کم سے کم حضرت عیسیٰ کی پیدائش سے پانسو برس پیشتر ایک طریقہ علم حکمت کا اختراع کیا اور اوسکے مسائل چھہ درشن (فرقون) مین ترتیب دیئے علاوہ برین دیگر علوم بھی اونکے خاص ایجاد کیئے ہوئے تھے - زبان سنسکرت کے قواعد جسکو پانن نے تخمیناً تین سو پچاس برس حضرت عیسیٰ کے پیشتر تالیف کیا ہنوز تحصیل زبان کے لیئے بنا سمجھے جاتے ہین اس معاملہ مین برہمن رومیون اور یونانیون بلکہ یورپ کے ہر قوم سے جسکا شمار آخر صدی تک کیا جاسکتا ہی سبقت لے گئے سنسکرت یعنی زبان کامل صرف فاضلون کی زبان تھی اور عوام لوگ اسی زبان کی بھاکھا جو آسان تھی اور جسکو پراکرت کہتے ہین بولتے تھے اور دیگر کل طرح کی بھاکھا جو فی زمانا ہند مین بولی جاتی ہین اسی قدیم پراکرت زبان سے نکلی ہین مگر برہمن ہمیشہ

سنسکرت مین لکھتے پڑھتے تھے اور امتداد زمانہ مین وہ ایک غیر مروج زبان ہوگئی جس سے عوام ناواقف تھے بس صرف برہمن ہی مقدس کتابون کو پڑھ سکتے یا جدید کتابین تصنیف کرسکتے تھے اور اسطرح ہند کا علم صرف انھین لوگون مین رہگیا۔

ہند کا علم ادب

حضرت عیسیٰ کی پیدایش سے ڈھائی سو برس پیشتر ہند مین دو قسم کے حروف تہجی یا تحریر کی علامتین مستعمل تھین بہرحال اپنے علم دینیات کو بنسبت تحریر کے ذریعہ حافظہ کے قائم رکھنا برہمن زیادہ پسند کرتے تھے اون برہمنون پر جو دین کے پابند تھے علاوہ وید کے چند اور کتابون کا حفظ کرنا واجب تھا اور اسمین چندان دشواری نہ ہوتی تھی کیونکہ اونکے علم ادب کی کتابین اکثر نظم (اشلوک) مین ہین۔ نہایت قدیم زمانہ مین ویدکی تصنیف کے بعد ایک سلیس طرح کی نثر جو سادی اور پرمعنی تھی مروج ہوئی لیکن عرصہ دو ہزار سال سے زیادہ ہوا کہ برہمن ہمیشہ نظم مین انشاپردازی کرتے رہے ہین لہذا نثر لکھنا ہند سے جاتا رہا۔

برہمنون کا علم ہیات

برہمنون نے اجرام فلکی کی حرکات پر سالانہ قربانیون کی صحیح تاریخ

دریافت کرنے کی غرض سے توجہ کی تھی اور تین ہزار سال سے زیادہ
عرصہ گذرا کہ وید کے شاعرون نے سال شمسی کا حساب کسقدر صحیح
برتا اور اوسکو تین سو ساٹھ دن مین تقسیم کیا اور ہر پانچ سال شمسی کے عرصہ کے
بعد ایک لوند کا مہینا زیادہ کیا تاکہ فی سال کے سوا پانچ ٹھیک کل دن کا حساب
صحیح بیٹھ جاوے - برہمن چاند کی ہیئتون اور ستارون کی گردشون
او منطقۃ البروج سے واقف تھے اور قبل یونانیون کے ہند مین آنے
کے یعنی حضرت عیسی سے تین سو ستائیس برس پیشتر علم ہیأت مین بہت
ترقی کی تھی اونکو ان نوواردون سے بھی علم تحصیل کرنے مین عار نہ تھی اور
اونکے علم ہیأت کے پانچ طریقون مین سے ایک مدون ملک یعنی
علم یونانی کہلاتا ہے مگر رفتہ رفتہ اہل ہنود اس معاملے مین یونانیون
سے سبقت لے گئے - برہمنون کے علم ہیأت دانی کی شہرت مغرب کی
سمت کو پھیلی اور تخمیناً سنہ ۸۰۰ع مین اونکی کتابین عربی مین ترجمہ کی گئین اور
اس طرح یورپ مین پہونچین - جب مسلمانون نے سنہ ۱۰۰۰ع مین
ہند پر یورش کرنا شروع کیا اوس وقت سے برہمنون کا علم معرض
زوال مین آگیا تاہم ہند مین وقتاً فوقتاً نامور ہیأت دان ہوتے رہے
اور اونکے آکاش لوچن یعنی رصد ہنوز بنارس اور دیگر مقامون
مین دیکھنے مین آتے ہین - چنانچہ راجہ جی سنگھ نے جو ایک ہندی
ہیأت دان تھا ستارون کی ایسی فہرست مین جو فرانسیسی علم ہیأت دان

دی لاہائر نے سنہ ۱۸۱۲ عیسوی میں شائع کی تھی اصلاح دی۔

برہمنوں کا علم طب

برہمنوں نے ایک قاعدہ علم طب کا بھی اپنے واسطے ایجاد کیا جیسا کہ اونکو سالانہ تیوہاروں کی تاریخ قائم کرنے کے لیے اجرام فلکی کی حرکات پر غور کرنے کی ضرورت ہوئی اسی طرح پر قربانیوں کے لیے جانوروں کے کاٹنے میں علم تشریح کی بنا پڑی کیونکہ مختلف دیوتاؤں کو مختلف حصے چڑھائے جاتے تھے وہ علم طب کو آیوروید یعنی وہی سماوی جسکا انکشاف آخر زمانے میں ہوا کہتے تھے۔ قدیم زمانے کے برہمنوں کو جانوروں کی لاشوں کے چیرنے پھاڑنے میں پرہیز نہ تھا اگرچہ وہ طالب علموں کو بجائے جانوروں کے موم کی تہ چڑھے ہوئے تختے اور پودھوں کے تنوں پر بھی فن جراحی کا عمل سکھایا کرتے تھے۔ بودھ مذہب کے بادشاہوں نے شفاخانے جو سراسر ہند میں انسان اور حیوان کے لیے قائم کیے اون سے بیماریوں کی تشخیص اور علاج معلوم کرنے کا بہت موقع ملا برہمنوں نے علم طب میں یونانیوں سے کچھ حاصل نہیں کیا بلکہ اونکو بہت کچھ سکھا دیا اور سنسکرت سے جو کتابیں قریب سنہ ۸۰۰ء میں ترجمہ ہوئیں اونہیں پر عربستان کے علم طب کی بنا پڑی اور سترھویں صدی تک یورپ کے اطبا غ

والون کے اصول پر چلتے تھے اور اہل یورپ کی طب کی کتابین جو مڈل ایجز مین تصنیف ہوئین اون مین ہندی طبیب چرک نامی کے اقوال کا جسکا زمانہ حضرت عیسیٰ سے پیشتر ہوا ابتک حوالہ دیا ہے

اہل ہنود مین علم طب کا زوال

چونکہ سن عیسوی ۴۰۰ سے لیکر سن ایکہزار عیسوی تک بتدریج یہہ واقعہ ظہور مین آیا بودھون کے مذہب کے بجاے برہمنی مذہب جیسا کہ فی زمانہ رایج ہے قایم ہوا اور ذات کی پابندی زیادہ سختی سے عمل مین آگئی پس برہمن خون اور سڑی گلی چیزون سے زیادہ اجتناب کرنے لگے اور پیشہ طبابت ویدون پر جو ایک کمتر ذات کے لوگ تھے اور برہمن باپ اور ویش فرقہ (کاشتکاران) ماں سے پیدا ہوئے تھے چھوڑ دیا گیا اور رفتہ رفتہ یہہ لوگ بھی مردار شے کے چھونے اور ان عملون سے جو علم تشریح سیکھنے کے لیئے بیل وغیرہ کی لاش پر ہوا کرتے تھے اور جسپر فن جراحی کا آنا موقوف ہے پرہیز کرنے لگے - بودھ مذہب کے زوال پر دار الشفاؤن کا موقوف ہونا بھی ہند کے علم طب کے نقصان عظیم کا باعث ہوا ہوگا - سنہ ۱۰۰۰ع مین جبکہ مسلمانون کا تسلط ہند پر شروع ہوا ایک نئے قاعدے پر چلنے والے طبیبون کا ظہور ہوا جنھون نے سنسکرت

مختصر تاریخ اہل ہند

حصہ اول

ترجمہ کتاب جناب آنریبل ڈاکٹر ڈبلو ڈبلو ہنٹر صاحب بہادر

جسکو

حسب الحکم جناب معلم العلما و افضل الفضلا آر ٹی ایچ گرفتہ صاحب بہادر ایم اے
ڈائرکٹر پبلک انسٹرکشن ممالک مغربی و شمالی واودھ ایچ آر ولیم صاحب
ہیڈ ماسٹر ہائی اسکول شاہجہانپور نے اردو مین ترجمہ کیا

سنہ ۱۸۸۴ع

گورنمنٹ پریس الہ آباد مین طبع ہوئی

1st Edition 20,000 Copies,
Price per Copy, 5 Annas

اول دفعہ ۲۰۰۰۰ جلد
قیمت فی جلد ۵

کے عمدہ زمانے کی کتابون کے عربی ترجمون سے علم حاصل کیا
تھا اور اہل اسلام کے بادشاہون اور امیرون مین سوا ے ان
مسلمان طبیبون یا حکیمون کے کسی اور معالج کی قدر و منزلت نہی
رفتہ رفتہ ہنود کے علم طب کا زوال یہانتک پونہچا کہ انکا کار و اسکا
عمل گانون کے کبیراج مین رہ گیا جسکی واقفیت سنسکرت کے چند
بے ربط مقولون اور ادویات کی کارآمد فہرست پر محدود ہی اور وہ علاج
مین گنڈے تعویذ اور لنگھان کا بھی استعمال کرتا ہی مگر فی زمانا
ہندو طالب علم سرکاری میڈیکل کالجون مین کثرت سے داخل ہوتے
ہین اور اس ذریعے سے علم طب کو پھر رونق ہوتی جاتی ہی۔

ہند کا علم موسیقی

برہمن خاص اپنا ایجاد کیا ہوا فن موسیقی بھی رکھتے تھے
سات سُر جو اونھون نے حضرت عیسیٰ کی پیدایش کے کم سے کم
چار صدی قبل ایجاد کیے تھے فارس سے عربستان مین
اور وہان سے یورپ کے علم موسیقی مین گیارہوین صدی
مین داخل ہوئے مگر ہندو فن اسلام کے عہد سلطنت مین زوال مین
آگیا۔ اوسکی پیچیدہ راگنیان اور بہت سے ادنی تال و سُر اہل
یورپ کے کانون کو جو طرز رنگیر کے عادی ہین بھلے معلوم

نہین ہوئے مگر اوسکا ڈھنگ نرالا ہی اور اوسکی تحقیقات اہل علم کے لیئے لطف سے خالی نہوگی زمانہ موجودہ مین چنانچہ شریعت ہندوستانیون کی کوشش سے فن موسیقی مین کمال ترقی ہوتی ہی اور اوسکے سرون سے لکھوکہا ہند کی رعایا محظوظ ہوتی ہی۔

برہمنون کی شریعت

برہمنون کی شریعت اونکے دین کا ایک جزو تھی اور اونکے قدیم قوانین کی کتابین اقوال خانہ داری (گریہہ سوتر) کہلاتی تھین اور حضرت عیسیٰ سے قریب سات سو برس پیشتر تصنیف ہوئی تھین اور شمالی ہند کے برہمنون کی رسمیات اور عہد ہنود کے مجموعہ قوانین مین تخمیناً پانسو برس حضرت عیسیٰ سے پیشتر جمع کیئے گئے تھے ایک اور مجموعہ قانون جو یاگیاولکیہ کے نام سے مشہور ہی شاید حضرت عیسیٰ کے دو سو برس بعد تالیف ہوا۔ کل مجموعہ قوانین مذکور اور تفسیرین جا بجا اونپر لکھی گئی ہین آج کے دن تک اہل ہنود کے خاندانون مین دستور العمل سمجھی جاتی ہین ان مجموعون مین شریعت کو تین شاخون مین تقسیم کیا ہی۔ اول خانگی اور ملکی حقوق اور واجبات۔ دوم عدل و انصاف سوم دینی طہارت اور پرائشچت علاوہ اسکے انمین بہت سے قواعد بیاہ اور وراثت اور کھانے پینے کے بھی مندرج

ہین - ان قوانین مین ذاتون کے علیحدہ رکھنے کی غرض سے اکثر مین شادی بیاہ کرنے اور ساتھ کھانے پینے کی امتناع آئی ہے - اہل ہنود مجموعون قوانین مذکور کو بمنزلہ وحی کے جانتے تھے اور چونکہ برہمن قدیم ہند کے تہذیب سکھانے والے تھے لہذا اونکی اشاعت اونسے متعلق تھی لیکن ان مجموعون مین دراصل برہمنون کی صرف شمالی مملکتون کے قواعد مندرج ہین اور ہند کی کل قومون سے متعلق نہین - ہندؤن کے نامی دھرم شاستری اس بات پر متفق ہین کہ ہند کے مختلف ملکون کے مراسم کا لحاظ رکھنا بہت ضروری ہی اور اس طرح پر وہ غیر آریا قومونکے آئین اور دستور کی بھی رعایت کرتے ہین مثلاً برہمنون کے درمیان ایک عورت کا دو خاوند کرنا سخت بیحیائی کی بات سمجھی جاتی ہی مگر جنوبی ہند کے نائرون اور دیگر غیر آریا قومون مین اوسکا رواج ہی اور لہذا قانوناً جائز ہی - اور وراثت کے قواعد بھی اسی اصول پر مبنی ہین -

برہمنون کا نظم

برہمن نہ صرف مقدس کتابون کے محافظ اور اہل ہنود کے حکما اور فاضل اور شارع بلکہ اونکے شاعر بھی تھے - اونھون نے کوئی تاریخ نہین لکھی مگر قدیم لڑائیون کے بیان اور آریا سوربائن

کے حالات نظم مین قلمبند کیے ہین ۔ ان رزم نامون مین
مہابھارت اور راماین نہایت مشہور ہین پہلے مین
دہلی کے راجاؤن کے حالات تاریخی اور دوسرے مین جنوبی
ہند پر آریون کی یورش بیان کی گئی ہے ۔

مہابھارت کا بیان

مہابھارت ہند کے افسانون کا ایک ضخیم مجموعہ نظم ہے ان
مین سے بعض قدامت مین وید کے بھجنون کی برابر ہین ۔ اصل واقع اسکے
حالات حضرت عیسی کی پیدایش سے بارہ سو برس پہلے ہی
بہل کے ہین مگر اس صورت مین جس مین ہم اونھین فی زمانہ پاتے
ہین شاید ہزار سال بعد تک مرتب ہوتے رہے ہونگے مہابھارت
کی ضخامت اس بات کے معلوم ہونے سے ذہن مین آسکتی ہے
کہ اوس مین ۲۰۰۰۰۰ مصرعے ہین حالانکہ ہومر کی الیڈ مین ۱۶
مصرعون سے زیادہ نہین اور ورجل کی اینیڈ مین دس ہزار
سے بھی کم ہین ۔

اصل قصہ

مہابھارت کا اصلی قصہ اوسکے چوتھائی حصے سے
کم یعنی پچاس ہزار مصرعون مین بیان ہوا ہے اوس مین دو خاندانی

خاندانون کی آپس کی لڑائی کا ذکر ہے جو ایک قطعہ ملک کیواسطے
جو دہلی کے قریب واقع تھا ہوئی تھی - یہہ دونون خاندان
شاہ بھرت کی نسل اور دو بھائیون کی اولاد سے تھے اور دونون
نے ایک ہی گھر مین پرورش پائی تھی - پانچ پانڈو سے شاہ
پانڈو کے بیٹے تھے جسنے کسی سبب کیوجہہ سے سلطنت اپنے
بھائی دھرت راشٹر کو سپرد کر دی اور خود کوہ ہمالیہ مین
گوشہ گزین ہوا اور وہان مرگیا اوسکی تختگاہ ہستناپور یا ہاتی شہر
کھنڈر آج کے دن تک ستاون میل دہلی کے شمال اور مشرق
کو گنگا کے چھوڑے ہوئے آبادن کے قریب پائے جاتے ہین
اوسکا بھائی اوسکی جگہہ جانشین ہوا اور اوسکے سو بیٹے پیدا ہوے
جنھون نے کورو کا لقب اپنے جد بزرگ کرو کے نام سے لیا -
دھرت راشٹر نے اپنے پانچ بھتیجون یعنی پانڈو کی
سرپرستی دیانت اور ایمانداری کے ساتھ کی اور سب مین بڑے کو
خاندانی تخت و تاج کا وارث قرار دیا - پر اوسکے اپنے بیٹے ناراض
ہوئے اور اس طرح پر سو کورو اور پانچ پانڈو کے درمیان جنگ
شروع ہوئی جو مہابھارت کے قصہ کا خلاصہ ہے

مہابھارت کا مختصر بیان

سو کورو نے اپنے باپ کو مجبور کیا کہ اوسکے بھتیجے ہستناپور

جنگل مین نکال دے اور وہان پر جس جھونپڑے مین پانچون پانڈو
رہتے تھے دغا سے آگ لگا دی مگر وہ بچ گئے اور برہمنون کے
بھیس مین آوارہ پھرتے پھرتے شاہ دُرپد کے دربار مین پہنچے
اس بادشاہ نے سوئمبر یعنی اس امر کا کہ کنیا اپنے لیئے شوہر
پسند کرے اشتہار دیا تھا اس مین بموجب دستور کے سردار جمع
ہو کر کمان اور دیگر ہتھیارون کے استعمال مین اپنی چستی اور چالاکی
دکھلاتے تھے اور اوسکو جو جیتون پر سبقت لیجاتا تھا بادشاہ کی
بیٹی اپنا شوہر بنانے کے لیئے پسند کرتی تھی - پانچ پانڈون مین سے
ایک نے جسکا نام ارجن تھا اوس سخت کمان کو جو دیگر رقیب
سردارون سے نہ کھنچی کھینچ دیا اور اسطرح حسین شہزادی دروپدی
اوسکے ہاتھ لگی اور پانچون بھائیون کی بیوی ہوئی - انجام کار
اونکے نابینا چچا دھرت راشٹر نے اونکو اپنے دار الخلافت
مین بلایا اور جائداد آبائی ریاست مین سے نصف اونکے حوالہ کی اور
اپنے بیٹون کے لیئے رکھی تھی - پانچون بھائی اندر پرستھ
کی نئی بستی کو جو آخر کار دہلی کہلائی چلے گئے جنگل صاف کیئے
اور ناگون کو جو جنگل کے باشندے تھے نکال دیا - چند عرصہ
تک تو صلح رہی لیکن کورون نے پانڈون کے بڑے بھائی
یدھشٹر کو جسکے معنی مستقل جنگ کے ہین جوا کھیلنے پر آمادہ

کیا اور وہ اپنی سلطنت اور اپنے بھائی اور خود اپنے تئین اور انجام کار
اپنی جورو ہار گیا لیکن اونکے باپ نے یہہ ناجائز یافت اپنے بیٹون
سے جبراً واپس دلوائی مگر کوروون نے یدھشٹھر کو پھر پاسا
کھیلنے اور سلطنت کی بازی لگانے پر اغوا کیا وہ کھیلا اور بار دیگر
سلطنت ہار بیٹھا اس سبب سے اوسکو مع بیوی اور بھائیون کے بارہ
برس کے لیئے جلا وطن ہونا پڑا مگر جبکہ جلاوطنی کا زمانہ گذر گیا تو
پانچون پانڈون نے فوج کشی کی اور سلطنت واپس لینے کو آئے
اور بہت سی لڑائیان ہوئین جسمین دیوتا اور بڑے بڑے سورما
شریک ہوئے یہانتک کہ سنو کے سنو کورو قتل ہوئے اور پانڈون
کے بھی سواے پانچ بھائیون کے سب عزیز و رفیق مارے گئے
بعدہ اونکے چچا دھرت راشٹر نے کل سلطنت اونکو سپرد
کردی۔ عرصہ دراز تک پانڈون نے باحشمت و جلال سلطنت
کی اور اشومیدہ یعنی گھوڑے کی قربانی جو کل پر فرمانروائی
کی علامت تھی عمل مین لائے۔ مگر اونکا چچا جو بوڑھا اور نابینا تھا
اور نیز ہمیشہ اپنے سو بیٹون کے قتل کے بارے مین طعنہ زنی کرتا تھا
اور آخر کار اپنے باقیماندہ مشیرون اور محسن بیوی اور بھاوج کو جو پانڈون
کی ماتھی لیکر جنگل سے نکل گیا اور گوشہ گیری اختیار کی انجام کار
یہہ مصیبت زدہ لوگ جنگل مین آگ سے ہلاک ہوئے۔ پانچون بھائیون

کو اسبات کا یہانتک قلق ہوا کہ سلطنت چھوڑ اور اپنی بیوی
درو پدی اور ایک وفادار کتے کو لے اندر کی بہشت کی
تلاش مین جو کوہ سمیرو پربت ہمالیہ کی جانب روانہ ہوئے اور یہہ
غمزدہ مسافر ایک ایک کر کے اثنائے راہ مین ہلاک ہوئے صرف
بڑا بھائی یدہشٹر مع کتے کے بہشت کے دروازے تک پہنچا
اندر نے اوسکو بھیتر طلب کیا لیکن اوسنے اندر جانے سے
انکار کیا جبتک کہ اوسکی مرحوم بیوی اور بھائی بھی داخل نکیے
جاوین ۔ اوسکی عرض قبول ہوئی مگر تاہم اوسنے اندر جانے
سے انکار کیا جبتک کہ اوسکے وفادار کتے کو بھی داخل ہونے
کی اجازت نہ ملے ۔ چونکہ یہہ امر محال تھا بہشت کی ایک جھلک
دیکھنے کے بعد یدہشٹر نرگ مین ڈھکیل دیا گیا جہان اوسنے
اپنے پیارے ساتھیون کو کمال تکلیف مین پایا اور اونکے دکھ
مین شریک ہونا اس سے زیادہ پسند کیا کہ تنہا بہشت کا لطف
اوٹھاوے جب کہ وہ اس اعلی درجے کی آزمایش مین ثابت قدم
نکلا تو اوسپر منکشف ہو گیا کہ جو کچھہ کہ گذرا محض مایہ یعنی دھوکا تھا
اور کل جماعت مجتمع ہو کر سرگ لوک یعنی بہشت مین داخل ہوئی
جہان وہ اندر کے ساتھہ ہمیشہ کے لیے آسایش مین رہتی ہے ۔

مہابھارت کا باقیماندہ بیان

ہستنا پور کی سلطنت کے لیے جو لڑائی ہوئی اوسکا بیان مہابھارت کے صرف چوتھائی حصے مین آیا ہے باقی مین قدیم زمانہ کے افسانے اور دیوتاؤن کے قصص اور جنگ آور قومون کے لیے دینی نصیحتین ہین کہ اونپر کیا واجب ہے اور خاص کر برہمنون کی کیسی عزت کرنی چاہیے۔ اگر کلیتہً نظر کیجائے تو مہابھارت کو شمالی ہند کی شجاعت کے زمانے کا مخزن التواریخ کہنا چاہیے

رامائن

دوسرا نہایت مشہور و معروف ہند کا رزم نامہ رامائن ہے جسمین دکھن پر آریون کی یورش کا بیان ہوا ہے کہتے ہین کہ اوسکو بالمیک شاعر نے تصنیف کیا تھا اور سرسری حساب کی رو سے اوسکا اصل قصہ حضرت عیسیٰ کے زمانے سے ایکہزار سال قبل کا معلوم ہوتا ہے مگر رامائن اپنی موجودہ صورت مین حضرت عیسیٰ سے بہت صدی پیشتر مرتب نہوا ہوگا۔ ممکن ہے کہ اوسکے بعض حصے مہابھارت سے بھی قدیم ہون مگر بنظر کل کے وہ زمانۂ قریب تر کی تصنیف معلوم ہوتی ہے۔ رامائن مین تخمیناً اڑھتالیس ہزار مصرعے ہین۔

رامائن کا مختصر بیان

جس طرح مہابھارت میں دہلی کے چندر بنسی خاندان کے حالات منظوم ہیں اسیطرح رامائن اجودھیا یا اودھ کے سورج بنسی نسل کی تواریخ رزمیہ ہے - مدیہ دیش یعنی ملک بنگالہ کی وسطی زمین کے مشرقی اور مغربی حدود پر آریا کی دو مشہور سلطنتیں واقع تھیں اونکے افسانہ آمیز روایتیں ہر دو نظم مذکور کے ذریعے سے آج کے دن تک قائم چلی آئی ہیں - رامائن کے آغاز میں دسرتھ شاہ اجودھیا کے بڑے بیٹے رام کی عجیب و غریب پیدائش اور حالت طفولیت کا بیان ہے اور اس بات کا کہ کس طرح پر سوئمبر میں سیتا نے اوسکو اپنی شوہری کے لیے خود پسند کیا جبکہ اوسنے شیو کی سخت کمان کو لچایا جسکے لچانے میں دیگر سردار جو شاہزادی کے خواستگار تھے عاجز رہے اور کس طرح وہ اپنے باپ کی سلطنت کا ولیعہد یعنی یوراج منتخب ہوا مگر اوس میں سازشیں ہونا شروع ہوئیں اور دسرتھ کی بیویوں میں جو سب سے چھوٹی تھی اوسنے ولیعہد کا مرتبہ اپنے بیٹے بھرت کے لیے حاصل کیا اور رام اور اوسکی بیوی سیتا چودہ برس کے لیے جنگل کو جلاوطن کیے گئے اور جنوب کی طرف آوارہ پھرتے پھرتے الہ آباد کو جو اوس زمانے میں بھی متبرک گنا جاتا تھا پہنچے

اور وہان سے دریا پار ہو کر بندیلکھنڈ کے جنگل مین جہان بالمیک
گوشہ گزین تھا آئے اس مقام پر ہنوز ایک پہاڑی بتائی جاتی ہے جہان
اونھون نے سکونت اختیار کی تھی — اس عرصے مین رام کے
باپ نے وفات پائی اور چھوٹے بھائی بھرت نے کمال فیاضی
سے باوجود حقدار ہونے کے وراثت لینے سے انکار کیا اور رام
کی تلاش مین نکلا تاکہ اوسکو واپس لاکر تخت و تاج سپرد کردے
وقت ملاقات کے طرفین سے برادرانہ محبت جوش مین آئی اور ہر ایک
دوسرے کو اپنے اوپر سبقت دیتا تھا انجام کار بھرت سلطنت
کا انصرام کرنے کو راضی ہوا تاوقتیکہ تارک الوطنی کے چودہ سال
منقضی ہون اور رام واپس آکر دعوی ریاست کا کرے — یہان
تک تو رامائن مین اون معاملات کا جو اجودھیا کے دربار
مین پیش آئے ذکر ہوا آگے چلکر تیسرے حصے مین اصل قصے کا آغاز
ہوا ہے — راون جو ملک دکھن کے اصلی باشندون کا راکشس
بادشاہ تھا سیتا کے حسن و جمال کی شہرت سنکر عاشق
ہوا اور جس وقت رام جنگل کو گیا تھا موقع پاکر سیتا کو جبرا
پکڑا اور ایک طلسم کی گاڑی پر سوار کر لنکا کو لے اوڑا — چھوتھے
پانچوین اور چھٹے حصون مین اوس مہم کا بیان ہے جو سیتا
کی خلاصی کے لیے اوسکے غمزدہ خاوند نے اختیار کی اور اس غرض

سے دکھن کے قدیمی باشندون سے جنکا ذکر بندر اور ریچھ کے نام سے
ہوا ہی عہد و پیمان کیا اور اسطرح پر ایک جرار فوج فراہم کی ہنومان یعنی
لنگور سپہ سالار اوس تنگ آبنا کے جو لنکا اور ہند کے مابین واقع
ہی اوسپار کود گیا اور وہ جگہہ جہان شہزادی مقید تھی دریافت کر کے پھر پھلانگ
کر اسطرف کو آگیا اور راما کو اطلاع دی تب بندرون کی سپاہ نے
اوس تنگ سمندر پر جو فی زمانا جغرافیہ مین حضرت آدم کے پل کے نام سے مشہور
ہی ایک راستہ بنایا جسپر ہو کر راما اوس پار گیا اور بعد قتل کرنے راکشس
راون کے سیتا کو رہا کیا اور خلاص شدہ بیبی نے راون کے
محل مین بسبب رہنے اور اپنے خاوند سے علاحدہ ہونیکا ثبوت قدیم طریقہ
یعنی آگ مین ہاتھ ڈالکر دیا اور اوس مقدمہ کا دیوتا یعنی آگنی جلتی انبار سے خود
اوسکا ہاتھ پکڑ کے اوسکے خاوند پاس لے گیا اور جب جلاوطنی کے چودہ برس
تمام ہوئے تب راما اور سیتا بڑی حشمت اور خرمی سے اجودھیا کو واپس
آئے وہان ایک مدت تک بڑی شان اور شوکت سے سلطنت کی اور
راما نے گھوڑے کی قربانی (اشومیدھ) کل ہندوستان پر اپنے فرمانروا ہونے
کے ثبوت مین کی۔ مگر چونکہ زمین پر سخت قحط پڑا راما کے دل مین اپنی بیوی
کی نسبت شک گذرا کہ آیا ایام اسیری مین لنکا مین پاک دامن رہی یا نہین
اور آخرکار اوسنے اپنی وفادار بیوی کو جلاوطن کر دیا اور وہ حیران و سرگردان
پھرتی ہوئی بالمیک کے گوشہ مین پہنچی جہان اوسنے [illegible]

قریب تر زمانے کی نظم رزمیہ کا بیان

گو کہ مہابھارت اور رامائن افسانون سے معمور ہین تاہم ماویہ پیشتر
یعنی وسط بنگالہ کے اہلیان ملک کے خانگی جھگڑون اور قومی مضمون
کی تواریخ ہین اور رزم نامے جو قریب تر زمانے کی تصنیف ہین اونمین سورماؤن
کے افسانون کے بجاے دیوتاؤن کے قصے کہانی زیادہ تر مرقوم ہین چنانچہ
ان مین سے رگھونس اور کمارسمبھو بہت مشہور و معروف ہین اور
کالیداس کی تصنیفات سمجھے جاتے ہین۔ رگھونس مین اجودھیا
کے سورج بنسی راجہ رگھ اور خاص کر رام کا جو اوسکی اولاد مین تھا تذکرہ
ہی اور کمارسمبھو مین جنگ کے دیوتا کی پیدایش کا بیان ہی مگر یہہ دونون
نظم کی کتابین جس صورت مین کہ وہ فی الحال پائی جاتی ہین سنہ ۵ ع سے
پیشتر تصنیف نہوئی ہونگی۔

سنسکرت ناٹک کا بیان

ایسا معلوم ہوتا ہی کہ نہایت قدیم بلکہ شاید اس قدر قدیم زمانے
مین جبکہ ویدی رچائین وید کے موافق ادا ہوا کرتی تھین سادی نقلین جنمین
اشارون سے باتین کرتے ہین مروج تھین اور انھین پر یونان
اور روم اور نیز ہند کے سوانگ و نقالی کی جو تماشاگاہون مین

دکھائے جاتے ہین بناڑی اور واضح ہو کہ سنسکرت لفظ ناٹک
جو نقالی کے لیے آیا ہی نٹ سے جسکے معنی ناچنے والے کے ہین نکلا
ہی مگر علمی زمانے کے ناٹک سنسکرت زبان مین جو ہم تک پہنچے ہین
غالباً سن عیسوی سے سو برس پیشتر اور آٹھوین صدی عیسوی کے درمیان
مین تصنیف ہوئے ہونگے سنسکرت ناٹک کا موجد کالیداس
کو سمجھنا چاہیے جو ترتیب تر زمانے کی اون دو نظم رزمیہ کا مصنف تھا
جسکا ذکر اوپر ہو چکا ہی اور اہل ہنود کی روایت کے بموجب حضرت عیسی سے
ستاون سال پیشتر اجین کے راجہ بکرماجیت کے نورتنون یعنی ممتاز مشیرون مین سے تھا

سکنتلا

کالیداس شاعر کا سب سے مشہور ناٹک شکنتلا یعنی گمشدہ انگشتری ہی
اور اگلے زمانے کے نظم رزمیہ کی طرح اس ناٹک مین بھی جو حالات بیان ہوئے
ہین اونمین سے کچھ تو راجہ کے دربار مین اور کچھ بن کے گوشہ فقیری مین
گذرے - خلاصہ مطلب اس نظم کا یہہ ہی کہ ایک راجہ دشنت نامی نے
جسے نامور خاندان چندربنسی کے بزرگون مین بتاتے ہین ایک برہمن کی لڑکی
شکنتلا نام جنگل مین اوسکے باپ کے گوشہ تنہائی مین شادی کی جب وہان سے
اپنی راجدھانی کو سدھارنے لگا تو اس لڑکی کو ایک انگوٹھی اوتار کر دی
کہ جس سے واقع کی پہچان رہے مگر ایسا ہوا کہ یہہ انگوٹھی کسی برہمن
کے سراپ سے اوسکے پاس سے جاتی رہی اور بغیر اوسکے ملے اوسکی

زوجیت کا حق تسلیم نہین ہوسکتا تھا جب اس جدائی اور تنہائی مین اوسکے
بیٹا پیدا ہوا تو بہہ لیے خاوند کے پاس اپنے بچے کو لیکر روانہ ہوئی کہ اپنے
حق کو پہونچے مگر اوسکے خاوند نے اوسکو نہ پہچانا جبتک کہ گمشدہ انگشتری
بہت تکلیف اوٹھانے کے بعد پھر دستیاب نہوئی اوسوقت اوسکا اوسکے خاوند
سے وصل ہوا اور اوسکا بیٹا وہی بھرت ہے جو چندر بنسی خاندان کا
خاص بانی تھا جسکے کارنمایان مہابھارت مین بیان ہوئے ہین
شکنتلا کو سیتا کی مثل پاکدامن اور وفادار بیوی کی نظیر سمجھنا چاہیے
جسکے عشق اور رنج والم کی سرگذشت شاید اٹھارہ سو برس سے اہل ہند کو
ہردل عزیز کہانی چلی آتی ہے اور یورپ کے مشہور شاعر گیٹی نے اسی
مضمون کو اپنے زمانے مین باندھا ہے —

دیگر ناٹکون کا بیان

منجملہ اہل ہنود کے اور ناٹکون کے مرچھکٹک یعنی کھلونا گاڑی
کو شمار کرنا چاہیے جو دس حصون مین منقسم ہے اسمین بھی وہی قدیم مضمون
یعنی مستصور کا بری ہونا اور مجرم کا سزا کو پہونچنا قلمبند کیا ہے اور ایک اور ناٹک
ہے جو نل اور دمینتی یعنی شاہی جوڑی اور وفادار بیوی کے نام سے
مشہور ہے بہت سے ناٹک جو مہابھارت اور رامائن کے
قصون پر مبنی ہین سال بسال ہند مین تصنیف ہوتے ہین —

جانورون کی حکایتین

ایک مدت مدید سے جانورونکی حکایتین ہند مین مرغوب الطبع ہین پنچتنتر یعنی جانورون کے قصے کی کتاب زبان سنسکرت سے فارسی مین سن عیسوی کی چھٹی صدی مین ترجمہ کی گئی اور بعد ازان یورپ کے ملکونمین پہونچی اور جانورونکی کہانیان جو اگلے زمانے مین ہند مین لکھی گئی تھین انگلستان اور امریکا مین آج کے دن تک ہر دل عزیز ہین اور دائی دوا بچون کو کہکر سناتی ہین —

گانے کے نظم

علاوہ دیوتاؤن اور سورماؤن کی تواریخ رزمیہ کے برہمنون نے دینی نظم بھی بہت سی تصنیف کی ہین انمین سے ایک نہایت عمدہ گیت گوبند یعنی الٰہی چوپان کے نغمے کے نام سے موسوم ہے جسکو جیدیو نے تخمیناً سنہ ۱۲۰۰ء مین لکھا اور پران بھی ایک عظیم الشان مجموعہ اشعار کا ہے جنمین دینی معاملات کی بحث کی گئی ہے اونکا بیان آگے صفحہ مین دیکھا

برہمنون کا رعب و داب

واضح ہو کہ قوم برہمن جو عرصہ دراز تک صاحب حکومت رہی اور آج تک اوسکا رعب و داب چلا آتا ہے اوسکا سبب یہہ ہے کہ اہل ہنود مین یہہ فرقہ بالتخصیص

ہمیشہ سے علم والا رہا اور گو کہ اس فرقے کو منصب دینی سے محروم کرنیکی دشمنون نے
بارہا فکرین کین اور ایک مرتبہ قریب ہزار سال تک اوسکی بابت بگڑ بھی رہی مگر
بائیس سو برس سے علم و فضل اور فن سخن ہند مین انھین برہمنون مین چلا
آتا ہی اور ہندو راجاؤن کے مشیر اور خلقت کے تعلیم دینے والے یہی لوگ رہے

پانچوان باب

بودھ مذہب مین ابتدای ۵۴۳ برس قبل سن عیسوی سے لغایت سنہ ۱۰۰۰ع

بودھ مذہب کا آغاز سن عیسوی سے ۵۴۳ برس پیشتر ہوا

برہمنون نے سن عیسوی سے چھ سو برس پیشتر اپنی طاقت خوب مستحکم
کرلی تھی مگر بعد ازان ہند مین ایک اور مذہب کا ظہور ہوا جو اپنے بانی
گوتم بدھ کے نام سے بودھ مذہب کہلاتا ہی یہہ مذہب ایک ہزار سال سے
زیادہ تک برہمنون کے مذہب کا رقیب رہا اور سن عیسوی کی نوین صدی مین
اوسکے معتقد ہند سے جبراً نکال دیے گئے مگر ایشیا مین ہنوز اوسکے معتقدون کا
شمار پچاس کروڑ ہی اور دنیا بھر مین کسی اور مذہب کے اسقدر پیرو نہین ہین

گوتم بدھ کی ابتدای عمر کا حال

گوتم جو انجام کار بدھ یعنی عارف کے نام سے مشہور ہوا اوس شدھودنا
والی کپل وستو کا اکلوتا بیٹا تھا یہہ راجا ساکیا کی قوم کا حکمران تھا جو

بنارس سے شمال کی جانب سو میل فاصلے پر بستی تھی اور جہان سے کوہ
ہمالیہ کا برف پوش سلسلہ نظر آتا ہی اوسکی یہہ آرزو تھی کہ میرا بیٹا بھی مثل
میرے سپاہی آدمی ہو مگر شہزادہ کو اپنے ساتھ کے لڑکون کے کھیل کود
سے نفرت تھی اور محل کے پائین باغ کے گوشون مین اپنا وقت کاٹا کرتا
تھا بہرحال جب وہ جوان ہوا تو اپنی دلاوری اور فن سپہگری کی مشاقی کا
بخوبی ثبوت دیا اور اوس زمانے کے قاعدے کے موافق بہت سے
رقیب سردارون سے سرداری مین کوی سبقت لیگیا اور اسطرح شہزادی سے
بیاہ کیا ایک عرصہ تک دنیا کی عیش و عشرت مین لڑکپن کے دینی خیالات
فراموش رہے مگر شہر مین سیر کرتے ہوے ضعیفی اور بیماری اور موت
کے واقعات جو نظر سے گذرے اونسے اوسکے دلپر ایسا اثر ہوا کہ ایک
عابد پر جو اس عالم کے رنج و حوادث سے آزاد معلوم ہوتا تھا اوسے
رشک آیا۔ اس واقعہ کے دس برس بعد اوسکے بیٹا پیدا ہوا اور اس
اندیشہ سے کہ ایسا نہو کہ یہہ جدید رشتہ محبت اوسکو دنیا کا گرویدہ کردے
گوتم نے تیس برس کی عمر مین جنگل مین گوشہ گزینی اختیار کی۔ ذیل کی باتین
سوز کے ساتھہ بیان کی گئی ہین کہ کیونکر وہ اپنی بیوی کے روشن کمرے
کے دروازہ سے پھر گیا اور اپنے بچے کو اس اندیشے سے پیار بھی
نہ کیا کہ ایسا نہو کہ وہ جاگ اوٹھے اور گھوڑا مار کر تاریکی مین غائب
ہوگیا رات بھر کے سفر کے بعد صبح کو اپنے وفادار رتھبان سے ہاتھہ

گھوڑا اور زیور اپنے باپ کو بھیج دیا اور اپنے لمبے گیسو کاٹ اور اپنی شاہانہ پوشاک کسی راہ گیر کے موٹے جھوٹے کپڑون سے بدل بے برگ و بے نوا فقیرانہ صورت بنا کسی طرف کی راہ لی — اسطرح یہ شاہانہ شان اور عزیز بیوی بچے کو چھوڑ دنیا کی عیش و عشرت تج دیا بدھون کے مقدس نوشتون کا ہر دل عزیز مضمون ہے۔

بدھ کی جنگل مین زندگی گذارنے کا بیان

۳۰ سے ۳۶ برس کی عمر تک

گوتم نے ایک عرصہ تک دو صحرا نشین برہمنون سے پٹنے کے ضلع مین تعلیم پائی جسکا خلاصہ یہہ تھا کہ بجز جسم کے ایذا دینے کے کوئی اور صورت روح کے تسکین حاصل کرنے کی نہین ہے اس لیے اوسنے گیا کے تنگ و تاریک جنگل مین گوشہ گیری اختیار کی اور چھہ سال تک مع پانچ چیلون کے ریاضت کی سختیون سے اپنے جسم کو نزار کیا اوس مقام پر جہان اوسنے عرصہ دراز تک ریاضت کی تھی بدھ گیا کا مندر بنا ہی مگر بجاے جمعیت خاطر کے روزہ اور ریاضت کا نتیجہ یہہ ہوا کہ دینی امور مین اوس پر ایک نا امیدی چھا گئی اور بموجب بدھون کے نوشتون کے اوس وقت انسان کے دشمن مار نے اوس سے ایک مجسم صورت مین کشتی کی اور شکوک سے جو اوسکے دل مین پیدا ہوے کہ آیا اوسکی تلاش بار آمد ہوگی یا نہین

اوسکو نہایت تکلیف پہنچی یہانتک کہ نحیف اور خستہ خاطر وہ زمین پر گرا اور بیہوش ہو گیا مگر جبکہ ہوش آیا تو جانکنی کی کیفیت گذر چکی تھی اور اوسپر منکشف ہو گیا کہ پہاڑ کے غار مین بیٹھ کر تپسیا کرنے سے نجات حاصل ہونا محال ہے بلکہ سیدھا راستہ اس مقصد کے حاصل کرنیکا یہہ ہے کہ بندگان خدا کو فضل زندگی کی طرف ہدایت کرے پس اوسنے تپسیا ترک کی اسپر اوسکے پانچ چیلے سخت ناخوش ہوکر اوس سے کنارہ کش ہوئے اور اوسکو جنگل مین تنہا چھوڑ کر چلے گئے بدھون کے نوشتون مین مفصل بیان ہوا ہے کہ وہ ایک مرتبہ انجیر کے درخت کے تلے بیٹھا تھا اور اوسکے گرد چمکتی تلوارین لیئے شیاطین پھرتے تھے جنگل کی اس آزمایش کے بعد اوسکے شکوک بالکل رفع ہوگئے اور راہ راست صاف نظر آئی لہذا اسوقت سے وہ بدھ یعنی عارف کے نام سے مشہور ہوا

بدھ کا آشکارا تعلیم کرنا

۳۵ سے ۸۰ برس کی عمر تک

اوس مرگ سارے بن مین جو بنارس کے بڑے شہر کے قریب ہے بدھ نے علانیہ تعلیم دینا شروع کیا مگر اوسکی تعلیم عموماً سبکے لیئے تھی اور مثل برہمنون کے ایک یا دو شاگردون ہی کے لیئے نہ تھی شروع مین عوام [illegible] لوگون نے اوسکا [illegible] قبول کیا [illegible] پہلا [illegible] ایمان لائے

تین مہینے کے عرصے مین ساٹھ آدمی معتقد ہوئے اور اوسنے اونکو گرد نواح کے ملکون مین یہہ چند کلمہ کہکر روانہ کیا کہ جاؤ اور اس عمدہ شریعت کی منادی کرو۔ سال کے آٹھ مہینے تو وہ تعلیم دیتا پھرتا اور باقی چار مہینے برسات مین کسی معین جگہہ مین رہتا اور سب لوگون کو جو اوسکے مختصر جھونپڑے مین جو نالنن باغ مین تھا آتے تعلیم کرتا۔ وہ پانچ چیلے بھی جو اوسکو سخت آزمایش کے زمانہ مین چھوڑ گئے تھے اپنے آقا پاس پھر آگئے۔ اور معتقدون کی جماعت مین گیا شہزادے اور تاجر اور کاریگر اور برہمن اور فقیر اور کسان اور غلام اور شریف بیویان اور کیا وہ عورتین جنہون نے گناہ سے توبہ کی تھی سب آکر شامل ہوئے۔ بدھ نے بہار اور اودھ اور ممالک مغربی شمالی کے قرب جوار کے اضلاع مین منادی کی۔ ایک زمانہ وہ تھا کہ عالم جوانی مین لباس فاخرہ زیب تن کیئے وہ اپنے باپ کے محل سے روانہ ہوا اور اب ایک خانہ بدوش واعظ کی صورت گیروے کپڑے پہنے سر منڈا کاسہ گدائی ہاتھہ مین لیئے واپس آیا۔ اوسنے خوب حسن تھا اوسکی تعلیم ادب کے ساتھہ سُنی۔ اور اوسکا لڑکا جسکو وہ ایک چھوٹا سا بالک چھوڑ گیا تھا زمرہ معتقدون مین داخل ہوا اور اوسکی پیاری بیوی جسکے کمرے کی چوکھٹ سے وہ تاریک رات مین روانہ ہوا تھا پہلی عورت تھی جسنے بودھ مذہب کا جوگ اختیار کیا۔

بدھ کی موت اور آخر کلمات

تیس ۳۰ برس کی عمر مین بدھ تارک الدنیا ہوا اور چھہ سال کی تیاری کے بعد چھتیس ۳۶

برس کے سن مین اوسنے عموماً تعلیم کرنا شروع کیا اور چوالیس سال تک
سب لوگون کو وعظ کرتا رہا۔ اپنی موت کی پیشین گوئی کرتے وقت اوسنے
اپنے ساتھیون سے کہا کہ سرگرم ہو اور پاک طینتی اور سنجیدہ خیالی اختیار
کرو اور مستعدی کے ساتھ اپنے دلونکی نگہبانی کرو۔ وہ جو شریعت اور تربیت
کا پابند ہی اور ہمت نہین ہارتا وہی بحر زندگی کو عبور کرکے رنج والم سے نجات
پاویگا۔ پھر یہہ بھی کہا کہ یہہ دنیا زنجیرون سے سخت جکڑی ہوئی ہے مین مثل
ایک طبیب کے جو آسمانی ادویات لایا ہو اوسے رہائی دیتا ہون میری
تعلیم پر اپنا دھیان رکھو۔ کل چیزین تبدل کی حالت مین ہین مگر میری تعلیم
کو ہرگز تغیر نہین۔ اب مین تمسے زیادہ گفتگو نہ کرونگا کیونکہ مین اب سدھارتا
ہون اور نروان یعنی راحت جاودانی کا طالب ہون۔ وہ رات اوسنے
وعظ کرنے اور ایک غمزدہ شاگرد کو تسلی دینے مین گذرائی بموجب ایک روایت کے
اوسکے آخر کلمات یہہ تھے۔ اپنی نجات تندہی سے حاصل کرو۔ پانسو تینتالیس
سال قبل سن عیسوی کے اسّی برس کی عمر مین اوسنے ایک انجیر کے درخت
کے تلے وفات پائی۔

شریعت اعمال

چونکہ بدھ نے لوگون کو روحانی آزادی بخشی ہی اوسکی ہمت کی کامیابی
کی پوشیدہ وجہہ معلوم ہوتی ہے وہ اس امر کی تعلیم کرتا تھا کہ ہر شخص نجات پا سکتا ہے
مگر نجات خیالی معبودونکی رضا جوئی سے نہین بلکہ اپنے اعمالون

سے حاصل ہو سکتی ہی اور اسی طرح برادسے قربانیان اور برہمنون کا
یہہ دعوی کہ وہ خدا اور انسان کے درمیان شفیع ہین متروک کیا۔
اوسنے یہہ تعلیم کی کہ انسان کے موجودہ اور گذشتہ اور آئندہ جنمون کی کیفیت
محض اون ہی کے اعمال (کرم) کا نتیجہ ہی۔ انسان جو بوتا ہی وہی کاٹیگا
اور چونکہ ہر بدی کی سزا اور ہر عمل نیک کی جزا لابدی ہی لہذا جس فعل کے لیئے
جو نتیجہ لازم ہی وہ نہ تو پوجا ہی اور نہ دیوتا کے روکے رک سکتا ہی۔ راحت اور
رنج جو اس دنیا مین لاحق حال ہوتے ہین اونکو ہمارے گذشتہ جنم کے
اعمال کا نتیجہ لازمی تصور کرنا چاہیئے اور اس جنم کے اعمال پر ہمارے
آئندہ کے جنم کی راحت و رنج منحصر ہوگی۔ جب کوئی ذی حیات فوت ہوتا ہی
تو اپنے اعمال کے موافق ادنی یا اعلی حالت حیات آئندہ مین پھر جنم لیتا ہی
اور اوسکا واجب الجزا اور واجب التعزیر ہونا اون افعال کی میزان کل پر جو
اوس سے پہلے جنمون مین سرزد ہوے موقوف ہی۔ پس ایک ایسا نظام
جسمین ہمارے زمانہ حال ماضی اور مستقبل کی بہبودی ہمارے ہی اور بالکلیہ
منحصر ہو ایک شخصی معبود کا ہرگز محتاج نہین ہو سکتا۔

روح کی مخلصی

بدھ کی یہہ رائے ہی کہ زندگی کو کم یا زیادہ تکلیف لازم ہی لہذا ہر
نیک آدمی کو یہہ بات مدنظر رکھنی چاہیئے کہ کسطرح حیات کی تکالیف سے

فنا فی اللہ ہو کر باقی باللہ سے یہی نروان ہے جسکے لغوی معنی سکوت کے ہین
بعض فضلا اوسکے معنی روح کا مثل شمع کے شعلے کے گل ہو جانا کہتے
ہین اورون کے نزدیک اوس سے ہر نفس کی خود غرضی اور عصیان اور
رنج والم کا کالعدم ہو جانا مقصود ہے اور روح کی اخیر استراحت بھی یہی ہے پس
بودھ کے مذہب کا دیندار آدمی اس دنیا مین استغراق کا مرتبہ حاصل کرنیکی
کوشش کرتا ہے اور عالم آیندہ مین ابدی سکوت کی امید رکھتا ہے بدھ کی تعلیم
کے موافق یہہ مقصد بغیر نیکی مین زندگی بسر کیے حاصل نہین ہو سکتا اور نیکیون
کے بجالانے کے لیے بدھ نے تین بڑے فرائض معین کیے ہین یعنی اپنے نفس پر
حاوی ہونا غیرون کے ساتھہ شفقت سے پیش آنا اور ہر ذی حیات کی
جان کا لحاظ رکھنا۔

بودھ کے مذہب مین دین کے پھیلانے کی تاکید

بدھ نے اپنے پیرون کو تاکیداً یہہ تعلیم کی کہ راہ راست پر چلنا ہی
کافی نہین ہے بلکہ اوسکا وعظ کل بنی آدم کو سنانا بھی ضرور ہے۔ یہہ مذہب ابتدا ہی
سے دین کے پھیلانے کی تاکید کرتا ہے چنانچہ بدھ نے جس وقت عموماً تعلیم دینا
اختیار کیا تو منجملہ اور باتون کے پہلا کام یہہ کیا کہ ساٹھہ شاگردون کو وعظ
کرنیکو بھیجا اور علاوہ اسکے ایک دینی فرقہ قائم کیا جسکی مخصوص علامت یہہ
تھی کہ بلا اجرت سب قومون کو جا کر دین سکھاوین پس جبکہ برہمنون نے اپنی
شاستر بدیا دوجنمون یعنی آریا ذاتون پر محدود رکھی بودھ مذہب نے نہ صرف انکو

بلکہ ذیل فرقون اور نیز غیر آریون کو بھی تمام ہند مین تعلیم کرنا شروع کیا اور انجام کار اونکی صدا کل ایشیا کے مہادیپ مین پہونچی —

بدھ کے پیرون کا پہلا اور دوسرا جلسہ

حضرت عیسیٰ سے ٥٤٣ سال قبل بدھ کی وفات پر اوسکے شاگردون مین سے پانسو آدمی پٹنے کے پاس ایک بڑے غار مین اکٹھا ہوگئے تاکہ اوسکے اقوال جمع کرین — یہہ پہلا جلسہ تھا جو منعقد ہوا اوس مین اونھون نے اپنے آقا کی تعلیمات کو تین بڑے حصون مین تقسیم کیا اول وہ کلمات جو بدھ نے اپنے شاگردون سے کہے دوم ضابطہ تعلیم و تادیب سوم مسائل مذہبی یہی بدھ کی تعلیم کے تین مجموعے کہلاتے ہین اور وہ لفظ جو بودھ مذہب کے جلسے کے لیے مستعمل ہوا ہے اوسکے لغوی معنی باہم گانیکے ہین —

ایک صدی کے بعد دوسرا جلسہ سات سو آدمیون کا ٤٤٣ برس قبل سن عیسوی کے منعقد ہوا تاکہ ان مباحث مذہبی کا جو دو فریق کے مابین درپیش تھے جنمین سے ایک کے مزاج مین معاملات مذہبی مین ازحد سختی اور دوسرے کے نرمی تھی تصفیہ کرین —

اشوک

آیندہ کی دو صدیون مین بودھ مذہب شمالی ہندوستان مین پھیل گیا سن عیسوی کے قریب ٢٥٠ سال پیشتر ایک گدی پر بیٹھا جسکا نام اشوک ہے

اس مذہب کا ایک سرگرم معتقد ہوا۔ **اشوک** **چندر گپت** کا پوتا تھا
یہہ وہی **چندر گپت** ہی جسکا ذکر آگے **سکندر** کے بیان مین آویگا۔
کہتے ہین کہ **اشوک** ۸۴۰۰۰ بودھ مذہب کے پوجاریون کی پرورش کرتا
تھا اور اوسنے بہت سی خانقاہین قائم کین اور اسی لیئے اوسکا ملک آج
کے دن تک وہار یا بہار کہلاتا ہی جسکے معنی خانقاہونکی سر زمین کے
ہین مذہب بودھ کے لیئے **اشوک** نے ایسا کچھہ کیا جو شہنشاہ
قسطنطین نے بعد ازان دین مسیحی کے حق مین کیا یعنی اوسکو راج دھرم
بناویا۔ یہہ بات پانچ صورتون سے حاصل ہوئی اول ایک جلسے کے ذریعے سے
جسمین مسائل دینی قائم ہوئے دوم بذریعے فرمانون کے جنمین اوسکے اصول
بیان کیئے گئے سوم ایک سرکاری سر رشتہ کے ذریعے سے جو اوسکی پاکیزگی کا
نگران حال رہتا تھا۔ چہارم دین کے واعظون کے ذریعے سے پنجم بودھ مذہب
کے مقدس نوشتونکی تصحیح کے ذریعے سے جو سرکار کے حکم سے کی گئی۔

اشوک کی دینی کارروائی

سن عیسوی کے ۲۴۴ برس پیشتر **اشوک** نے بودھ مذہب کا تیسرا جلسہ
جسمین ہزار بزرگ موجود تھے پٹنے مین منعقد کیا کیونکہ بعض مفسدان نے
سچے ماننے والون کا روپ لباس اختیار کرکے اپنی بنائی ہوئی باتین اسطرح
بیان کی تھین کہ گویا بودھ کی تعلیم ہی جلسہ مذکور نے ان بدعتونکی اصلاح کی اور صحیفون

ایشیا مین بودھ مذہب کی بنا اشوک کے جلسہ کی تاریخ سے
شمار کرنا چاہیئے چند قانون کے ذریعہ سے جو اس جلسے کے پہلے
اور سن بعد جاری ہوئے اشوک نے مذہب کے اعلی اصول
اپنی سلطنت مین شائع کیے اور ان شاہی حکمون مین سے
چالیس آج کے دن تک جابجا ہند مین ستونون اور غارون اور
چٹانون پر کندہ پائے جاتے ہین اشوک نے ایک سرکاری
سررشتہ بھی قائم کیا اور اسمین ایک عدالتی اور دینی حاکم اس غرض
سے تعین کیا کہ مذہب کی پاکیزگی کا نگران حال رہے اوسکی اشاعت
مین کوشش کرے شاہراہون پر کوئے تعمیر ہوئے اور دورویہ
درخت لگائے گئے اور دار الشفا انسان اور حیوان کے واسطے
قائم ہوئے۔ خاندانون کی طرز معاشرت اور چال چلن دریافت
کرنے کے لیئے اور جوان مرد اور عورتون کی تعلیم کی نگرانی
کے واسطے محتسب مقرر ہوئے غرض کہ اشوک تمام دنیا
کو بدھ مذہب پر لانا اپنے اوپر فرض سمجھتا تھا چٹانون پر جو کندہ کیئے گئے
پائے جاتے ہین اونسے ظاہر ہوتا ہی کہ کسطرح اشوک نے
وحشی ملکون کی حدون تک دین سکھانے والے بھیجکر دین
پھیلانے کے لیئے سنئے وعظون سے میل جول کرین اور
عمدہ باتین سکھانے کے لیئے اونسے واجب تھا کر کیا سا ہی

اور برہمن اور کیا بھکاری اور ذلیل وخوار اور کیا وہ لوگ جو مہذب
ہین اوسنے کیا اپنے ملک مین اور کیا غیر ملکون مین جاکر میل
کرین - اوسکے ساتھہ ہی یہہ بھی ضرور تھا کہ جبر نہ کیا جاوے بلکہ
تعلیم اور ترغیب سے دین مین لائے جائین اس سے معلوم
ہوتا ہی کہ بودھ مذہب مین بہ نسبت اور مذہبون کے نہ صرف
دین پھیلانے کی زیادہ تاکید آئی ہی بلکہ تحمل اور بردباری بھی زیادہ ہی
اور اشوک نے نہ صرف دین کی اشاعت مین کوشش کی بلکہ
اسمین بھی کہ اوسکے مسائل آمیزش سے پاک رہین اس نظر
سے اوسنے حکم دیا کہ مذہب کے مقدس نوشتے سلطنت بہار
کی مگدھی زبان مین ترجمہ ہو کر جمع کئے جاوین اور یہی ترجمہ دو ہزار
برس سے بودھ مذہب کے نوشتون کا جنوبی مجموعہ گنا جاتا ہی -

کنشک

بودھ مذہب کا چوتھا اور آخر بڑا جلسہ کنشک کے زیر حکومت جو
ممالک مغربی اور شمالی ہند کا بادشاہ تھا تخمیناً سنہ۴۰ ع مین منعقد
ہوا اوسنے دوسری دفعہ مقدس کتابون کی ترمیم کی اور اوسکے وقت
کا ترجمہ شمالی مجموعہ کے نام سے تبت منگولیا تاتار اور چین کے
بودھون کے لئے دینی کتاب ہوا اور مذہب کے واعظ اس

زمانے مین کل ایشیا کے ملکون مین درس دیتے پھرے سن عیسوی سے دو سو چوالیس برس پیشتر اشوک کا بیٹا مقدس کتابون کا جنوبی مجموعہ جو اوسکے باپ نے مرتب کروایا تھا لنکا کو لیگیا جہان سے وہ برہما اور مشرقی مجمع الجزائر مین پہنچا۔ اور بودھ مذہب کا شمالی مجموعہ جیسا کہ وہ کنشک کے جلسہ مین مقرر ہوا تھا سنہ ۶۵ء مین ملک چین کا راج دہرم ہوگیا اور ہنوز شمال کے بودھ لوگ تبت سے لیکر جاپان تک اوسکے پیرو ہین۔ بودھ مذہب کے مراسم دینی اور مسائل مغرب کی جانب بھی پہیلے اور دین عیسوی کے ابتدائے زمانے مین اوسکا اثر پڑا۔

بودھ مذہب کا قومی بن جانا

اسطرح جیسا کہ بیان ہوا بودھ مذہب اشوک اور کنشک کے جلسون کے ذریعہ سے راج دہرم ہوگیا مگر ذات کا طریقہ موقوف نہین کیا گیا بلکہ برعکس اسکے برہمن اور گرو کی عزت اور تعظیم تین بڑے فرائض مین شمار کیگئی جسمین والدین کی فرمانبرداری اور انسان اور حیوان سے شفقت سے پیش آنا شامل ہے۔ مگر بدھ نے انسان کا مرتبہ ذات کے اعتبار سے نہین بلکہ اونکی دینی لیاقت کے موافق مقرر کیا اور اپنے سامعین کو قربانیان چڑھانے کے بالعوض

راستبازی مین زندگی بسر کرنے کی ہدایت کی لہذا بودھون کے ملکون مین عام پرستش کا یہہ طریقہ ہے کہ بجاے قربانیان گذراننے کے مقدس لوگون کی جو فوت ہوگئے نشانیون کی تعظیم کیجاتی ہے اسی وجہ اصل مین دیوتاؤن کے مندر نہین بنے بلکہ بیراگیون اور بیراگنون کے لیئے خانقاہ تیار ہوئے اور دیگر لوازم مثل گھنٹی اور مالا کے مہیا کئے گئے اور یا دین کے بال کے وانت یا ہڈی پر چھپر یا استھوپ تعمیر ہوئے۔

بدھ کی شخصیت کا انکار

اگرچہ بعض لوگ بدھ کی زندگی اور موت کے متعلق بہت سی معجزہ آمیز باتین بیان کرتے ہین تاہم اور ون کو ایسے شخص کے وجود ہی سے قطعی انکار ہے۔ اسمین شک نہین کہ اوسکی پیدایش کی تاریخ صحیح صحیح دریافت نہین ہوسکتی۔ بعض فاضلون کی راے ہے کہ بودھ مذہب کی خا کپل کے سانکھ فلسفہ پر ہے اور اس امر کی تائید مین وہ کہتے ہین کہ بدھ کی پیدایش ایک مجازی شہر کپل وست یعنی کپل کی جاے سکونت سے منسوب کی ہے اور اوسکی کو مایا دیوی کپل کے مسئلہ مایا یعنی وہم کے لحاظ سے کہا ہے اور بدھ کا نام بھی کسی واقعی شخص کا نام نہین بلکہ اوسکے معنی صرف عارف کے ہین۔ راے مذکور اسقدر صحیح ہے کہ بودھ مذہب کسی شخص واحد کا ایجاد کیا ہوا معلوم

نہین ہوتا بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہی کہ برہمنون کے علم حکمت اور دین سے جو اوسکے قبل تھے بتدریج وضع کیا گیا ہی۔ بہرحال اگر اسپر اسطرح سے نظر کیجائے تو دو بڑی صفتین جو روایت اوس سے منسوب کرتی ہی خارج ہوئی جاتی ہین یعنی بُدھ کا بطور واعظ کے لوگون سے خطاب کرنا اور وہ لازوال تاثیر جو اوسکی عمدہ زندگی لوگون کے دلونمین پیدا کرتی ہی۔

برہمنون کا دین کبھی بالکل ہند سے جاتا نہین رہا

بودھون نے برہمنون کے دین کو ہند سے نیست و نابود نہین کیا صحیح تو یہہ ہی کہ دونون دین ہزار سال سے زیادہ یعنی سن عیسوی کے ۲۵۰ برس قبل سے سنہ ۱۱۰۰ء تک ساتھ ساتھ جاری رہے اور فی زماننا کا ہندو مذہب دونون سے ملکر بنا ہی اگرچہ ہند کی بعض سلطنتون مین گاہے بودھ کے مذہب کو غلبہ ہوا مگر تاہم برہمنون کا دین مطلق جاتا نہین رہا ملک چین کے سیاح جو ہند کی سیر کو سنہ ۶۲۹ء سے سنہ ۶۴۵ء تک آئے بیان کرتے ہین کہ اونہون نے بودھون کے خانقاہ اور برہمنون کے مندر برابر برابر دیکھے۔

سلادت کا جلسہ جو سنہ ۶۴۳ع مین ہوا

شمالی ہند مین بودھ مذہب کا ایک مشہور بادشاہ سلادت نام

سنہ ۲۳ء مین سلطنت کرتا تھا اوسکو سن عیسوی کی ساتوین صدی کا اشوک سمجھنا چاہیئے کیونکہ بودھ مذہب کے دو فرائض یعنی خیرات اور اشاعت دین کے بجالانے پر وہ ہمہ تن مصروف تھا سنہ ۲۴ء مین اوسنے قصد کیا کہ ایک عام جلسہ کے ذریعہ سے بودھ مذہب کو پھیلاوے ۔ اکیس باجگذار سردار اپنی اپنی ریاستون کے فاضل اور زاہدون اور برہمنون کے ساتھ جلسہ مین شریک ہوئے بہرحال اس جلسہ کا منشا صرف یہی نہ تھا کہ بودھ مذہب کا علانیہ اقرار کیا جاوے بلکہ دو مذہبون کے بارے مین جو اوسوقت ہند مین رائج تھے اس جلسہ کو کچھ فیصلہ کرنا تھا ۔ اول بودھون و برہمنون کے درمیان مباحثہ ہوا بعدازان بودھ مذہب کے دو فرقون مین جو فرد اً فرداً گنشک کے شمالی مجموعہ اور اشوک کے جنوبی مجموعہ کے پیرو تھے بحث ہوئی ۔ جسقدر تعلیم دینے والون کے مسائل مشترک تھے اوسی قدر عوام الناس کی رسمیات مخلوط تھین ۔ لہذا جلسہ کے اول دن بدھ کی سنگین شبیہ بڑی دھوم دھام سے نصب کیگئی اور دوسرے دن برہمنون کے سورج دیوتا کی مورت اور تیسرے دن ہندوون کی شو کی پرتما پدھرائی گئی ۔

سلاوت کی خیرات

سلاوت کا قاعدہ تھا کہ ہر پانچوین سال خزانہ شاہی کو خیرات مین تقسیم

کروا دیتا ملک چین کا سیاح ہاین تسانگ بیان کرتا ہے کہ اس
میدان میں جہاں جمنا اور گنگا الہ آباد کے قریب ملتی ہیں کل سلطنت
ہند کے راجاؤں اور عوام لوگوں کی ایک کثیر جماعت کی پچھتر دن
دعوت ہوتی تھی اور سلادت اپنے محل کا مال و اسباب باہر لاتا
اور برہمنوں اور بودھوں اور سادھوؤں اور بدعتیوں کو بلا بلا
کے دیتا اور جب ضیافت ہو چکتی تو اپنا شاہانہ لباس اور
زیور اوتارتا اور انکو جو پاس کھڑے ہوتے بخش دیتا اور مثل بودھ
کے فقیروں کے گودڑی پہن لیتا۔ اس رسم کے ادا کرنے سے
دو مطلب تھے اول تو بدھ کے دنیا کی عیش و عشرت ترک کرنے
کی یادگاری۔ دوم خیرات کے فرض کا ادا کرنا جسکو برہمنوں نے
فرض اعظم قرار دیا تھا۔

نالند کی خانقاہ

نالند کی عالی شان خانقاہ ایک بڑا دار العلم تھی جو ہمیں ان
صومعہ اور مدرسوں کی یاد دلاتی ہے جنہیں عیسائیوں نے یورپ
میں مڈل ایجز میں قائم کیا تھا یہاں پر بودھوں کے اٹھارہ مذہبوں
کے دس ہزار راہب اور چیلے علم الٰہی اور فلسفہ اور شریعت اور دیگر
علوم مخصوص علم طب سیکھتے اور عبادت کرتے تھے اونکی پرورش

سرکار سے ہوتی تھی اور بڑی آسایش مین رہتے تھے اس بات
کا ثبوت کہ بودھ مذہب کے مقابلہ مین ایک دوسرا رقیب مذہب
ہندمین موجود تھا خود اس عالیشان خانقاہ سے حاصل ہوتا ہے
کیونکہ ایسا لکھا ہی کہ تھوڑے عرصہ کے اندر بودھ مذہب کے
دشمنون نے اوسے تین بار مسمار کیا۔

برہمنون کے دین کا فتحیاب ہونا من ابتداء ۸۰۰ء لغایت ۱۰۰۰ء

سن عیسوی کی آٹھوین صدی کے بعد برہمنون کے دین کو فروغ
ہونے لگا اور رفتہ رفتہ راج دھرم ہوگیا۔ غیر معتبر روایتون سے
ایسا کچھ دریافت ہوتا ہی کہ اصلاح کرنے والے برہمنون نے
بودھون کو ایذا دینی شروع کی تھی مگر جلد اوس مذہب کا
تنزل تلوار کے ذریعہ سے عمل مین نہین آیا بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہی
کہ اوسکے زوال کے اسباب خاص اوسکی ذات مین موجود تھے
اور علاوہ اسکے معاملات دینی مین نئے خیالات بھی اوسکے زوال
کے ممد و معاون ہوئے یہان تک کہ دسوین صدی مین صرف سرحد
کی ریاستین مثل کشمیر اور اڑیسہ کے دین کی فرمانبردار
رہ گیئن اور اہل اسلام کے آتے آتے ہند مین بودھ کا مذہب
صرف چند لوگون مین رہ گیا۔

بودھ مذہب حالت جلاوطنی مین

سنہ ۹۰۰ع

بُدھ مذہب کو اپنے دیس سے نکلے ہزار برس ہوگئے مگر پردیس مین
اوسکو اسدرجہ کامیابی حاصل ہوئی ہے کہ جنم بھوم مین حاصل ہونا
ہرگز ممکن نتھا کیونکہ قریب آدھی دنیا کے باشندونکے لیے
اوسنے ایک نیا دین اور علم ادب وضع کیا اور باقی نصف کے
عقائد کی گونہ صورت بدل دی ہے۔ دنیا کے باشندون مین پچاس
کرور آدمی یعنی فیصدی چالیس بُدھ کی تعلیم کے مقلد ہین اور کسی
نہ کسی زمانہ مین اوسکی ظفرمندی کا جھنڈا افغانستان اور نیپال
اور مشرقی ترکستان اور تبت اور منگولیا اور منچوریا اور چین اور
جاپان و مجمع الجزائر اور سیام اور برہما اور سنگلدیپ اور ہند
مین نصب ہوا۔ اوسکی خانقاہین اور درگاہین روس کی سلطنت
حال کی حد سے لیکر سمندر پیسفک کے جزائر تک لگاتار پائی
جاتی تھین۔ دو ہزار چار سو برس کے عرصہ مین بودھ مت کا
بہت سے اور متون سے مقابلہ ہوا اور وہ ہنوز قائم ہے اس زمانے
مین وہ دین مسیحی اور اسلام کے ساتھ دنیا کے تین بڑے مذہبون
مین شمار ہوتا ہے اور تینون سے اوسکے پیرو زیادہ ہین۔

جینون کا بیان

بوده کا مت ہند سے بالکل جاتا رہا بلکہ اوسکے اکثر عمده مسائل ہندوون کے مذہب مین موجود ہین علاوہ اسکے ایک خاص فرقہ جین نام جو اس مت سے نکلا اور جسکا شمار قریب پانچ لاکھ کے ہے ہنوز موجود ہے مثل بودھون کے یہہ لوگ بھی ویدون کو صرف اسقدر مانتے ہین جہانتک اوسمین اور اونکے مسائل مین موافقت ہے وہ قربانی نہین کرتے اور اخلاق حسنہ کے ازبس پابند ہین اونکا عقیدہ ہے کہ اونکی گذشتہ اور آنیوالی حالت کسی خارجی دیوتا کی مرضی پر نہین بلکہ اونھین کے افعال پر منحصر ہے اور وہ انسان اور حیوان کے قتل سے قطعی پرہیز کرتے ہین یہہ لوگ وقت کو تین زمانون مین تقسیم کرتے ہین اور چوبیس جن یعنی کامل استاد شخصون کی پرستش کرتے ہین جنمین سے چوبیس زمانہ ماضی مین گذرے اور چوبیس زمانہ حال مین اور چوبیس ہی زمانہ آئندہ مین ہونگے۔ ان سب سنتون کی بہت بڑی بڑی مورتین اونکے مندرون مین استاده پائی جاتی ہین اپنی تیرتگاہون کے واسطے وہ زیادہ تر جنگلون سے ڈھکے ہوئے پہاڑ اور قدرتی دلکشا مقامات پسند کرتے ہین اور اونکو نفیس درگاہون سے جنمین سنگ مرمر اچھی صناعی کاری ہے جو وه نقش و نگار سے آراستہ ہون

آراستہ کرتے ہین نہین لوگ اکثر تاجر یا ہنرمندون کا پیشہ کرتے ہین اور بڑے محنتی ہوتے ہین۔ جانورون کی دارالشفا جو بودھون نے قائم کی تھین انھین کی فیاضی سے ہند کے چند شہرون مین ہنوز جاری ہین۔

بودھ مذہب کا اثر فی زماننا ہند مین باقی ہے

بودھ مذہب کی چند افضل تاثیرین جو ہند مین ہنوز باقی ہین وہ کسی خاص جماعت مین نہین بلکہ عموماً اہل ہند کے دین مین پائی جاتی ہین چنانچہ ہندوؤن مین جو نیاست نکلتا ہے اوسکی بنا اس عمدہ اصول پر ہے کہ سب بنی آدم بھائی ہین ہوتی ہے اور جو بنا ہے کہ فرقہ ویشنو ہیولا او ذات سے خارج کی ہوئی عورتون کو دیتا ہے اوسکا ثمرہ ہے جتنی کہ خداترسی اور خیری جو ہند مین انگریزی قانون محتاجون کا کام دیتی ہے یہ مذہب بودھ کی تعلیم کے نتائج سے ہے۔

چھٹا باب

یونانیون کا ہند مین آنا سن ۳۲۷ ابتدا قبل سن عیسوی

ہند کی تاریخ کے ماخذ بیرونی

ہند کی خاصی تاریخ یونانیون کی یورش سے شروع ہوتی ہین

قبل سن عیسوی سے کے واقع ہوئی شروع ہوتی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ زمانہ
سلف میں ہند اور بحر مڈیٹرینین کے بندرگاہوں میں کسی وساطت سے
تجارت ہوتی تھی چنانچہ چین اور ہند کے دیگر تجارتی اشیا کے سنسکرت
نام سے ہومر واقف تھا اور ہند کے پیداوار کی جسکا ذکر توریت میں آیا ہے
ایک بڑی فہرست بنائی گئی ہے پہلا یونانی مورخ جسنے ہند کا صاف
صاف بیان کیا ہے ہیکاطیوش ملطوث کا باشندہ تھا اور اسکا
زمانہ قبل سن عیسوی ۵۴۹ سے ۴۸۶ تک ہوا ہے اور مورخ ہیرادوطوش
کی واقفیت قبل سن عیسوی ۴۵۰ میں صرف دریائے سندھ تک
تھی اور حکیم طیسیاس جسکا زمانہ حضرت عیسیٰ سے ۴۰۱ برس قبل ہوا اور
جو ملک فارس میں رہا تھا ہند کی صرف پیداوار اور رنگوں اور کیڑوں اور
پرندوں اور طوطوں کی خبر دیتا ہے مگر مورخ اور اہل علم جو سکندر اعظم شاہ
مقدونیہ کے ساتھ سن عیسوی سے ۳۲۷ برس قبل آئے انھوں نے
البتہ ملک ہند کے اوس حصہ کی کیفیت سے جو دریائے سندھ
کے مشرق کو ہے اہل یورپ کو اول آگاہ کیا۔

سکندر اعظم کی مہم

سکندر اعظم ۳۲۷ برس قبل سن عیسوی کے شروع سال میں ہند میں داخل ہوا
اور شہر اٹک کے اوپر دریائے سندھ کو عبور کرکے بلا مزاحمت جہلم

کی جانب ٹاکسیلیز کی عملداری مین ہوکر آگے بڑھا اوسوقت ملک پنجاب
چھوٹی چھوٹی ریاستون مین جو ایک دوسرے سے بدظن ہورہین تھین منقسم تھا
اور بہت سی ریاستین پنجاب سے حملہ آور کے روکنے کے اوس سے متفق ہوجانے
پر مائل تھین ان راجاؤن مین سے ایک نے جسکا نام پورس تھا دریاے
جھلم پر سکندر کا مقابلہ کیا۔ پورس کے پاس اتنی ہی فوج ہوگی جتنی
اس صدی مین رنجیت سنگہ والی پنجاب پاس تھی مگر پورس نے بجاے
توپون کے لڑائی کے رتھہ میدان جنگ مین لایا فلوطارک مورخ
خود سکندر کے خطوط سے اس لڑائی کا بیان توضیح کے ساتھہ کیا ہے۔
سکندر نے جھلم کے ایک موڑ پر جلیان والا کے میدان جنگ
سے چودہ میل مغرب کو اپنی فوج آراستہ کی اور ایک رات کو جب اندھیاو
چل رہا تھا موقع پاکر دریا پار ہوا پورس کے لڑائی کے رتھہ چکٹی مین
دریا کے کنارے پر دلدل مین کھنس گئے اور جب لڑائی شروع ہوئی
منہ زور راجہ کے ہاتھیون نے یونانیون کا مقابلہ کرنے سے روگردانی کی
اور پھرکر اپنی ہی فوج کو پامال کیا۔ ابتداے جنگ مین پورس کا بیٹا مارا گیا
اور وہ خود زخمی ہوکر بھاگا مگر اطاعت قبول کرنے پر سکندر نے اوسکی
سلطنت واپس دی اور اوسکو اپنے دوستون مین شامل کیا فتح پانیکے
مقام پر اوسنے دو شہرون کی بنا ڈالی ایک جھلم کے مغربی کنارہ پر
اوس جگہ کے جہان اب جلال پور کا شہر واقع ہے آباد کیا اور اوسکا نام

اپنے عزیز گھوڑے کے نام پر جو جنگ مین مارا گیا تھا بکیفلا رکھا
اور دوسرا شہر نیکیا مشرقی کنارہ پر جسکو آج کل مونگ
کہتے ہین بسایا —

سکندر ملک پنجاب مین

پورس چھوٹے کی عملداری مین ہوکر سکندر زاہرلس کی طرف
جنوب مشرق کو بڑھا اور پھر مغرب کی طرف پیچھے کو ہٹا اور کتائی
کی قوم کو سنگالہ پر زک دیکر دریاے بیاس پر پہنچا اس مقام
پر جو سوبراون کے میدان جنگ سے دور نہین ہے اوسکی کل فوج
خیمہ زن ہوئی سکندر کا مصمم ارادہ تھا کہ گنگا کی طرف
آگے بڑھے مگر اوسکی فوج پنجاب کی گرمی اور طوفانون
سے جو موسم بدلنے پر شروع ہوئے خستہ خاطر اور بہت ہاری
ہوئی تھی علاوہ اسکے عقب مین دیسی قومون نے سرکشی کرنا
شروع کی لہذا فتحیاب عالم قبل اسکے کہ سندھ کا سرحدی صوبہ
بھی طے کرے لوٹنے پر مجبور ہوا۔ دریاے ستلج اور مشرقی
اضلاع پنجاب اور جمنا کی عظیم الشان دھارین ہنوز اوسکے
اور دریاے گنگ کے درمیان حائل تھین ایسے وقت
مین ایک شکست بھی اوسکی فوج کی ہلاکت کا باعث ہوئی اگر

جھلم کی لڑائی مین اوسکو زک ملتی تو غالباً ایک یونانی بھی بچکر
افغانستان کے درّون تک نہ پہنچتا آخرش اپنی
فوج کی واویلا سے مجبور ہوکر وہ جھلم کو واپس گیا وہان
اوسنے آٹھ ہزار فوج تری کی راہ کشتیون پر روانہ کی اور باقی
ماندہ نے دو دستون مین خشکی کی راہ کنارے کنارے کوچ کیا

سکندر سندھ مین

اس ملک کے باشندے بہت مخالف تھے
اور یونانیون کے قبضہ مین صرف اوسیقدر زمین تھی جسپر وہ
خیمہ زن تھے ملتان پر جو اوس زمانے مین بھی جنوبی حصہ
پنجاب کا دار الخلافت تھا سکندر کو مالی کی قوم سے سخت جنگ
کرنا پڑی اور شہر کے لینے مین وہ خود سخت زخمی ہوا اور
اوسکی سپاہ نے برہم ہوکر شہر کے کل باشندون کو
تہ تیغ کیا جب وہ اوس مقام پر پہنچا جہان پنجاب کے
پانچون دریا ملتے ہین وہان اوسنے عرصہ تک قیام کیا اور شہر
اسکندریہ کی جو فی زمانہ اوچہ کہلاتا ہے بنا ڈالی اور گرد و نواح
کی ریاستون نے اوسکی اطاعت قبول کی یہان سکندر
نے ایک فوج کسی قلعہ مین ایک صوبہ دار کے زیر نگرانی

معین کی اور اوسنے ایسا تسلط بٹھایا کہ اوسکا اثر زیادہ دراز تک قائم رہا۔ سکندر نے ایک بیڑا جو بڑے دریاؤن کے سفر کے مناسب تھا تیار کروایا اور ملک سندھ مین ہوکر تری کی راہ جنوب کی سمت دریاے انڈس کے دہانے تک جہان وہ بحر عرب مین ملتا ہے گیا۔ ڈلٹا کی چوٹی پر اوسنے شہر پٹالا کو از سر نو تعمیر کیا جو آج کے دن تک حیدر آباد کے نام سے سندھ کا دار الخلافت ہو کر موجود ہے دریا کے دہانے پر سکندر نے اول مرتبہ جوار بھاٹے کی کیفیت ملاحظہ کی۔ ایک حصہ فوج کا اوسنے نیارکس کے ماتحت جہازون پر خلیج فارس کے کنارے کنارے روانہ کیا اور باقی فوج کو بلوچستان اور فارس ہو کر خود سوسا کو لیگیا مگر اثناے راہ مین پانی اور خوراک کی قلت سے سخت نقصان اور تکلیف اوٹھائی اور سن عیسوی سے ۳۲۵ سال پیشتر اپنی منزل مقصود کو پہونچا۔

سکندر کی مہم کے نتائج

اگرچہ سکندر نے ممالک پنجاب و سندھ مین دو سال تک اپنے لشکر کے ساتھ قیام کیا تاہم ان ممالک مین اوسنے کوئی صوبہ فتح نہین کیا بلکہ اوس ملک کی ریاستون سے عہد و پیمان کیے اور شہرونکی بنا ڈالی اور قلعون مین فوج قائم کی اون سردارونکو جو اوسکے مددگار اور جان نثار تھے اوسنے بہت کچھ ملک بخش دیا یہانتک کہ ہر چھوٹے رئیس کے دربار مین یونانیون کے خیر خواہونکا ایک فریق موجود تھا

مغرب میں افغانستان کی حد سے لیکر مشرق میں دریاے بیاس تک اور جنوب میں سندھ کی ڈلٹا تک سپاہ کا جا بجا تعین کرنا اسبات کی شہادت دیتا ہے کہ سکندر کی نیت ہندکو واپس آنیکی تھی اوسکی فوج کا بڑا حصہ بلخ میں رہا اور جبکہ سکندر کی وفات کے بعد ۳۲۳ سال میں عیسوی سے پہلے سلطنت تقسیم ہوئی تو بلخ اور ہند کا ملک سلوکس نکاٹار کے حصہ میں آیا جسنے شام کی بادشاہت قائم کی

چندر گپت

اس عرصہ میں ہند میں ایک جدید حکومت کا ظہور ہوا جبوقت سکندر پنجاب میں تھا بہت سے ہندی سردار اسکے دربار میں مختلف اغراض سے حاضر رہتے تھے کوئی ریاست کا خواہان تھا کوئی اپنے رقیب کی سرکوبی کا طلبگار تھا انہیں سے ایک شخص چندر گپت نام نے جو گنگا کی وادی سے خستہ خوار آیا تھا سفارش کیا اوسنے انھکے مانند یونانیوں کو جو بیاس کے کنارے خیمہ زن تھے جنوب و مشرق کے زرخیز صوبوں کی تسخیر کے لئے آمادہ کرنا چاہا مگر چونکہ سکندر خود کسی وجہ سے اوس سے ناخوش ہوا لہذا چندر گپت لشکر سے جان لیکر بھاگا اور یہ واقعہ سن عیسوی سے ۳۲۶ سال پیشتر کا ہے اسکے بعد چند سال تک

ابتری رہی اوسمین چندر گپت نے رہزنون اور لوٹیرون کے
گروہون کی مدد سے مگدہ یا بہار کے شاہی خاندان نند کو برباد
کرکے ایک سلطنت حضرت عیسیٰ سے ۳۱۶ برس پیشتر قائم کی -
اوسنے اوسکے پایۂ تخت پاٹلی پتر جسکو اب پٹنہ کہتے ہین قبضہ کیا اور
اپنی حکومت کل گنگا کی وادی مین قائم کی اور شمال اور مغرب کی خواہ
یونانی خواہ دیسی ریاستون کو اپنی فرمانروائی قبول کرنے پر مجبور
کیا سکندر کی وفات کے بعد جسکا اوسکا سپہ سالار سلوکس
گیارہ سال تک شام کی سلطنت حاصل کرنے مین مشغول رہا
چندر گپت اوسی زمانہ مین شمالی ہند مین ایک بادشاہت قائم
کرنے مین مصروف تھا سلوکس نے ملک شام مین قبل سن
عیسوی ۳۱۲ سال پہلے ۲۸۰ تک اور چندر گپت نے گنگا
کی وادی مین قبل سن عیسوی ۳۱۶ سے ۲۹۲ تک سلطنت کی اور
سن عیسوی سے ۳۰۲ سال پیشتر ان دونون فرمانروائون کی طاقتین
جھگڑے مین مشتعل ہو گئین لہذا اس امر کا تصفیہ کرنا لازم ہوا کہ آپس مین صلح کی
یا جنگ ہوگی - انجام کار سلوکس نے جسقدر ملک مقبوضہ کہ یونانیون
پاس کابل کی وادی اور ملک پنجاب مین تھا چندر گپت کے ہاتھ
فروخت کیا اور اپنی بیٹی بھی اوس سے بیاہ دی اور ایک یونانی سفیر
چندر گپت کے دربار مین قبل سن عیسوی ۳۰۶ سال سے ۲۹۸ تک مقیم رہا

بیان ہند کا جیسا کچھ کہ مگاس تہنیز نے کیا ہے

وہ سفیر جسکا ذکر ہوا مشہور و معروف مگاس تہنیز تھا جسنے ہند کے حالات ایسی شرح و بسط کے ساتھہ لکھے ہین کہ دو ہزار سال کے عرصہ تک یعنی تین سو برس حضرت عیسی کے قبل سے سنہ ۱۷۰۰ع تک اوس سے بہتر بیان ہند کا اہل یورپ کو دستیاب نہوا اوسکا بیان ہے کہ اہل ہنود چار فرقون مین نہین بلکہ سات مین منقسم تھے یعنی حکما اور کسان اور چوپان اور اہل حرفہ اور سپاہی اور ناظر اور بادشاہی مشیر حکما سے غرض برہمنون سے معلوم ہوتی ہے کیونکہ اونکی زندگی کے مدارج کا ذکر آیا ہے مگر مگاس تہنیز برہمن اور سرامن مین تمیز کرتا ہے جسپر بعض فاضلون کی یہہ راے ہے کہ بودھون کے سرامن یا عابدون کا اشوک کے جلسہ سے پچاس برس پیشتر ایک فرقہ متعارف تھا اور ملحوظ رہے کہ سرامن مین طالب العلمی اور گوشہ نشینی یعنی پہلے اور تیسرے مدارج کے برہمن بھی شامل تھے مگاس تہنیز نے جو چھٹا فرقہ ناظرون کا بیان کیا ہے وہ غالبا بودھون کے محتسب ہین جو عوام کے چال چلن کے نگران حال رہتے تھے اونکے واسطے مورخ اریین نے وہی یونانی لفظ استعمال کیا ہے جسکا ترجمہ فی زمانا بشپ کیا جاتا ہے۔

اہل ہند کی طرز معاشرت حضرت عیسیٰ سے ۳۰۰ سال پیشتر

یونانی سفیر بیان کرتا ہے کہ ہند میں غلامی کا نام تک نہ تھا اور مردوں کی شجاعت اور عورتوں کی عصمت کی تعریف کرتا اور کہتا ہے کہ ہندی دلیری میں ایشیا کی جملہ قوموں سے گوے سبقت لیگئے تھے اور ایسے دیانتدار تھے کہ انکو دروازوں میں قفل لگانے کی ضرورت نہیں پڑتی تھی علاوہ بریں راست گفتاری انکی ضرب المثل تھی اور چونکہ وہ پرہیزگار اور قناعتی اور کاشتکاری اور دستکاری میں مشاق تھے لہذا عدالت میں رجوع کرنے کی ضرورت کم پڑتی تھی اور اپنے سرداروں کے زیر حکومت امن و امان کے ساتھ خوش گذران کرتے تھے شاہی انتظام قریب ویسا ہی بیان کیا گیا ہے جیسا منو کے مجموعہ قانون میں آیا ہے میگاستھنیز کہتا ہے کہ ہند کا ملک ایک سو اٹھارہ ریاستوں میں منقسم تھا بعض انمیں سے مثل ریاست پراسی کے چندر گپت کی عہد حکومت میں اوس راج شاہی کے تابع تھیں - یونانی مورخ نے گاؤں کا انتظام تفصیل وار بیان کیا ہے جس سے دریافت ہوتا ہے کہ ہر قریہ ضلع مثل ایک خود مختار جمہوری ریاست کے تھا میگاستھنیز کا بیان ہے کہ کسان یعنی پیشہ جنگ اور دیگر سرکاری خدمت سے آزاد تھے اور اونسے ہند کے حیوانات اور نباتات اور جمادات اور ریگستون اور دیگر پیداوار کی تفصیل کی ہے کاشتکاری متعلق فصلی بارش پر

موقوف تھی اور آنے والے موسم کی کیفیت بطور پیشین گوئی کے بیان کرنا برہمنوں کی خاص خدمت مین داخل تھا تاکہ خشک سالی کا وقت پر انتظام کیا جاوے یہہ مورخ لکھتا ہی کہ اگر کوئی برہمن نجومی غلط پیشین گوئی کرتا تو پھر عمر بھر اس معاملہ مین زبان نہ کھولتا۔

یونانی پورشین جو بعد کو ہوئین

سکندر اعظم کے بعد یونانیون کو ہند مین بڑی فتح نصیب ہوئی اور انٹیوکس نے جو سلوکس کا پوتا تھا بودھون کے مشہور بادشاہ اشوک سے جو چندر گپت کا پوتا تھا سن عیسوی کے ۲۵۶ دو سو چھپن برس قبل عہد و پیمان کیا۔ ہمالیہ کے شمال و مغرب کو یونانیون نے ایک قوی سلطنت باختر یعنی بلخ مین قائم کی تھی اور سو برس تک باختر کے یونانی بادشاہ پنجاب پر فوج کشی کیا کیے اور سن عیسوی سے قبل ۱۸۱ برس سے ۱۰ تک بعض انمین سے مشرق کو متھرا اور نیز اودھ تک اور جنوب کو سندھ اور کچھ تک پہنچے مگر انہون نے کوئی بادشاہت قائم نہین کی اور سوا علم ہیئت اور عمدہ فن سنگ تراشی کے یونانی ہند مین کوئی اور نشان اپنی آمد کا نہین چھوڑ گئے بعض مورتین جو بودھون نے حضرت عیسیٰ سے ڈھائی سو برس قبل تراشین انمین یونانیون کے عمدہ نقشہ کی شباہت پائی جاتی ہی اور وہی ڈھنگ ہندوون کے قدیم مندرون

کی مورتیون مین موجود ہی مگر رفتہ رفتہ یونانیون کا یہہ بھی اثر جاتا رہا بہرحال جو مورتین یونانی طرز پر بنائی گئین اونکے نمونے اس ملک کے عجائب خانون مین ہنوز پائے جاتے ہین۔

ساتوان باب

ستھیاوالونکے حملے سن ابتدا ایکسو برس قبل سن عیسوی لغایت سنہ ۵۰۰ع

ستھیاوالون کی موجودگی وسط ایشیا مین

یونانی باختر کے رہنے والون نے سن عیسوی سے ایک صدی پیشتر ہند پر حملے کرنے موقوف کئے مگر شمال کی طرف سے نئے حملہ آور ہند مین آنا شروع ہوئے یہہ لوگ وسط ایشیا سے آئے اور چونکہ اونکا کوئی خاص نام نہین ہی لہذا اونکو ستھین کہتے ہین انکے مختلف فرقے تھے اور انکی وجہ سے ہند اور چین کی تاریخ مین ایک طرح کا تعلق ہی جسطرح کہ آریا کی نسل سے جو وسط ایشیا کے مغرب کو رہتی تھی سن عیسوی سے شاید تین ہزار برس قبل اپنی شاخین یورپ اور ہند کی جانب پھیلائین اسیطرح ستھیاوالون سے جو قدیم آریا کی مقام سکونت کے مشرق کو رہتے تھے ہند اور چین مین گروہ کے گروہ آنا شروع کیا اور یہہ حملے عرصہ دراز تک جاری رہے۔ بعض کا قول ہی کہ بدھ بھی ستھین تھا

مگر یہ حملے حضرت عیسیٰ کی پیدایش کے ایک صدی پیشتر زیادہ زور و شور سے ہوے تھے بہرحال ان حملون کو انہین یورشون کی ابتدا سمجھنا چاہیے جو ایسے سردارون کی سرکردگی مین جیسے چنگیز خان اور تیمور تھے وقوع مین آئے اور جسکے باعث شمالی ہند ایک ہزار سال کے عرصے تک ویران ہو گیا اور انجام کار سلطنت مغلیہ قائم ہوئی —

ستھین بادشاہتین جو ہند کے شمال مین قائم ہوئین

کہتے ہین کہ جو نام ایک تاتاری ستھین کے فرقے نے سن عیسوی کے ۱۲۶ برس پہلے یونانی خاندان کو باختر کی سلطنت سے جو ہمالیہ کے شمال و مغرب کو واقع تھی بیدخل کر کے نکال دیا اوسکے چند روز بعد ستھین پہاڑون کے دَرّون مین ہو کر بکثرت آنا شروع ہوئے اور اون آبادیون کو جو باختر کے یونانیون نے قائم کی تھین فتح کر لیا سن عیسوی کی ابتدا مین اونھون نے شمالی ہند اور اوسکے آس پاس کے ملکون مین ایک بڑی سلطنت قائم کی ستھین کا نہایت مشہور بادشاہ کنشک تھا جسنے سنہ ۴۰ع مین بودھون کا چوتھا جلسہ منعقد کیا تھا اگرچہ اوسکا پایۂ تخت کشمیر تھا مگر اوسکی قلمرو جنوب مین آگرہ اور سندھ سے لیکر ہمالیہ کے شمال کو یارقند اور کوہ قند تک تھی اور ایسا بھی دریافت ہوتا ہے کہ اسنے بجانب ایشیائی تمام چین تک حملے کیے — چھ سو برس بعد سنہ ۵۰۰ع مین پنجاب

مین چنپاپتی نام ایک مقام کی نسبت کہا گیا تھا کہ شاہ کنشک نے
وہان ملک چین کے یرغمالون کو رکھا تھا۔ ملک بنگالہ مین شاہ اشوک کے
جانشینون کی عہد حکومت مین سیتھین کی شمالی بادشاہتون اور بودھون کی سلطنت
مین ربط و ضبط شروع ہوا اور بعد انجام کار سیتھیا والون نے بدھ کا مذہب تھوڑے
تغیر تبدل کے ساتھ اختیار کیا اسکا نتیجہ جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہین یہہ ہوا
کہ جنوبی ہند کے ملکون نے بودھ مذہب کو اوس صورت مین جیسا کہ اشوک
کے جلسے نے حضرت عیسی کے ۲۴۲ برس قبل تجویز کیا تھا قبول کیا اور
برعکس اسکے سیتھین کی قومون نے ہند کے شمال مین وسط ایشیا
سے جاپان تک دین کو اوس حیثیت مین قبول کیا جیسا کہ سنہ ۴۰ع
مین کنشک کے جلسہ سے قرار پایا تھا۔

سیتھین کی نسلین جو ہنوز ہند مین ہین

اگرچہ ہند مین سیتھین کی بہت سی آبادیان تھین مگر کنشک اس قوم کا
نہایت مشہور و معروف بادشاہ تھا صحیح تو یہہ ہے کہ سیتھین اس کثرت سے
ہند مین آئے تھے کہ آج کے دن تک سرحدی صوبون کی آبادی مین
اس نسل کے لوگ کثرت سے پائے جاتے ہین مثلاً دو سیتھین فرقے
جنکو گٹی اور دہالی کہتے ہین وسط ایشیا مین ایک دوسرے کے قریب
آباد تھے اور غالباً ساتھ ہی ساتھ ہند کو آئے ہونگے بعض فاضلون کی

راے ہے کہ جاٹ کی قوم جو پنجاب کی آبادی کے قریب نصف کے ہے
قدیم قوم گیتی کی اولاد سے ہے اور اسیطرح دہی کی بڑی قوم وہائی کی
نسل سے ہے دیگر فاضل اسبات کو پایہ ثبوت کو پہنچایا چاہتے ہین کہ
بعض راجپوت کے فرقے بھی ستھین کی نسل سے ہین - ایسا ہو یا نہو مگر
یہہ بات تو صاف ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ کی پیدائش کے ایک صدی قبل
سے سن عیسوی کی پانچوین صدی تک ستھین ہند پر حملے کرتے رہے

راجہ بکرماجیت سن عیسوی سے ۵۷ برس قبل

اس عرصہ دراز مین جسکا ذکر مسطور ہوا چند ہندی راجون نے ستھین کو
ملک سے نکال دینے کے قصد مین بڑی شہرت اور ناموری حاصل کی انمین
بکرماجیت اُجّین کا راجہ جو ملک مالوہ مین واقع ہے بہت مشہور
ومعروف ہے اور اسی کی فتوحات کی یادگار مین ہند مین تاریخ شمار
کرنے کا طریقہ قائم ہوا جسکو سمت کہتے ہین اور سن عیسوی
سے ۵۷ سال قبل شروع ہوتا ہے اوسکا بانی بکرماجیت
سکاری یعنی بکرماجیت ستھین کا دشمن کہلاتا ہے یہہ راجہ علم
وفضل اور نیز بہادری مین یکتا تھا اور اپنے زمانے کے
حکما وشعرا کو اپنے دربار مین جمع کیا تھا انمین جو چند ممتاز
تھے وہ بکرماجیت کی سبھا کے نورتن کہلاتے تھے یہہ لوگ

ایسے مشہور و معروف ہوگئے کہ بعد کے زمانے مین بہت سی سنسکرت نظم اور ناٹک اور حکمت اور دیگر علوم کی تصنیفات اُنسے منسوب کی گئین مگر ان کتابون کے مضمون اور طرز سے ثابت ہو کہ وہ مختلف زمانون مین تصنیف ہوئی ہونگی چنانچہ شکنتلا کے عمدہ ناٹک کی تصنیف جو شاید سن عیسوی کے شروع مین ہوئی بکرماجیت کی سبھا کے نورتنون مین سے ایک کیطرف منسوب کیجاتی ہو علاوہ اسکے ایک بڑی سنسکرت لغت کی کتاب جو غالبًا نو یا دس صدی بعد تالیف ہوئی ہوگی دوسرے کے نام سے مشہور ہو سچ تو یہہ ہو کہ بکرماجیت لقب ہو اور اوسکے معنی شہرور مثل آفتاب کے ہین اور تاریخ مین بہت سے راجون کا اکثر یہہ لقب پایا جاتا ہو۔ وہ بکرماجیت جسکا زمانہ حضرت عیسیٰ سے ایک صدی پیشتر ہوا سبھون سے زیادہ نامور تھا کیونکہ اوسنے نہ صرف ستھین کے حملون سے اپنے ملک کی حفاظت کی بلکہ علم کا حامی اور عادل اور نیک بھی تھا۔

شاہ شالباہن سنہ ۷۸ء

سو برس کے بعد ایک اور شجاع بادشاہ شالباہن نام ہند مین ستھین کی مخالفت پر آمادہ ہوا اور سنہ ۷۸ء مین ایک نیا سمت اوسکے نام سے جاری ہوا اوسکو شاکا یا ستھین سمت کہتے ہین۔ یہہ دس

یعنی سمت جو سن عیسوی سے ستاون سال قبل شروع ہوتا ہی اور شاکہ
جو ۷۸ء سے شروع ہوتا ہی ہنوز دو متعارف طریقے ہین جنکے بموجب
ہند مین واقعات کی تاریخ شمار کیجاتی ہی۔

ستھین کے پچھلے زمانہ کی مخالف

ہند کے تین بڑے شاہی خاندان جنکا ذکر ذیل مین ہوا ہی یا بعد کی
پانچ صدیون تک ستھین سے لڑتے رہے۔ ساہ خاندان کے بادشاہون
نے بمبئی کے شمال و مغرب مین سن ۰ سے سن ۳۵۰ عیسوی
تک سلطنت کی اور گپت خاندان کے بادشاہون نے اودھ اور
شمالی ہند مین ابتدائے سن ۳۱۹ لغایت سن ۴۷۰ء سلطنت کی اور
اوسکے بعد ازان ستھین کے نووارد گروہون سے مغلوب ہوگئے اور ولبھی
خاندان کے بادشاہ کچھ اور مالوہ اور بمبئی کے شمال و مغربی اضلاع مین
عیسوی ۴۸۰ سے ۷۲۲ کے بعد تک سلطنت کرتے رہے اور یہ بھی دریافت
ہوتا ہی کہ یونانی تاجرون کو بحر قلزم مین ۵۳۵ء مین خبر ملی تھی کہ شمالی ہند
مین ستھین کی ایک زور آور قوم موجود ہی اور چینی سیاح ہانین شانگ نے
ولبھی خاندان کے دربار اور قوم کا مفصل حال بیان کیا ہی (سن
عیسوی ۶۳۰ – ۶۴۰ تک) اونکے عہد مین بودھ کا مذہب راج دھرم تھا
لیکن بدعتیون یعنی برہمنون کی کثرت تھی اور بودھ مت کے لوگ

خود بھی ستھین خاندانون سے شمالی فرقے اور اشوک کے جنوبی یا ہندی فرقے مین منقسم تھے ۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سن عیسوی کی آٹھوین صدی مین اول اول جو عربستان کے لوگون نے سندھ پر حملہ کیا اونھین نے ولبیون کی سلطنت بھی پائمال کی ۔

آٹھوان باب

ہندو مذہب کی ترقی کا بیان ابتدا سن عیسوی سے لغایت سنہ ۱۵۰۰

اہل ہند کے تین ماخذ کا بیان

بیان گذشتہ سے اون تین نسلون کا حال جنکی اولاد مین اہل ہند شامل ہین مجملاً دریافت ہوا اور انکی تفصیل اسطرح پر ہے اول غیر آریا یعنی ملک کے قدیمی یا اصلی باشندے دوم قوم آریا جو وسط ایشیا سے تاریخی زمانہ کے قبل ہند مین داخل ہوئی سوم ستھین یا تاتاری قومین جو ہند مین ایسے وقت مین جبکہ تاریخی واقعات قلمبند ہوتے تھے آنا شروع ہوئین اور حضرت عیسی کی پیدایش کے ایک صدی قبل سے پانچ صدیون بعد تک اونکے گروہ جوق جوق ہند مین آتے رہے اور ان تینون قومون کی زبان اور مذہب اور رسوم ایک دوسرے سے مختلف تھے ۔

آریا اور غیر آریا

غیر آریا شکار پر بسر کرنے والی قومین تھین بعض انمین سے بیاہ کے معاملہ مین قدیم دستور برتتے تھے جسکے بموجب ایک عورت کئی بھائیون کی زوجہ ہوتی تھی اور مرد کی ملکیت اوسکی اولاد کو نہین بلکہ اوسکی بہن کی اولاد کو پہنچتی تھی اونکے مذہب کا طریقہ یہہ تھا کہ وہ بھوت پلید کی پرستش کرتے تھے اور خونی چڑھاوان اور انسان کی قربانی کے ذریعے سے اون بدروحون کے غضب کو جنکو وہ دیوتا گنتے تھے دفع کرنے کی کوشش کرتے تھے - برعکس اسکے آریا نے شکاریون کا وحشیانہ طریقہ چھوڑکر کاشتکاری اختیار کی تھی اور ان لوگون مین عورت ایکہی شوہر کرتی تھی اور اونکے خانگی دستور اور آئین وراثت قریب قریب ویسے ہی تھے جیسے آج کے دن تک ہند مین مروج ہین - اور وہ مہربان اور مسرور دیوتاؤن کی پرستش کرتے تھے -

ستھین

تیسری نسل یعنی ستھین کو آریون اور غیر آریون کے مابین تصفیہ کرنا مشکل ہے ممکن ہے کہ وہ ستھین جو ابتدا مین تاریخی زمانہ کے قبل آئے نسل مغلیہ سے آریون کے وحشی ہون اور جن لوگون کو ہم اصلی باشندے کہتے ہین غالباً اونھین مین سے ہون مگر ستھین سن عیسوی کے ۱۲۶ برس

پیشتر سے سنہ ۵۰۰ع تک بکثرت ہند مین داخل ہوئے کہ نہ تو مثل ہندی غیر آریون کے شکار پر بسر کرتے تھے اور نہ مثل آریون کے کاشتکار تھے بلکہ وہ چوپان تھے جو وسط ایشیا کے میدانون مین اپنی مویشی لیے پھرتے تھے اور سوا لے جنگ و جدل کے کسی اور فن سے ماہر تھے۔

آریون کا شائستگی پھیلانا

آریون کو ہند مین شائستگی پھیلانے کا ایک قوی ذریعہ تصور کرنا چاہیے اونکے ایک فرقے نے جسکو ویش کہتے ہین زمین کی کاشت اختیار کی دوسرے فرقے یعنی چھتری نے وحشی غیر آریون کو زیر کیا اور تیسرے فرقے یعنی برہمنون نے ایک دین اور علم ادب وضع کیا۔ برہمنون کے مذہب مین تو ذلیل فرقے کسی شمار مین نہ تھے مگر سن عیسوی سے ۵۰۰ برس قبل دین برہمنی کی بنا پر بدھ مذہب جنکے خیالات زیادہ وسیع تھے قائم ہوا اس نئے مذہب کے ذریعہ سے غیر آریا فرقون پر آریا فرقون کا بہت کچھ اثر پڑا اور وحشیون کے گروہون نے جو آخر زمانے مین سن عیسوی کے ۱۲۶ برس قبل سے سنہ ۵۰۰ع تک ہند مین آیا کیے اوس مذہب کو قبول کیا۔ پس بودھ مذہب کو ہند کی قومون کے متفق کرنے کا پہلا اور قوی ذریعہ تصور کرنا چاہیے اوسکے وسیلے سے غیر آریا اور آریا اور وحشیون فرقے متفق ہوکر ایک ایسی قوم

بن گئی جو باعتبار عقیدے کے ستی اور باعتبار رسوم کے مشابہ تھے مگر یہ دین
بیشتر اسکے کہ اپنا کام پورا کرے ہند سے خارج کردیا گیا۔

برہمن

مختلف فرقون کے متفق کرنے کا کام بہرحال برہمنون نے جاری
رکھا ہے قدیم قوم بودھون کے فروغ کے زمانے مین بھی مصروف تھے مگر
اوسکے زوال پر تو اوسکی طاقت حد سے تجاوز کر گئی چینی سیاح جو ہند مین
سنہ ۶۴۰ء مین آیا بیان کرتا ہے کہ برہمن جنکو وہ بدعتی کہتا ہے کسطرح پر اپنی طاقت
پھر قائم کرتے جاتے تھے۔ اوسوقت مین بھی بودھون کے خانقاہون
بمقابلہ برہمنون کے مندرون کے قائم رہنا دشوار ہوگیا تھا چنانچہ دو صدیون
کے عرصہ مین برہمن بتدریج غالب آگئے۔ مگر ایس کی مخالفت کے باعث
بہت سے برہمن ہادی پیدا ہوئے انمین سے بعض کی زندگی کے
حالات عمدگی مین قریب قریب بدھ کے برابر ہین اول انمین سے ایک
مقدس برہمن بہار کا رہنے والا کمارلا نام تھا جسنے سن عیسوی کی آٹھوین
صدی مین وید کے قدیم مسئلہ کا وعظ کہنا شروع کیا کہ ایک شخصی خدا ہے جسنے
سب کو پیدا کیا اور بودھ لوگ شخصی خدا کے قائل نتھے ایک غیر معتبر روایت
ہے کہ کمارلا نے فقط مذہب بودھ کے خلاف وعظ ہی نہین کیا بلکہ ایک دکھن
کے راجہ کو ان لوگون کی ایذا رسانی پر آمادہ کیا اور کہتے ہین کہ اس راجہ نے
اپنے ملازمون کو ہند کے جنوبی سرے سے لیکر برفستہ پہاڑون تک

بودھون کے بوڑھے اور بچون کے قتل عام کا حکم دیا اور نیز یہہ کہ جو
قتل کرنے مین دریغ کرے خود مارا جائے مگر اس زمانے مین کوئی
ایسا زبردست فرمانروا نہ تھا جو راس کماری سے کوہ ہمالیہ تک
ظلم اور تعدی کی قدرت رکھتا ہو۔ ایسا معلوم ہوتا ہی کہ کسی خاص مقام
کے جور و ستم کو جو کسی جنوبی ہند کے راجہ سے ہوا مبالغہ کے ساتھ
بیان کیا ہی۔ بہرحال برہمن دو وجہ سے غالب پڑے ایک تو بودھ مذہب
خود ہی معرض زوال مین تھا دوسرے اونھون نے ایک نیا ذریعہ ہند
کی قومون کو متفق کرنے کا تجویز کیا اور یہہ ذریعہ ہنود کا مذہب تھا۔

ہنود کے مذہب کی بنا دو باتون پر ہی

ہنود مذہب پر دو باتون کے لحاظ سے نظر کرنا چاہیئے اول اتحاد
معاشرت کے اعتبار سے اور دوم دینی برادری کے لحاظ سے۔ باعتبار اتحاد
معاشرت کے اوسکی بنا ذات پر ہی اور اس اتحاد کی اصلیت اہل ہند کے
مختلف نسلون مین جنسے وہ پیدا ہوئے ہین موجود تھی اور دینی برادری کے
اعتبار سے اوسمین برہمنون کے وید کا مذہب اور بودھون کا ستا اور
غیر آریا فرقون کے جاہلانہ رسوم بالاشتراک پائی جاتی ہین پس مذہب
ہنود کو اوسکی دونون حیثیتون مین یعنی اتحاد معاشرت اور دینی برادری
کے اعتبار سے بخوبی سمجھنا ضرور ہی

ذات کی بنا

اتحاد معاشرت کی نظر سے ہندو مذہب مین اہل ہند قدیم طرز پر دو پیچ یعنی دو جنمی آریون کی تین ذاتون مین از سر نو ترتیب دیے گئے ہین یعنی برہمن چھتری اور ویش اور ایک جنمون مین غیر آریا شودر اور مخلوط النسل قومین شامل ہین اور یہی انتظام ہنوز قائم ہی۔ دو جنمے ابتک جنیو پہنتے ہین اور اگرچہ برہمنون کے برابر نہین تاہم کسیقدر ویدون کے مقدس نوشتون کے پڑھنے کا استحقاق رکھتے ہین مگر ایک جنمے جنیو پہننے کے ابتک مجاز نہین اور نہ مقدس کتابین پڑھنے پاتے تھے جبتک کہ سرکار انگلشیہ نے بلا امتیاز سب قومون کے واسطے مدرسے نہین قائم کیے۔ اگرچہ ذات کی بنا تو مذہبی امتیاز پر تھا ہم اوسکی تائید دو اور طرح پر بھی ہوتی ہی یعنی پیشہ اور مقام سکونت کے لحاظ سے کیونکہ زمانہ سلف مین بھی ہر ذات کے لیے کوئی خاص پیشہ معین تھا اور اونکی تقسیم خواہ برہمن چھتری ویش اور شودر کر کے خواہ پوجاری سپاہی کاشتکار اور غلام کر کے دونون طرح ہو سکتی تھی۔ علاوہ اسکے ہند کے مختلف حصون مین سکونت کے لحاظ سے بھی اونکی تقسیم ہوئی ہی حتی کہ برہمنون مین بھی دس علحدہ فرقے ہین جنکو فرقے کہا جاتا ہے انمین سے پانچ کوہ بندھیاچل کے شمال کو اور پانچ جنوب کو بستے ہین اور حصون مین سے ہر ایک

اپنے تئین اَورون سے علیحدہ جانتا ہی اور اُنکے بھی آپس مین ۱۸۸۶
برہمنی فرقون سے کم نہین ہین اسیطرح پر چھتری اور راجپوتون کے
بھی ہند کے مختلف حصون مین ۵۹۰ جدے جدے فرقے پائے جاتے ہین

ذات کی پیچیدگیان

بظاہر تو اہل ہند کا ذاتون مین تقسیم ہونا ایک سیدھا سادا انتظام
معلوم ہوتا ہی مگر دراصل وہ نہایت پیچیدہ ہی کیونکہ یہہ انقسام تین
مختلف طریقون پر منحصر ہی یعنی قومیت پیشہ اور مقام سکونت پر
ہندوستان کے ذاتون کی تعداد اندازہ سے بھی بتلانا دشوار ہی بہرحال
اونکا شمار مین ہزار سے کم نہین ہی جنکے نام جداگانہ ہین اور جو اپنے تئین
اَورون سے علیحدہ سمجھتے ہین یہہ مختلف ذاتین آپسمین شادی بیاہ
نہین کرسکتین اور اکثر انمین سے کھانے پینے مین بھی شریک نہین
ہوسکتین ہین۔ عام قاعدہ یہہ ہی کہ بڑی ذات کا ہندو چھوٹی ذات
والے کا پکایا ہوا کھانا نہین کھا سکتا اور قاعدہ کے بموجب چاہیئے
تو یہہ کہ ہر ذات اپنا خاص پیشہ نہ چھوڑے۔ فی الحقیقت ہر شہر
مین مختلف اہل حرفہ اور پیشہ کو جدی جدی ذاتون مین قائم کرنے
کا میلان پایا جاتا ہی۔ ہوسکتا ہی کہ ایک پیشہ چھوڑ کر دوسرا اختیار کرنا او
ورگا سے چھوٹی ذات والون کا اسطرح صاحب مرتبہ ہوجانا ہمیشہ عمل مین

آتا رہتا ہی مثلاً ویش اگلے وقتون مین کاشتکار تھے مگر فی زمانا اکثر صوبون مین اونھون نے اس مشقت کے پیشے کو ترک کیا اور اب ہند کے تاجرون اور مہاجنون مین شمار کیے جاتے ہین ایک زمانہ تھا کہ اونکے آبا و اجداد آفتاب کی تپش مین جوتتے بوتے اور کاٹتے تھے اور اس عرصہ دراز مین اونکے صاف رنگ اور ذہین صورتون اور روش اخلاقی مین ضرور فرق آگیا ہوگا۔ اسطرح پر پیشہ کا تبدیل کرنا اب بھی کل ہند مین کسیقدر جاری ہی۔

پیشہ و ذات مشابہ ہمدگر ہین

ذات برادری کے طریقہ کا اہل ہند کی پیشہ وری پر بہت بڑا اثر پڑتا ہی ہر ذات ایک جماعت اہل حرفہ کی ہی ہر پیشہ کے لوگ اپنا کسب اپنے ہی بچون کو سکھاتے ہین اور اپنے پیشہ کی کارروائی کے لیئے قاعدے مقرر کرتے ہین اور پنچایت کے کھانون اور ضیافتون سے آپسمین خوب محبت اور میل جول رہتا ہی۔ اوس زمانہ مین جسکو مڈل ایجز کہتے ہین ہند مین اہل حرفہ کی توجہ سے اشیاے دستکاری مثل پارچہ ململ و ریشم و زربفت و مرصع اسلحہ و جڑاو اسباب کے کمال خوبی اور نفاست کو پہنچی تھین۔ اہل حرفہ کی ایسی جماعتین زمانہ حال مین بھی ہند مین اکثر جگہہ پائی جاتی ہین چنانچہ

احاطہ بمبئی کے شمال و مغرب کے ضلعون مین ہر پیشہ کی برادری اور ہر برادری کا ایک پنچ ہوتا ہی اس ارتباط سے یہہ نفع پہنچتا ہی کہ اوس پیشہ کے لوگ آپسمین ہما ہمی اور رقابت نہین کرنے پاتے اور اگر کوئی معاملہ دوسرے پیشہ والون سے آپڑتا ہی تو اپنے ہم پیشون کا پاس کرتے ہین چنانچہ احمد آباد کا ذکر ہی کہ سنہ ۱۸۷۳ع مین اتفاق سے کچھہ لوگ راج قوم کے بیکار ہوگئے اور چونکہ جو لوگ کام سے لگے تھے وقت معمولی سے زائد کام کرکے کچھہ اوپر سے کما لیتے تھے لہذا جب چند گھرانون نے شکایت پیش کی تو سب نے پنچایت کرکے یہہ تجویز کی کہ کوئی شخص معمول سے زیادہ مزدوری نکرنے پاوے کیونکہ اتنا کام نہین ہی کہ سب کا پورا پڑے اور اوسی شہر کا یہہ بھی واقعہ ہی کہ سنہ ۱۸۷۲ع مین اون لوگون نے جو دیسی کپڑے کا بیوپار کرتے ہین گندی گرون کی اجرت کم کردی اسپر گندی گرون نے ایکا کرکے کام کرنے سے انکار کیا اور ڈیڑھ مہینے تک دستکشی رہی انجامکار اونکے تنازع کا اسطور پر تصفیہ ہوا کہ دونون فریقون نے ایک اقرارنامہ پکے کاغذ پر مزدوری کی شرح مقرر کرکے لکھہ دیا احمدآباد مین یہہ بات بھی جاری ہی کہ جب کسی اونچے پیشہ مین کوئی لڑکا اول ہی اول کام چھیڑتا ہی تو اوس سے کچھہ نذرانہ لیا جاتا ہی اور جب

کسی سے برادری کے خلاف دستور کوئی حرکت ہوجاتی ہی تو
اوسے جرمانہ پڑتا ہی اور یہہ سرمایہ بھائیون کی ضیافت اور
بیکس ہم پیشون اور برادری کے یتیمون کی دستگیری مین صرف
ہوتا ہی شہر سورت مین ایسے سرمایہ جمع کرنے کا عجب پسندیدہ
رواج ہی کہ پیشہ بھر کے دوکاندار ہفتہ مین ایک دن اپنی دوکانین
نہین کھولتے فقط ایک شخص کو اجازت اوس دن دوکان کھولنے
کی ملتی ہی اور یہہ اجازت بقیمت فروخت کیجاتی ہی جو خریدار
سب سے بڑھکر بولی بولتا ہی اوسے ملتی ہی اور یہہ نقدی اہل برادری
کے کھلانے پلانے مین خرچ کیجاتی ہی۔ یہہ لوگ اپنی برادری
والے کی فاقہ کشی گوارہ نہین کرتے پس یہہ آئین گویا برادری
کے حق مین بیما اوٹھانے والی کمپنی کا فائدہ دیتا ہی اور اسی سلسلہ
مین قانون محتاجان کا قائم مقام ہی۔ اور واضح رہے کہ سخت سے
سخت سزا جو ہندو دھرم کو اوسکی اہل برادری دیسکتی ہی یہہ ہی کہ
مجرم ذات باہر کردیا جاوے۔

اہل ہنود کے عقائد کی مذہبی بنیاد

بہرحال ہندو مذہب آپس کے اتفاق کا محض ایک ذریعہ ہی
نہین جسکی بنا ذات پرستی ہو بلکہ وہ موجب مذہبی یگانگت کا بھی ہی

جو عبادت کی مطابقت پر موقوف ہی جسطرح پر کہ مختلف نسلون نے
جنسے اہل ہند پیدا ہوئے ہین ملکر ذات کی صورت پکڑی ہی اسیطرح
وید کے سیدھے سادے عقیدے اور بدھ کی رحم دلی کی تعلیم
اور غیر آریا فرقون کی سنگدلی رسمون نے خلط ملط ہو کر ہندوون
کے دیوتاؤن کی صورت مین ظہور کیا ہی جنکی ذات مین رذائل اور
فضائل دونون آمیز پائے جاتے ہین

بودھ مذہب کی تاثیرات

بودھ مذہب کے اثر سے نہ صرف اہل ہنود مین ہمدردی اور محبت
کا جوش پیدا ہوا بلکہ بہت سی عام فائدے کی باتین ہندوؤن مین رہ
گئین ہندوؤن کی خانقاہین جو فی زماننا اڑیسہ مین موجود ہین بودھون کی
گیارہ سو برس گذشتہ کی خانقاہون سے جو سلاوت نے
قائم کی تھین ہرگز شبہ مین کم نہین ان دونون مین بھی سورت کے
مہاجنون کی جماعت ہنٹیون کا ایک حصہ بیمار جانورون کی دار الشفا
پر صرف کرتی ہی اور اسبات کو اوس تجویز کا بقیہ تصور کرنا چاہیے جو اشوک
نے سن عیسوی سے ۲۴۴ برس قبل انسان اور حیوان کے معالجہ
کے لیے کی تھی اور وشنو کے فرقے کے ہندو معاملہ دینی مین
بُدھ کے قواعد کو اپنا دستور العمل جانتے ہین مثلاً بنگالہ کے بڑے

پنڈت راجندرلال مترکی جو وشنو کے فرقے سے ہین یہہ راے ہی کہ جگناتھہ کی رتھہ جاترا ابھی بودھون کے کسی دینی رسم کی یادگار ہی

غیر آریا کے مذہب کی تاثیرات

ہند کے غیر آریا قومون کی بھی بہت سی رسمین ہندون کے مذہب مین داخل ہوئی ہین چنانچہ لکڑی کے دونر اور ناتراشیدہ پتھر اور درختون کی پرستش جیسے بنگالہ کے دیہاتیون کا دین موقوف ہے غیر آریائون ہی سے لی گئی ہی ہر قریہ کا دیوتا علحدہ ہی جسکی پرستش خواہ دونر خواہ ناتراشیدہ پتھر خواہ سیندور سے لگے ہوئے درخت کی صورت مین کیجاتی ہی کبھی چکنی مٹی ڈیلا کسی درخت کے نیچے رکھا ہوا دیوتا کا کام دیتا ہی ایسا معلوم ہوتا ہی کہ سانپ کی پرستش اہل ہنود کے بعض فرقون مین اور لنگ کی تعظیم جو قوت توالد کی علامت ہی سیتھیا کے فرقون سے جو وسط ایشیا سے تاریخی زمانہ سے پہلے ہندوستان مین آئے حاصل ہوئی —

ہندوؤن کے سنتون کی کتاب

سن عیسوی ۱۰۰۰ سے لیکر زمانہ حال تک ہندوؤن کے مذہب کے بہت سے آچاریہ یعنی مجتہد پیدا ہوئے ہین اور اون سنتون کے

تذکرے اور کرامات جو ٹڈل ایجز مین گذرے کتاب بھکت مال مین جسکے
لغوی معنی ایمان لانیوالون سکے ہار سکے ہین مندرج ہین اور اسکو عرصہ
تین سو سال کا گذرا کہ نابہاجی سنے تالیف کیا تھا اس کتاب مین
ہندوؤن سکے سنتون اور عمدہ روایتون کا بیان ہے اگرچہ سنتون
کے تذکرون مین کرامات کا کثرت سے بیان آیا ہے تاہم ایک
ہی قسم کی کرامتین سب سنتون سے منسوب نہین کی گئی ہین
سنتون مین جو اعلی مرتبہ کے ہین اوتار سمجھے جاتے ہین جنکی پیشین گوئی
بہت دنون پیشتر کی گئی تھی اور اہل ہنود کے بیان سکے موافق بعض
انمین سکے کواریون سے پیدا ہوئے اوتارون سنے شیرون کو
مغلوب کیا مردون کو جلایا جب اونکے ہاتھہ پاؤن کاٹ لیے گئے
تو از سر نو پھر نکل آئے تپدخانے خود بخود اونکے لیے کھل
گئے سمندر سنے اونکو آغوش مین لیا اور صحیح و سالم خشکی پر
پہنچا دیا اور برعکس اسکے اونکی توہین کرنے والون سکے نیچے
زمین پھٹ گئی اور اونکو نگل گئی الغرض اونکی زندگی کے حالات عجیب و
غریب تھے اور بعضون کی موت بھی بھید سے خالی نہ تھی۔

شنکر اچاریہ سنہ ۹ع

اس زمانہ مین جو ہادی پیدا ہوئے اونمین اول نمبر شنکر اچاریہ کا تھا

کا ایک برہمن تھا جسکا ذکر بدھون کی ایذا رسانی کی اوس غیر معتبر روایت
کے متعلق ہو چکا ہے جسکی نسبت کہتے ہین کہ کل ہند مین آٹھوین صدی
مین اوسکے ایما سے ہوئی تھی ۔ لیکن اوسکا زیادہ مشہور چیلا شنکراچارج
تھا جسکے زمانہ سے معتبر تاریخ شروع ہوتی ہے شنکر مالابار مین
پیدا ہوا اور کل ہند مین وعظ کرتا پھرا اور کشمیر تک گیا اور کوہ ہمالیہ
پر ایک مقام کدارناتھ نام مین بتیس ۳۲ برس کی عمر مین وفات پائی
ویدانتیون کے فلسفہ کو حال کی صورت مین لانا اور قومی دین مین
داخل کرنا اوسی کا کام تھا ۔ اور یہہ کہنا راستی سے بعید نہوگا کہ
اوسکے زمانے کے بعد جو آٹھوین یا نوین صدی مین گذرا ہر ایک
فرقہ جو ہندوون مین پیدا ہوا اوسکی بنا ایک شخصی خدا کے عقیدے
پر پڑی ہے شنکر عموماً سب کو تعلیم دیتا تھا خواہ وہ بڑی ذات
کے علما یا رذیل عوام الناس سے ہون ۔ پس ایک قومی دین کا
ایک بڑا فرقہ اوسکی عمر بھر کی محنت کا نتیجہ ہے

شو اور اوسکی استری کی سروپ

شنکر اور اوسکے سجادہ نشین اور پیروون کی کوشش
سے شو کی پرستش کو اسقدر ترقی ہوئی کہ یہہ مت ہند کے دو
بڑے دینون مین شمار ہوا ۔ شو کو جو ہست و نابود اور پھر موجود

موجود کرنے والا ہی باریک حکیمانہ خیالات کی ایک صورت ظاہری
سمجھنا چاہیئے اور وہ شروع ہی سے برہمنون کا خاص دیوتا گنا
جاتا ہی اسوا سطے کہ اوسکے معدوم کرنے کی صفت کو نیا جنم لینے سے تعبیر کرتے
تھے اور شتابنہی اسکے شیو کے متعدد نام اوسکی ہولناک صفتون پر
دلالت کرتے ہین کیونکہ وید مین اوسکو رودر یعنی گریہ کنندہ والا کہا ہی اور
اور ہندوون کے زمانہ حال کے دیوتاؤن مین وہ بھیم یعنی مہیب کے
نام سے مشہور ہی اور صفات مذکورہ وحشی غیر آریون کے دین کے لیے
جسکی بنا خوف پر ہی نہایت مناسب حال تھین۔ پس اس صورت سے
اپنے جداگانہ حیثیتون میں شیو اعلی اور ادنی سب کا معبود گردانا گیا ہی۔
اس زمانے کے ہندو اوسکو مہادیوجی کہتے ہین اور اوسکی زوجہ
بالتخصیص دیوی کہلاتی ہی اور لنگ یعنی تناسل کی علامت اوسکی
علم شبیہہ ہی اور یہی خیال بیل سے جو اوسکا مقدس جانور ہی متعلق
ہی اوسکے مندرون پر ترسول بجاے کلس کے ہوتا ہی اور چونکہ اوسکی
ذات مین تذکیر اور تانیث دونون شامل ہین لہذا اوسکی مورت مین بھی
وہی علامتین پائی جاتی ہین۔ برہمنون نے شیو کی شبیہہ اسطرح بنائی
ہی کہ ایک گورا چٹا آدمی بڑے دھیان گیان مین مستغرق بیٹھا ہوا اور
سیراب کرنیوالی گنگا کی علامت سر پر موجود اور بیل بھی جو پیدایش اور
زراعت دونون کی نشانی ہی پاس کھڑا ہوا۔ اور کھوپریون کے ہار

اور سانپون کی ہیکل اور شیر کی کھال اور عصا جسکے سر سے پر آدمی کا
سر لگا ہوا ہے اون ہیبتناک صفتون کی جو غیر آریا اوس سے منسوب
کرتے ہین علامتین ہین شیو کے پانچ منھہ اور چار ہاتھ ہین مثل شیو
کے اوسکی زوجہ کے بھی کئی روپ ہین آریا برہمن اوسکو اوما یا پاربتی
کے نام سے ایک حلیم اور اعلی درجہ کی حسین دیوی مانتے ہین درگا
کی تشبیہ مین دو صفتین مشترک ہین یعنی ایک سنہرے رنگ کی
عورت مگر چہرہ پر خشمناکی نمایان اور شیر پر سوار - اور غیر آریون کی کالی
کے روپ مین خون آلودہ سر پر سانپ لپٹے ہوئے اور گردن مین کھوپڑیان
لٹکی ہوئین اوسکی شکل مہیب اور سیاہ اور ڈراونی ہوتی ہے -

شیو کی پرستش دو طرح پر ہوتی ہے

شیو کی پرستش کی رسمین اوسکی صفات صاف صاف اوسکی پرستش
کی دو رنگی پر اشارہ کرتی ہین ذہین اور اعلی نفس لوگ اب بھی شنکر
کی ہدایت کے موجب معبود کی پرستش دھیان لگا کر خاموشی مین
کرتے ہین اور کوئی ظاہری رسم نہین برتتے مگر عموماً برہمن لوگ
لنگ یعنی تذکیر کی علامت پر پھولون کے ہار یا چاول چڑھاتے
ہین مگر نیچ قومین ہزارہا جانین ہولناک کالی پر چڑھا دیتی ہین اور تھوڑے
دن ہوئے کہ قحط اور وبا کے دنون مین لوگ مایوس ہوکر اسکے رحم

دیوی کا غصہ فرو کرنے کے لیے انسان کو بھینٹ چڑھاتے تھے۔
سنہ ۱۸۶۶ء کے قحط کا ذکر ہے کہ کالی کے مندر میں جو کلکتہ سے سو میل
کے فاصلہ سے زیادہ نہیں ہے ایک لڑکا گلا کٹا ہوا ملا جسکی آنکھیں پھٹی
ہوئی تھیں اور زبان اینٹھی ہوئی خون آلودہ باہر نکلی ہوئی تھی۔ کالی
کے ایک دوسرے مندر میں کلکتہ کے ریلوے اسٹیشن سے پچیس ۲۵
میل کے فاصلہ پر جنگل میں ایک سر دیوی کی مورت کے سامنے
پھولوں سے آراستہ رکھا ملا۔ یہ نظیریں انسانی قربانی کی رسم کا
جو غیر آریا قوموں میں ہوا کرتی تھیں بقایا ہیں۔ ان قربانیوں سے اور
زمانہ سلف کے پرس میدہ یعنی انسان کی قربانی سے کوئی تعلق
نہیں ہے خواہ وہ قربانی در اصل عملی ہو یا قدیم آریوں کے دین کے کسی ادنہائی کی علامت
ہو مگر بھینٹ جسکا ذکر ہوا غیر آریوں کے ہولناک مذہب کا جزو ہے جسکے بموجب
بھینٹ بھی اسیقدر بڑی ہونی چاہیے جسقدر کہ مصیبت سخت ہو۔

شو کے پرستاروں کے تیرہ فرقے

شو کے پرستاروں کے تیرہ فرقے اس دیوتا کی مرکب صفات کو
اچھی طرح ظاہر کرتے ہیں۔ سمارت برہمن جو شنکر کے چیلوں کی خاص
اولاد سے ہیں ہنوز گھر میں دنیا کے جھگڑوں سے علیحدہ نہایاں زندگی
بسر کرتے ہیں۔ ڈنڈی یعنی سادھوؤں کی زیست الگ ہی اور اقسم

مین لیسرجھتی ہی۔ بعض انمین سے شو کو آریون کی تثلیث کا تیسرا اقنوم
مانکر بلاکسی رسم کے پوجتے ہین۔ ایک فرقہ ہی جو اپنے زمرہ مین داخل
کرنے کی ابتدائی رسم اسطرح ادا کرتا ہی کہ مرید کے گھٹنے کے اندر سے خون نکالتے
ہین اور دیوتا پر بھیرو کی ہولناک صورت مین چڑھاتے ہین یہہ رسم ظاہرا غیر
آریون سے لی گئی ہی۔ جتنے ڈنڈی ہین وہ غیر آریون کی رسم کے بموجب
اپنے مُردون کو دفناتے ہین یا کسی پوتر ندی مین بہا دیتے ہین۔ لوگون
مین ہر قسم کے تپسّی داخل ہین کیا بے زبان مجذوب جنکو حبس نفس کرتے
کرتے اپنے وجود کی بھی خبر نہین رہی اور بموجب انکے اعتقاد کے شو سے
وصل ہو گیا ہی اور کیا وہ مکار جوگی جو ہوا پر بے سہارے بیٹھنے کا دعوی کرتا ہی اور
کیا شعبدہ باز جو بکرے لئے تماشا دکھاتا پھرتا ہی۔ غرض کہ شو کے پرستارون مین
ادنی فرقون سے لیکر جو ریاضت کرنے اور دھیان مین مستغرق رہتے ہین
اگھوریون تک جو مردار کھاتے اور اپنے تئین چھریون سے گھائل کرتے
ہین داخل ہین۔ اکثر ذیل فرقے نسبت آریا کے غیر آریا طریق پر زیادہ چلتے ہین
خواہ یہہ بات گوشت کھانے مین اور خواہ پرستش کے خونخوار طریقون مین
پائی جاتی ہو۔

وشن کی پرستش

جب سے وشن کا ذکر وید مین سورج کی کھانی کے متعلق آیا ہی کہ اوس
حامی اور بنا ڈالنے نے جسکا ذکر کرنا ممکن نہین کسطرح تین ڈگون مین کل عالم کو

ے گیا اوس وقت سے اس دیوتا کو مجسم بشکل انسان سمجھتے ہین اور مِن بعد کے
اوتارون کی وجہ سے اوسمین اور انسانون مین دوستانہ برتاو ہو گیا ہی۔ ان
اوتارون مین سے جنکا شمار دس یا بائیس ہی وشن کے پرستارون
نے مقتضاے طبیعت انسانی کے موافق اون دو کو جو نہایت خوبصورت
اور زیادہ تر انسان مین ملتے ہین پرستش کے لیئے پسند کیا ہی۔ رام
اور کرشن کی صورت مین وشن سے صدہا محبت آمیز کہانیان
متعلق ہین۔ رام کا جو اوسکا ساتوان اوتار ہی سنسکرت کی نظم رزمیہ مین جسکو
رامائن کہتے ہین بیان ہی اپنے آٹھوین اوتار مین وشن نے کرشن کی
صورت مین بطور ایک اولوالعزم شاہزادہ کے ظہور کیا ہی جسکا بیان مہابھارت
کی نظم رزمیہ مین ہوا ہی مگر جون جون زمانہ گذرتا گیا ہند کی دہقانی نظم کنہیا
(کرشن) ہی کے اوصاف مین لکھی گئی اور وشنو پران مین وشن اوسکو
روحانی صفات سے مزین کر کے معبود برتر مانا ہی اور اس زمانے کے
ہندوون کا نہایت عزیز دیوتا ہی اور پوری مین جگنناتھ کے نام
سے جسکے معنی دنیا کے حاکم کے ہین اوسکی نہایت پرستش ہوتی ہی
اور دنیا کے شائستہ حصون مین اوسکا نام مشہور ہی وہ روایتین جو
جگنناتھ کی رتھ یاترا سے عموماً منسوب کیجاتی ہین کہ پرستار لوگ اپنے
تئین خود ہلاک کرتے ہین محض بے بنیاد ہین۔ فی الحقیقت وشن
ایک خوشخصال اور مہربان دیوتا ہی جو بھولون کے سوا کوئی اور نذر نیاز

نہین چاہتا اوسکو خون سے نفرت ہی اور جو کچھ وقت تحقیقات کے عین مقام پر دیکھنے مین آیا اور جو کچھ سرکاری کاغذات سے دریافت ہوا اوس سے بعض انگریزی مصنفون کا بیان اس بارہ مین محض بے بنیاد ثابت ہوتا ہے

وشن پران ۱۰۴۵ عیسوی

گیارہوین صدی مین وشنو مت کے مسائل ایک دینی رسالہ مین جمع کیے گئے - وشن پران کی تاریخ قریب ۱۰۴۵ء سے شمار کرنی چاہئیے اس پران مین جیسا کہ اوسکے نام سے مترشح ہی قدیم روایتین قلمبند ہین جو شنو اور برہمہ کے متون کے ساتھ ساتھ چند صدیون سے چلی آتی ہین مگر اس پران کے مسائل براہ راست ویدون سے نہین لئے گئے بلکہ دو مشہور نظم رزمیہ کی وساطت سے حاصل ہوئے ہین یہہ اٹھارہ پرانون یعنی علم الہی کی سنسکرت کتابون مین سے ایک ہی جسمین برہمنون نے وشن اور شنو کے مخالف متون کو یکجا جمع کیا ہی - ان کتابون مین ہندوؤن کی تثلیث کے اقانیم ثانی اور ثالث کی مخصوص حمد و ثنا کیگئی ہی اور کبھی وشن اور کبھی شنو کے حق مین دعوی معبود مطلق ہونیکا کیا ہی مگر جہان کہین طبیعت نے زور دکھایا اور مرغ ذہن نے بلند پروازی کی ہی تو اسکے معترف ہوئے ہین کہ یہہ دونون ایک ہی معبود ازلی کے روپ ہین کہتے ہین کہ پرانون مین پندرہ لاکھ مصرعے ہین

مگر وہ وشنو اور شیو کی پرستش کا صرف وہ رخ دکھاتے ہین جو برہمنون کے عقیدے کے موافق ہے اور اونمین نیچ فرقون سے کسی طرح کی ہمدردی پائی نہین جاتی۔

وشنوون کے مجدد رامانج سنہ ۱۱۵۰ع

وشنوون کے دینی اصلاح کرنے والون مین رامانج کو جو دکھن کا برہمن تھا اول شمار کرنا چاہیے بارہوین صدی کے درمیان مین اوسنے شیو کے پرستارون کی مخالفت پر کمر باندھی اور وشن کے نام سے جو کل کائنات کا خالق اور علت اولی ہے وحدت الہی کا درس دیا اور جبکہ کول خاندان کے راجہ نے اوسے دکھن مین ستایا کیونکہ اوسکا منشا تھا کہ اپنی قلمرو مین سر اسر شیو کی پرستش جبراً قائم کرے تو رامانج نے بھاگ کر ملک میسور کے جین مت کے راجہ کے یہان پناہ لی۔ اس راجہ کے ایک بیٹی تھی جسپر سے اوسنے ایک آسیب کو اوتارا اسپر راجہ نے وشنو کا دین قبول کیا۔ کہتے ہین کہ رامانج کے مرنے سے پیشتر سات سو خانقاہین اوسکے معتقدون کی موجود تھین اور چوہتر اوسکے مذہب کی ترقی کا شاہد ہے ان خانقاہون مین چار ہنوز موجود ہین۔

رامانند سنہ ۱۳۰۰–۱۴۰۰ع

رامانج کے سجادہ نشینون مین رامانند پانچوان تھا اور اوسنے اوسکی تعلیم کو شمالی ہند مین شایع کیا اوسکی مستقل جاے سکونت شہر بنارس کی خانقاہ تھی مگر وہ جابجا پھرتا اور وشن کے نام سے خداے واحد مطلق کا وعظ کرتا تھا اوسنے بارہ چیلے غیر برہمنون اور شریفون مین سے بلکہ ذلیل وخوار فرقون مین سے منتخب کئے ایک انھین سے چمار اور دوسرا نائی تھا اور وہ جو سب سے زیادہ مشہور تھا اوسکو کسی جلاہے کا لڑکا بتاتے ہین رامانج نے تو خاص کر خاص آریا فرقون کی تعلیم اور تلقین کی طرف توجہ کی اور اپنی کتابین برہمنون ہی کی زبان مین تصنیف کین مگر رامانند عوام لوگون سے مخاطب ہوا اور اوسکے فرقہ کا علم ادب عوام الناس کی بھاکھا مین لکھا گیا روزمرہ کی ہندی کا ایک تحریری زبان ہو جانا کسیقدر تو دہقانیون کے گیت اور اچھوت بھاٹون کی کبت کی وجہ سے مگر خاص کر وشن کے نئے دین والون کی علمی ضروریات کی باعث وقوع مین آیا۔

کبیر سنہ ۱۳۸۰–۱۴۲۰ع

رامانند کے بارہ چیلون مین سے ایک کا نام کبیر تھا جسنے اوسکی تعلیم کو تمام ملک بنگالہ مین شایع کیا۔ اوسکے گروہ نے اس امر کی کوشش کی تھی کہ ہندوون کی متعدد ذاتون کو ایک مذہب مین مجتمع کرے اور

کبیر نے جب دیکھا کہ علاوہ اہل ہنود کے ہند مین اور لوگ بھی بستے
ہین تو پندرھوین صدی کے شروع مین اوسنے قصد کیا کہ ایک ایسا
دین قائم کرنا چاہیئے جسمین ہندو اور مسلمان دونون شامل ہوسکین پس
اس فرقے کی کتابون مین اسبات کا اقرار ہی کہ ہندو اور مسلمان کا خدا
ایک ہی ہی اور اوسکا نام **شبد روپ** ہی گو مسلمان اوسکو **علی** اور
ہندو **رام** کرکے خطاب کرتے ہون کبیر کے فرقے کے نوشتون مین
یون لکھا ہی کہ ہماری زیست **علی** اور **رام** پر موقوف ہی اور ہمکو چاہیئے
کہ کل ذی حیات سے شفقت سے پیش آوین ہندو گیارھوین دن
برت رہتے ہین اور مسلمان ماہ رمضان مین روزہ رکھتے ہین پس باقی
مہینہ اور دن کسنے بنائے ہین کہ تم ایکہی کی عزت کرتے ہو ہندوون
کے خدا کا شہر پورب مین **بنارس** ہی اور مسلمانون کے خدا کا شہر
پچھم مین **مکہ** ہی مگر اپنے دلون کو جانچو کیونکہ اوسمین ہندو اور مسلمان دونون
کا خدا موجود ہی پس ایک واحد مطلق کو سب مین دیکھو وہ جو دنیا کا مالک
ہی وہ **علی** اور **رام** دونون کے پرستارون کا پدر حقیقی ہی اور وہی میرا
رہبر اور پروہت ہی۔

چیتن ۱۴۸۵–۱۵۲۷ع

چیتن ۱۴۸۵ع مین پیدا ہوا اور وشنو کے مذہب کی تعلیم معہ
کرشنا کی پرستش کے کل بنگالہ اور اڑیسہ مین پھیلائی کہتے ہین

کہ معجزہ اور کرامات عمر بھر چیتن سے ظہور مین آئے اور چار صدیون سے
اوسکو وشن کا اوتار مانکر پرستش کرتے ہین۔ اگرچہ غیر معتبر روایتین جو
اس دین کے ہادی کی نسبت بیان کی جاتی ہین باور نکیجاوین تو ہماری
واقفیت اوسکی زیست کے حالات کی نہایت محدود رہ جاتی ہے اور سوائے
ان چند باتون کے ہم اوسکی نسبت اور کچھ نہین جانتے کہ وہ ایک برہمن کا
بیٹا تھا جو ملک بنگالہ کے شہر ندیہ مین رہتا تھا اور اوسنے عالم شباب
مین ایک مشہور سنت کی بیٹی سے بیاہ کیا اور چوبیس برس کی عمر مین خانہ داری
کا طریقہ چھوڑ تارک الدنیا ہوکر اوڑیسہ کو چلا گیا اور باقی عمر دین کی اشاعت
مین گذرانی اور ۱۵۲۷ع مین غائب ہو گیا۔ مگر اوسکی دینی تعلیم کے بارے
مین ہمکو کامل واقفیت حاصل ہے اوسکی راے تھی کہ کل انسان ایمان کی
لیاقت مین مساوی ہین اور ایمان کے ذریعہ سے ہر ذات کے آدمی برابر
پاک ہو سکتے ہین غرض کہ ایمان مطلق اور دوامی عبادت اوسکی تعلیم کا خلاصہ
تھا اور بموجب اوسکی تعلیم کے رسم رسمیات نہین بلکہ دھیان اور گیان
ہی نجات کا راستہ ہے۔ اپنے گرو کی اطاعت کرنا اس فرقے کے خاص
شیوہ مین داخل ہے چیتن نے اپنے شاگردون کو متنبہ کیا کہ اپنے
دینی استادون کو بجائے باپ کے مانو مگر بجائے دیوتاون کے
نہین۔ اوسکے دین کی علت غائی وہی تھی جو کل اور مذہبون کے
دینون کی ہے یعنی روح کی آزادی۔ وہ کہتا ہے کہ آزادی کے معنی محض وجود

کی نیستی سے کے نہین ہین بلکہ اوسمین بشریت کے نقص اور لوث کا
متعلق دور ہونا خاص کر شامل ہے۔

چیتن کا فرقہ

چیتن سے پیرو ہر ذات کے لوگون مین پائے جاتے ہین مگر
وہ اصل گوسائیون کی اولاد کی ماتحتی تسلیم کرتے ہین اس فرقہ مین متاہل
اور مجرد دونون داخل ہو سکتے ہین ان مین بعض لوگ ایسے ہوتے ہین
جو بیاہ نہین کرتے اور بعض مثل بھکاریون کے آوارہ پھرتے ہین مگر
دین کے سکھانے والے اکثر متاہل ہوتے ہین اور اپنی بیوی بچون کے
ساتھہ کرشن کے مندر کے گرد کی کوٹھریون مین رہتے ہین اور
اوراسطرح چیتن کی پرستش سارے ملک اڑیسہ مین گھر گھر ہوتی ہے
وہ لوگ جو صاحب ملک ہین اپنے گھرون کے چھوٹے چھوٹے مندرون
مین چند رسمون کے ساتھہ اوسکی پرستش وغیرہ کرتے ہین چیتن
کی وفات کے بعد ایک اور فرقہ اوسکے پیرون مین اوٹھا جو کہتا تھا کہ
عورتون کو بھی معاملہ دین مین آزادی ہونی چاہیے اونکی خانقاہون کے
احاطون مین مرد اور عورت حالت تجرد مین رہتے ہین اور عورتین ایک
لٹ کے سوا کل سر کے بال منڈاتی ہین اور دونون وشن اور
چیتن کی تعریف بھجن گا گا کے اور ناچ ناچ کے کرتے ہین مگر اس

فرقے کا نہایت عمدہ مسئلہ یہہ ہے کہ وہ تسلیم کرتے ہین کہ تعلیم یافتہ عورتون کا غیر تربیت یافتہ عورتون کو سکھانے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ ملک بنگالہ مین زمانہ دراز تک صرف اسی فرقے کی عورتین معزز خاندانون کے زنانخانون مین بطور معلمہ کے جانے پاتی تھین اور عرصہ پچاس برس کا گذرا کہ انکی وجہ سے مستورات کی تعلیم مین بہت ترقی ہوئی تھی اور اس فرقے کا کلکتہ مین کثرت سے پھیل جانا انکی تعلیم کی عمدگی سے منسوب کیا جاتا ہے۔

بلبھہ سوامی ۱۵۲۰ء

چیتن کی وفات کے بعد وشن کی روحانی پرستش کا زوال شروع ہوا تخمیناً ۱۵۲۰ء مین بلبھہ سوامی نے شمالی ہند مین یہ سبق دیا کہ روح کی آزادی جسم کی ایذا دہی پر موقوف نہین ہے اور خدا کی تلاش برہنگی اور فاقہ کشی اور تنہائی مین نہین بلکہ اس زندگی کی عیش و عشرت مین کرنی چاہیئے۔ ایک دولتمند فرقہ قدیم زمانے سے کرشن اور رادھا اوسکی زوجہ کی پرستش کا گرویدہ تھا کرشن اور رادھا کے عشق مجازی کو حقیقت کے راز سے منسوب کرتے ہین اور ہندو عورتون مین کرشن کی پرستش بال گوپال کے نام سے بہت ہوتی ہے۔ اور کیا تعجب

ہی کہ یہہ خیال رفتہ رفتہ عیسائیون کی روایت سے جو الہی طفل کے بارے مین ہی پیدا ہوگیا ہو۔ علاوہ اسکے ہندوؤن کے مذہب پر دین عیسوی کا ایک اور اثر بھی پایا جاتا ہی اور وہ یہہ ہی کہ کرشن کے فرقے کے لوگ کہتے ہین کہ بھگت یعنی ایمان نجات کا کافی وسیلہ ہی۔

کرشن کی پرستش

بلبھہ سوامی کو وشن کے عیش و عشرت کے دین کا پیشوا سمجھنا چاہیے وہ وشن کی پرستش خاصکر کرشن کے اوتار مین کرتا تھا جبکہ اوسنے ایک نورانی اور حسین جوان کا روپ لیا اور جنگل اور دیہات مین عیش و آرام سے زندگی بسر کی۔ اوسکی پرستش کے ساتھہ سایہ دار کنج اور نازنین عورتین اور عمدہ کھانے غرض ہر شئے جو گرم ملکون کے رہنے والون کو مرغوب الطبع ہوتی ہی شامل ہی اس مت کے لوگ دن مین آٹھہ دفعہ عبادت کرتے اور کرشن کی مورت کو جو ایک خوبصورت لڑکے کی شکل ہوتی ہی بڑی نفاست سے نہلاتے عطر ملتے زرق برق کی پوشاک پہناتے اور لذیذ کھانے کھلاتے ہین۔ وشن کے دین کے پہلے اصلاح کرنے والون کے

پیرو تو ایک گمت ہوکر آبادی سے دور خانقاہون مین رہتے تھے
اور بجز تہ بند کے جس سے ستر ڈھکے تن پر کچھہ نہوتا تھا
اور گداگری پر بسر کرتے تھے مگر یہہ نیا فرقہ کافور اور صندل
مین بسے ہوئے قیمتی کپڑے پہن اور عطر لگا کر عبادت کرتا ہے اور
دُھنے جلاہے چمار اور نائیون کو نہین بلکہ دولتمند مہاجنون اور
تاجرون کو دین مین شریک کرتا ہے اور اونکی رائے ہے کہ جہان
تک ممکن ہو زندگی عشرت مین بسر کرنی چاہیئے اور یہہ لوگ
تیرت کرنے محض تفریح طبع اور تجارت کی غرض
سے جاتے ہین۔

ہندوؤن کا دین آپس کے اتحاد کا باعث ہی

جسطرح کہ اہل ہنود مین آپس کے اتفاق کی بنا ذات برادری پر قائم
ہے اسیطرح پر وشن اور شِو کی پرستش اتحاد دینی کا کام دیتی ہے۔ از روے
علم تو ہنود کا مذہب ویدون سے نکلتا ہے اور ویدون کے من جانب
اللہ ہونے کا اقرار ہے مگر از روے عمل کے اوسکے مخرج بہت سے
ہین وشن کی پرستش اور شِو کے ماننے والون کی رسمیات
دو نہایت مروج طریقے ہین جنمین ہندوؤن کے متعدد
مذہب داخل ہین۔ وہ برہمن جنھون نے کامل علمی لیاقت حاصل

کی ہے سنے غل و غش معبود حقیقی کی پرستش کرتے ہین مگر کم
لیاقت کا برہمن خالق کی پرستش کسی خاص صورت مین جو اوسکا
اشٹ دیوتا ہو کرتا ہے۔ دکھن کے برہمن خاص کر شو کو اپنا دیوتا مانتے
ہین اور لنگ کو جس سے وہ باریک معنی منسوب کرتے ہین اوسکی
علامت جانتے ہین۔ اور اوسط درجہ کے لوگ اور تجارتی فرقے
وشن کے اوتارین سے کسی نہ کسی کی پرستش کرتے
ہین۔ سب سے گرے نیچ ذات کے لوگ یہہ شو کی ہلاک کرنے والے
یا عورت کے کسی روپ مین مثل ہولناک کالی کے پرستش
کرتے ہین مگر ہر تعلیم یافتہ ہندو یہہ جانتا ہے کہ ظاہری شے کے
پرستش کی محض اوسکا اشٹ دیوتا ہے جسکے پردے مین وہ معبود
حقیقی یعنی پرم ایشور کی عبادت کرتا ہے۔

تمت بالخیر